احمدی نوجوانوں کیلئے
ماہنامہ
خالد
ربوہ

فروری سنہ ۱۹۹۹ء

ایڈیٹر
سید مبشر احمد ایاز

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"وہ علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"

(حضرت مصلح موعود صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی (۱۸۸۹-۱۹۶۵ء)

"اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتہ کے ذریعہ مجھے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا ہے ...... مجھے قرآن کریم کے علوم کی کُنجی مل چکی ہے۔ دُنیا کا کوئی علم نہیں جو میرے سامنے آئے اور میں قرآن کریم کی افضلیت اس پر ظاہر نہ کر سکوں ..... دُنیا کا کوئی پروفیسر میرے سامنے آجائے، دُنیا کا کوئی سائنسدان میرے سامنے آجائے اور وہ اپنے علوم کے ذریعہ قرآن کریم پر حملہ کر کے دیکھ لے مَیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا جواب دے سکتا ہوں کہ دُنیا تسلیم کرے گی کہ اس کے اعتراض کا رَدّ ہو گیا....."

(الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رحمت کا نشان

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مہ سے اندھیرا دکھاؤں گا کہ اِک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اِک دل کی غذا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ أَخْزَ الْأَعَادِیْ

"..... تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶ نشان نمبر ۱۶ مصنفہ ۱۹۰۷ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد 46 شمارہ 4

اس شمارے میں

(تمام مضامین 20 فروری کی مناسبت سے ہیں)

احمدی نوجوانوں کے لئے

ماہنامہ **خالد** ربوہ

تبلیغ 1378 ہش
فروری 1999ء

★★★★

ایڈیٹر:
سید مبشر احمد ایاز

رابطہ آفس: دفتر ماہنامہ "خالد" دار الصدر جنوبی۔ ربوہ

قیمت۔/7 روپے ★ سالانہ۔/70 روپے

مینیجر: مبارک احمد خالد

پبلشر: مبارک احمد خالد۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہمارے خدا کے پاس۔ قدرت ثالثہ بھی ہے اور قدرت رابعہ بھی...

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ایک اہم ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نے ۸ ستمبر ۱۹۵۰ء کو بمقام کراچی ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا تھا جس میں حضور نے بتایا کہ ہم کو خدا تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے کہ تا کہ اس کی حکومت دنیا میں قائم ہو۔ اس خطبے کا ایک ضروری اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"........شاید تم میں سے کسی کے دل میں یہ خیال ہو کہ اگر میں مر گیا تو کیا ہو گا؟ اس میں شبہ نہیں کہ آخر ہر انسان نے مرنا ہے اور میری صحت تو شروع سے ہی کمزور رہی ہے۔ مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے چند دن پہلے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بلایا اور میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب آپ کچھ اس کی طرف بھی توجہ کریں مجھے تو اس کی صحت کا سخت فکر رہتا ہے ایسی صحت کے ساتھ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کچھ عرصہ زندہ بھی رہے گا یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس کے چند دنوں بعد وفات پا گئے اور میں جو ہر وقت بیمار رہتا تھا اب بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہوں۔ مجھ سے بہت زیادہ قوی اور مضبوط انسان مجھ سے پہلے گزر گئے۔ حافظ روشن علی صاحب مجھ سے بہت زیادہ قوی تھے اور ان کی عمر بھی میرے قریب قریب تھی۔ وہ بڑے مضبوط اور طاقتور تھے۔ مگر ۱۹۲۹ء میں میرے دیکھتے ہی دیکھتے فوت ہو گئے۔ میر محمد اسحق صاحب مجھ سے بہت زیادہ قوی تھے اور مضبوط تھے اور دو سال مجھ سے چھوٹے تھے مگر ۱۹۴۴ء میں وہ بھی فوت ہو گئے اور میں جس کے متعلق یہ کہا جاتا تھا کہ اب مرا کہ مرا اب اپنی عمر کے باسٹھویں سال میں سے گزر رہا ہوں۔ بہت سے تندرست اور سکول میں میرے ساتھ پڑھنے والے نوجوان جو بچپن میں مجھے ہر میدان میں شکست دیا کرتے تھے اور جو مجھ سے بہت زیادہ قوی اور مضبوط تھے وہ قریباً سارے کے سارے فوت ہو چکے ہیں۔ شاید ان میں سے کوئی ایک دو ہی اب زندہ ہوں۔ پس یہ امر تو خدا تعالیٰ کی مرضی پر منحصر ہے اور جب یہ اس کا قائم کردہ سلسلہ ہے تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ میری موت کا وقت آ جائے اور دنیا یہ کہے کہ مجھے اپنے کام میں کامیابی نہیں ہوئی۔ میری وفات خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اس دن ہو گی جس دن میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کامیابی کے ساتھ اپنے کام کو ختم کر لوں گا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی وہ پیشگوئیاں پوری ہو جائیں گی جن میں میرے ذریعہ سے (دین حق) اور احمدیت کے غلبہ کی خبر دی گئی ہے اور وہ شخص بالکل عدم علم اور جہالت کا شکار ہے جو ڈرتا ہے کہ میرے مرنے سے کیا ہو گا؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ میں تو جاتا ہوں لیکن خدا تعالیٰ تمہارے لئے قدرت ثانیہ بھیج دے گا مگر ہمارے خدا کے پاس قدرت ثانیہ ہی نہیں اس کے پاس قدرت ثالثہ بھی ہے اور اس کے پاس قدرت رابعہ بھی ہے۔ قدرت اولیٰ کے بعد قدرت ثانیہ ظاہر ہوئی اور قدرت ثانیہ کے بعد قدرت ثالثہ آئے گی اور قدرت ثالثہ کے بعد قدرت رابعہ آئے گی اور قدرت رابعہ کے بعد قدرت خامسہ آئے گی اور قدرت خامسہ کے بعد قدرت سادسہ آئے گی اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور زبردست سے زبردست بادشاہ بھی اس سکیم اور مقصد کے راستہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا جس مقصد کے پورا کرنے کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو پہلی اینٹ بنایا اور مجھے اس نے دوسری اینٹ بنایا۔ رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ دین جب خطرہ میں ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے اہل فارس میں سے کچھ افراد کو کھڑا کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان میں سے ایک فرد تھے اور ایک فرد میں ہوں لیکن رجال کے ماتحت ممکن ہے کہ اہل فارس میں سے کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں جو دین (دین حق) کی عظمت قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے کھڑے ہوں۔....."

(الفضل ۲۲ ستمبر ۱۹۵۰ء صفحہ ۶-۷)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سب برکتیں خلافت میں ہیں

مئی 59ء میں حضور کی علالت جب شدت اختیار کر گئی تو آپ نے احباب جماعت کو ایک دردمندانہ الوداعی پیغام وصیت کے طور دیا۔ اس کا ایک حصہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے.... اس دردمندانہ وصیت اور نصیحت کے طور پر جواب بھی ہمارے لئے فکر و عمل کا پیغام ہے۔

"........ ہم دوسرے انسانوں سے الگ قسم کے انسان نہیں تھے مگر اللہ تعالیٰ نے رسول کریم ﷺ کے ذریعہ سے پھر خبر دی کہ مسیح موعود شاہی خاندان میں پیدا ہوگا اور اس کے ذریعہ پھر (دینی) بادشاہت قائم ہوگی۔ اس کی وجہ سے باوجود نہایت نالائق ہونے کے ہم نے ایک لمبی سکھ کی زندگی بسر کی اور اللہ تعالیٰ کی بشارتوں کے مطابق شاہی خاندان میں پیدا ہوئے۔ ہماری اس میں کوئی خوبی نہیں تھی۔ ہم ذلیل تھے۔ اس نے ہمیں دین کا بادشاہ بنادیا۔ ہم کمزور تھے اس نے ہمیں طاقتور کر دیا اور (دین حق) کی آئندہ ترقیوں کو ہم سے وابستہ کر دیا۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی جوتیوں کے طفیل ہمیں اس قابل بنایا کہ ہم خدا تعالیٰ اور محمد رسول اللہ ﷺ کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائیں۔ یہ وہ مشکل کام تھا جس کو بڑے بڑے بادشاہ نہ کر سکے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے ہم غریبوں اور بے بسوں کے ذریعہ سے یہ کام کروادیا اور اس بات کو سچا کر دکھایا کہ سبحان الذی اخزی الاعادی (یعنی پاک ہے وہ خدا جس نے اسلام کے دشمنوں کو ذلیل کر دیا) مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت تک (دین حق) کو برتری بخشتا رہے گا اور مجھے امید ہے کہ میری اور حضرت مسیح موعود کی اولاد ہمیشہ (دین حق) کے جھنڈے کو اونچا کرتی رہیگی اور اپنی اور اپنے بیوی بچوں کی قربانی کے ذریعہ سے (دین حق) کے جھنڈے کو ہمیشہ اونچا رکھے گی۔ اور محمد رسول ﷺ کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچائیگی۔ میں اس دعا میں ہر احمدی کو شامل کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو اس مشن کے پورا کرنے کی توفیق دے۔ وہ کمزور ہیں لیکن ان کا خدا ان کے ساتھ ہے اور جس کے ساتھ خدا ہو، اسے انسانوں کی طاقت کا کوئی ڈر نہیں ہوتا۔ دنیا کی بادشاہتیں ان کے ہاتھ چومیں گی اور دنیا کی حکومتیں ان کے آگے گریں گی۔ بشرطیکہ نبیوں کے سردار محمد ﷺ کے حقوق یہ لوگ نہ بھولیں اور (دین حق) کے جھنڈے کو اونچا رکھنے کی کوشش کرتے رہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو ہمیشہ ان کی مدد کرتا رہے اور ہمیشہ ان کو سچا راستہ دکھاتا رہے۔ بے شک وہ کمزور ہیں تعداد کے لحاظ سے بھی اور روپے کے لحاظ سے بھی اور علم کے لحاظ سے بھی۔ اگر وہ خدائے جبار کے ہاتھ مضبوطی سے پکڑیں گے تو خدا تعالیٰ کی پیشگوئیاں ان کے حق میں پوری ہوں گی اور دین (حق) کے غلبہ کے ساتھ ان کو بھی غلبہ ملے گا۔ اس دنیا میں بھی اور اگلی دنیا میں بھی۔ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے اور قیامت کے دن نہ وہ شرمندہ ہوں نہ ان کی وجہ سے حضرت مسیح موعود یا رسول اللہ ﷺ شرمندہ ہوں۔ نہ خدا تعالیٰ شرمندہ ہو کہ اس نے ایسی نالائق جماعت کو کیوں چنا۔

یہ خدا تعالیٰ کا لگایا ہوا آخری پودا ہے۔ جو اس پودے کی آبیاری کرے گا، خدا تعالیٰ قیامت تک اس پودے کے بیج بڑھاتا جائے گا اور دونوں جہانوں میں عزت پائیں گی۔ انشاء اللہ

میں اسی خدائے قدوس کا دامن پکڑ کر اس سے التجا کرتا ہوں کہ وہ (دین حق) کو برتری بخشے اور محمد رسول ﷺ کو جو اگلے جہان میں سے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ساری دنیا کے سردار ہیں اور اس جہان میں بھی ساری دینا کا سردار بنائے بلکہ ان کے خدام کو بھی ساری دینا کا بادشاہ بنائے مگر نیکی اور تقویٰ کے ساتھ نہ کہ ظلم کے ساتھ - توحید دنیا سے غائب ہے خدا کرے کہ پھر توحید کا پرچم اونچا ہو جائے اور جس طرح خدا غالب ہے اسی طرح (دین حق) کا جھنڈا بھی دنیا میں غالب رہے اور (دین حق) اور احمدیت دنیا میں توحید اور تقویٰ اور (دین حق) کی عظمت پھر دنیا میں قائم رکھتے چلے جائیں یہاں تک کہ وہ وقت آجائے کہ خدا کے فرشتے آسمان سے نازل ہو کر خدا کے بندوں کی روحوں کو بلند کر کے آسمان پر لے جائیں اور ان میں ایک ایسا رشتہ قائم کرے جو لبد تک نہ ٹوٹے - آمین ثم آمین

اے دوستو میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں - نبوت ایک بیج بوتی ہے جس کے بعد خلافت اسکی تاثیر کو دینا میں پھیلا دیتی ہے - تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو تا خدا تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تم کو اس دنیا میں بھی اونچا کرے اور اُس جہان میں بھی اونچا کرے - ....

(بحوالہ الفضل 23 نومبر 65ء صفحہ 3-2)

مقابلہ بین العلاقہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان سال 98-1997ء

حسن کارکردگی کی بناء پر مقابلہ بین العلاقہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان سال 98-1997ء میں درج ذیل علاقہ جات نے اعزاز حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ اعزاز ان کیلئے مبارک فرمائے۔ آمین۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

اول: علاقہ کراچی، دوم: علاقہ سرگودھا، سوم: علاقہ حیدر آباد، چہارم: علاقہ لاہور، پنجم: علاقہ فیصل آباد، ششم: علاقہ گوجرانوالہ، ہفتم: علاقہ راولپنڈی، ہشتم: علاقہ بلوچستان، نہم: علاقہ سانگھڑ، دھم: علاقہ سکھر

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مقابلہ بین المجالس خلافت جوبلی علم انعامی سال 98-1997ء

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

حسن کارکردگی کی بناء پر مقابلہ خلافت جوبلی علم انعامی بین المجالس مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان سال 98-1997ء میں درج ذیل مجالس نے اعزاز حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ اعزاز ان کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین (معتمد)

اول: مجلس خدام الاحمدیہ دارالنور فیصل آباد اور خلافت جوبلی علم انعامی کی حقدار قرار پائی۔ دوم: ربوہ اور سند خوشنودی کی حقدار قرار پائی۔ سوم: ٹاؤن شپ لاہور اور سند خوشنودی کی حقدار قرار پائی۔ چہارم: نارتھ کراچی۔ پنجم: علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ ششم: مارٹن روڈ کراچی۔ ہفتم: محمود آباد کراچی۔ ہشتم: وحدت کالونی لاہور۔ نہم: ملیر کینٹ کراچی، دھم: راجگڑھ لاہور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

علومِ ظاہری و باطنی سے پُر کیا جانے والا وجود

جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کے موقع پر مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک نہایت ایمان افروز تقریر فرمائی تھی۔ اس کا ایک حصہ جو سیدنا حضرت المصلح الموعود کے عظیم الشان کارناموں کے تذکرہ پر مشتمل ہے۔ وہ روزنامہ "الفضل" فضل عمر نمبر ۱۹۶۶ء میں شائع ہوا جو قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

"......... اس پیشگوئی میں جو دوسری بات ہمیں مصلح موعود کے متعلق بتائی گئی ہے یہ ہے کہ "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا" یہ اس لئے کہ "تا دین (حق) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو" اور "تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں"۔

اس میں سے ہزاروں لاکھوں نے خود مشاہدہ کیا کہ قرآن کریم کی سچی متابعت اور اس مطہر صحیفہ کی طرف سے جو تمام فیوض کا سرچشمہ ہے۔ ایک نور عطا ہوا جس سے علم الٰہی کے عجیب و غریب لطائف اور نکات جو کلام الٰہی اور کتاب مکنون میں پوشیدہ تھے اس پر کھلنے لگے اور دقیق معارف ابر نیساں کے رنگ میں اس پر برسنے لگے اور خدائے وہاب نے اپنی رحمانیت سے اس کے فکر اور نظر کو ایک ایسی برکت عطا کی کہ اس کے آئینہ فکر و نظر پر کامل صداقتیں منکشف ہونے لگیں۔ سو جو جو علوم و معارف اور دقائق و حقائق اور لطائف و نکات اور ادلہ و براہین اسے سوجھے اور جنہیں اس نے تفسیر کبیر اور اپنی دوسری کتب میں بیان کیا وہ اپنی کمیت اور کیفیت میں ایسے کامل مرتبہ پر واقع ہیں کہ جو یقیناً خارق عادت ہے اور جس کا مقابلہ کسی دوسرے کے لئے ممکن نہیں کیونکہ تفسیر کا خارق عادت معجزہ اس کی کسی ذاتی خوبی کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اسے غیبی تفہیم اور خدائے صمد اور قدوس کی تائید سے اس نے لکھا تھا اور یہی خوارق اس کا عالی منزلت اور حسن و احسان میں مسیح محمدی کا مثیل ہونا ثابت کرتے ہیں اور

خدائی بشارات والٰہی تفہیم کے مطابق دین و دنیا کے علوم و نکات کے بیان میں وہ اپنے ہم عصروں سے اس قدر سبقت لے گیا کہ اس کی تقریروں کو سن کر اور اس کی کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنے اور پرائے اس اعتراف پر مجبور ہوئے کہ اس کے بیان کردہ علوم و معارف ایک دوسرے ہی عالم سے ہیں

جن کا دنیوی تعلیم و تدریس سے دور کا بھی واسطہ نہیں اور جو تائیدات الٰہیہ کے خاص رنگ سے رنگین ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی خاص مشیت نے حضرت مصلح موعود کو علوم ظاہری اور باطنی میں جو برتری عطا کی تھی اور (دین حق) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے جو قوتیں آپ کو بخشی گئیں ان کو دنیا پر ثابت کرنے کے لئے آپ نے متعدد بار للکارا۔ مگر کوئی نہ تھا جو آپ کے مقابلہ پر آنے کی جرات کرتا۔ ۱۹۱۷ء میں آپ نے تمام دنیا کو مندرجہ ذیل الفاظ میں چیلنج دیا۔

"میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد تمام دنیا کو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر کوئی شخص ایسا ہے جسے (دین حق) کے مقابلہ میں اپنے مذہب کے سچا ہونے کا یقین ہے تو آئے اور آکر مقابلہ کرے۔ مجھے تجربہ کے ذریعہ ثابت ہوگیا ہے کہ (دین حق) ہی زندہ مذہب ہے اور کوئی مذہب اس کے مقابلہ پر نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ ہماری دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے اور ایسے حالات میں قبول کرتا ہے جب کہ ظاہری سامان بالکل مخالف ہوتے ہیں اور یہی (دین حق) کے زندہ مذہب ہونے کی بہت بڑی علامت ہے۔ اگر کسی کو شک و شبہ ہے تو آئے اور آزمائے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ اگر کوئی ایسے لوگ ہیں جنہیں یقین ہے کہ ہمارا مذہب زندہ ہے تو آئیں ان کے ساتھ جو خدا کا تعلق اور محبت ہے اس کا ثبوت دیں۔ اگر خدا کو ان سے محبت ہوگی تو وہ مقابلہ میں ضرور ان کی مدد اور تائید کرے گا۔ میں ان کو چیلنج دیتا ہوں کہ مقابلہ پر آئیں تاکہ ثابت ہو کہ خدا کس کی مدد کرتا ہے اور کس کی دعا سنتا ہے۔ آپ لوگوں کو چاہئے کہ اپنی طرف سے لوگوں کو مقابلہ کے لئے کھڑا کریں۔ لیکن اس کے لئے یہ نہیں کہ ہر ایک کھڑا ہو کر کہہ دے کہ میں مقابلہ کرتا ہوں۔ بلکہ ان کو مقابلہ پر آنا چاہئے جو کسی مذہب یا فرقہ کے قائم مقام ہوں۔ اس وقت دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ خدا کس کی دعا قبول کرتا ہے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہماری ہی دعا قبول ہوگی۔ افسوس ہے کہ مختلف مذاہب کے بڑے لوگ اس مقابلہ پر آنے سے ڈرتے ہیں۔ اگر وہ مقابلہ کے لئے نکلیں تو ان کو ایسی شکست نصیب ہوگی کہ پھر مقابلہ کرنے کی انہیں جرات ہی نہ رہے گی"۔ (زندہ مذہب صفحہ ۲۹)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۱۹۳۶ء میں آپ نے فرمایا:۔

"قرآن کریم کو وہ عظمت حاصل ہے جو دنیا کی کسی اور کتاب کو حاصل نہیں اور اگر کسی کا یہ دعویٰ ہو کہ اس کی مذہبی کتاب بھی اس فضیلت کی حامل ہے تو میں چیلنج دیتا ہوں کہ وہ میرے سامنے آئے۔ اگر کوئی وید کا پیرو ہے تو وہ میرے سامنے آئے۔ اگر کوئی توریت کا پیرو ہے تو وہ میرے سامنے آئے۔ اگر کوئی انجیل کا پیرو ہے تو وہ میرے سامنے آئے اور قرآن کریم کا کوئی استعارہ میرے سامنے رکھ دے جس کو میں بھی استعارہ سمجھوں۔ پھر میں اس کا حل قرآن کریم سے ہی پیش نہ کر دوں تو وہ بے شک مجھے اس دعویٰ میں جھوٹا سمجھے۔ لیکن اگر پیش کر دوں تو اسے ماننا پڑے گا کہ واقعہ میں قرآن کریم کے سوا دنیا کی اور کوئی کتاب اس خصوصیت کی حامل نہیں۔" (فضائل القرآن صفحہ ۴۳۹)

۱۹۴۴ء میں آپ نے فرمایا:۔

"صرف یہی نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام میں ہی یہ بات تھی بلکہ آپ آگے بھی یہ چیز دے گئے ہیں اور آپ کے طفیل مجھے بھی ایسے قرآن کریم کے معارف عطا کئے گئے ہیں کہ کوئی شخص خواہ وہ کسی علم کا جاننے والا ہو اور کسی مذہب کا پیرو ہو۔ قرآن کریم پر جو چاہے اعتراض کرے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قرآن سے ہی اس کا جواب دوں گا۔ میں نے بارہا دنیا کو چیلنج کیا ہے کہ معارف قرآن میرے مقابلہ میں لکھو۔ حالانکہ میں کوئی مامور نہیں ہوں مگر کوئی اس کے لئے تیار نہیں ہوا اور اگر کسی نے اسے منظور کرنے کا اعلان بھی کیا تو بے معنی شرائط سے مشروط کر کے ٹال دیا۔ مثلاً یہ کہ بند کمرہ ہو۔ کوئی کتاب پاس نہ ہو۔ مگر اتنا نہیں سوچتے کہ اگر خیال ہے کہ میں پہلی کتب اور تفاسیر سے معارف نقل کرلوں گا تو وہی کتب تمہارے پاس بھی ہوں گی۔ تم بھی ایسا کر سکتے ہو۔ پھر میں اگر دوسری کتب سے نقل کر دوں گا تو خود اپنے ہاتھ سے اپنی ناکامی ثابت کر دوں گا۔ کیونکہ میرا دعویٰ تو یہ ہے کہ نئے معارف بیان کروں گا۔ لیکن مقابلہ کے وقت جب پرانی تفاسیر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سے نقل کروں گا تو خود ہی میرے لئے شرمندگی اور ندامت کا موجب ہوگا۔ مگر میں جانتا ہوں کہ یہ سب بہانے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی کو سامنے آنے کی جرات ہی نہیں"۔ (الفضل ۲۴ اپریل ۱۹۳۴ء)

پھر مارچ ۱۹۴۴ء میں آپ نے دنیا کو للکارا اور چیلنج کیا کہ :۔

"اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتہ کے ذریعہ مجھے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا ہے۔ اور میرے اندر اس نے ایسا ملکہ پیدا کر دیا ہے کہ جس طرح کسی کو خزانہ کی کنجی مل جاتی ہے۔ اسی طرح مجھے قرآن کریم کے علوم کی کنجی مل چکی ہے۔ دنیا کا کوئی عالم نہیں جو میرے سامنے آئے اور میں قرآن کریم کی افضیلت اس پر ظاہر نہ کرسکوں۔ یہ لاہور شہر ہے یہاں یونیورسٹی موجود ہے۔ کئی کالج یہاں کھلے ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے علوم کے ماہر اس جگہ پائے جاتے ہیں۔ میں ان سب سے کہتا ہوں دنیا کے کسی علم کا ماہر میرے سامنے آجائے۔ دنیا کا کوئی پروفیسر میرے سامنے آ جائے' دنیا کا کوئی سائنسدان میرے سامنے آجائے اور وہ اپنے علوم کے ذریعہ قرآن کریم پر حملہ کر کے دیکھ لے۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے ایسا جواب دے سکتا ہوں کہ دنیا تسلیم کرے گی کہ اس کے اعتراض کا رد ہو گیا اور میں دعویٰ کرتا ہوں کہ خدا کے کلام سے ہی اس کو جواب دوں گا۔ اور قرآن کریم کی آیات کے ذریعہ سے ہی اس کے اعتراضات کو رد کر کے دکھا دوں گا۔" (الفضل ۱۸ فروری ۱۹۵۸ء)

پھر فرمایا:۔

"ایسا انسان جس کی صحت کبھی ایک دن بھی اچھی نہیں ہوئی۔ اس انسان کو خدا نے زندہ رکھا اور اس لئے زندہ رکھا کہ اس کے ذریعہ اپنی پیشگوئیوں کو پورا کرے اور (دین حق) اور احمدیت کی صداقت کا ثبوت لوگوں کے سامنے مہیا کرے۔ پھر میں وہ شخص تھا جسے علوم ظاہری میں سے کوئی علم حاصل نہیں تھا۔ مگر خدا نے اپنے فضل سے فرشتوں کو میری تعلیم کے لئے بھجوایا اور مجھے قرآن کے ان مطالب سے آگاہ فرمایا جو کسی انسان کے واہمہ اور گمان میں بھی نہیں آسکتے تھے۔ وہ علم جو خدا نے مجھے عطا فرمایا اور وہ چشمہ روحانی جو میرے سینہ میں پھوٹا وہ خیالی یا قیاسی نہیں ہے بلکہ ایسی قطعی اور یقینی ہے کہ میں ساری دنیا کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا کے پردہ پر کوئی شخص ایسا ہے کہ جو یہ دعویٰ کرتا ہے ہو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے قرآن سکھایا گیا ہے۔ تو میں ہر وقت اس سے مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن میں جانتا ہوں آج دنیا کے پردہ پہ سوائے میرے اور کوئی شخص نہیں جسے خدا کی طرف سے قرآن کریم کا علم عطا فرمایا گیا ہو۔ خدا نے مجھے علم قرآن بخشا اور اس زمانہ میں اس نے قرآن سکھانے کے لئے مجھے دنیا کا استاد مقرر کیا ہے۔ خدا نے مجھے اس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور (دین حق) کے مقابلہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میں دنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں۔ دنیا زور لگالے وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کرلے۔ عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں۔ یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے۔ دنیا کی تمام بڑی بڑی مالدار اور طاقتور قومیں اکٹھی ہو جائیں اور مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کے لئے متحد ہو جائیں۔ پھر میں بھی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی۔ اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دے گا اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے رسول کریم ﷺ کے نام کے طفیل اور صدقے (دین حق) کی عزت کو قائم کرے گا۔ اور اس وقت تک دنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک (دین حق) پھر اپنی پوری شان کے ساتھ دنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ ﷺ کو پھر دنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے........... میں اس سچائی کو نہایت کھلے طور پر ساری دنیا کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یہ وہ آواز ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی آواز ہے۔ مشیت وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی مشیت ہے یہ سچائی نہیں ٹلے گی۔ نہیں ٹلے گی اور نہیں ٹلے گی اور (دین حق) دنیا پر غالب آکر رہے گا۔ مسیحیت دنیا میں مغلوب ہو کر رہے گی اب کوئی سہارا نہیں جو عیسائیت کو میرے حملوں سے بچا سکے۔ خدا میرے ہاتھ سے اس کو شکست دے گا اور یا تو میری زندگی میں ہی اس کو اس طرح کچل کر رکھ دے گا کہ وہ سر اٹھانے کی بھی تاب نہیں رکھے گی۔ یا پھر میرے بوئے ہوئے بیج سے وہ درخت پیدا ہو گا۔ جس کے سامنے عیسائیت ایک خشک جھاڑی کی طرح ہو کر رہ جائے گی۔ اور دنیا میں چاروں طرف (دین حق) اور احمدیت کا جھنڈا انتہائی بلندیوں پر اڑتا ہوا دکھائی دے گا۔" (الموعود ۲۱۰ تا ۲۱۴)

پھر آپ نے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کی صفت علیم جس شان اور جس جاہ و جلال کے ساتھ میرے ذریعہ سے جلوہ گر ہوئی۔ اس کی مثال مجھے خلفاء کے زمرہ میں اور کہیں نظر نہیں آتی۔ میں وہ تھا جس کو کل کا بچہ کہا جاتا تھا' میں وہ تھا جسے احمق اور نادان قرار دیا جاتا تھا مگر عہدہ خلافت کو سنبھالنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھ پر قرآنی علوم اتنی کثرت کے ساتھ کھولے کہ اب قیامت تک امت اس بات پر مجبور ہے کہ میری کتابوں کو پڑھے اور ان سے فائدہ اٹھائے۔ وہ کونسا اسلامی مسئلہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ اپنی تمام تفاصیل کے ساتھ نہیں کھولا۔ مسئلہ نبوت' مسئلہ کفر' مسئلہ خلافت' مسئلہ تقدیر' قرآنی ضروری امور کا انکشاف' اسلامی اقتصادیات' اسلامی سیاسیات اور اسلامی معاشرت وغیرہ پر تیرہ سو سال سے کوئی وسیع مضمون موجود نہیں تھا۔ مجھے خدا نے اس خدمت دین کی توفیق دی اور اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے ہی ان مضامین کے متعلق قرآن کے معارف کھولے جن کو آج دوست دشمن سب نقل کر رہے ہیں۔ مجھے کوئی لاکھ گالیاں دے مجھے لاکھ برا بھلا کہے۔ جو شخص (دین حق) کی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے لگے گا اسے میرا خوشہ چین ہونا پڑے گا۔ اور وہ میرے احسان سے کبھی باہر نہیں جا سکے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

گا۔ چاہے کوئی پیغامی ہو یا مصری۔ ان کی اولادیں جب بھی دین کی خدمت کا ارادہ کریں گی وہ اس بات پر مجبور ہوں گی کہ میری کتابوں کو پڑھیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں بلکہ میں بغیر فخر کے کہہ سکتا ہوں کہ اس بارہ میں سب خلفاء سے زیادہ مواد میرے ذریعہ سے جمع ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ پس مجھے یہ لوگ خواہ کچھ کہیں خواہ مجھے گالیاں دیں' ان کے دامن میں اگر قرآن کے علوم پڑیں گے تو میرے ذریعہ ہی اور دنیا ان کو یہ کہنے پر مجبور ہوگی کہ اے نادانو! تمہاری جھولی میں تو جو کچھ بھرا ہوا ہے وہ تم نے اسی سے لیا ہے پھر اس کی مخالفت کر رہے ہو۔"

(خلافت راشدہ صفحہ ۲۵۴-۲۵۶)

خدا تعالیٰ نے کہا تھا کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ اس کے متعلق میں نے بہت سی تفصیلات جمع کی تھیں لیکن اس وقت میں صرف وہ نقشہ ہی پیش کر سکتا ہوں جو میں نے اس غرض کے لئے تیار کروایا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ

ا۔ تفسیر: اس سلسلہ میں حضور کی ایک کتاب تو تفسیر کبیر ہے جو خود اتنی عجیب تفسیر ہے کہ جس شخص نے بھی غور سے اس کے کسی ایک حصہ کو پڑھا ہوگا' وہ یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور ہوگا کہ اگر دنیا میں کوئی خدا رسیدہ بزرگ پیدا ہوتا اور وہ صرف یہ حصہ قرآن کریم کا تفسیری نوٹوں کے ساتھ شائع کر دیتا۔ تو یہ اس کو دنیا کی نگاہ میں بزرگ ترین انسانوں میں سے ایک انسان بنانے کے لئے کافی تھا۔ لیکن اس پر ہی بس نہیں۔ قرآن کریم پر اور بہت سی کتب لکھیں اور میرا خیال ہے کہ حضور نے صرف قرآن کریم کی تفسیر پر ہی آٹھ دس ہزار صفحات لکھے ہیں۔

1۔ تفسیر کبیر کی گیارہ مجلدات بھی ان میں شامل ہیں۔
2۔ کلام کے اوپر حضور نے دس کتب اور رسائل لکھے۔
3۔ تاریخ پر چار کتب و رسائل
4۔ فقہ پر تین کتب و رسائل
5۔ سیاسیات قبل از تقسیم ہند ۲۵ کتب و رسائل
6۔ سیاسیات بعد از تقسیم ہند و قیام پاکستان 9 کتب
7۔ سیاسات کشمیر۔ 15 کتب اور رسائل
8۔ تحریک احمدیت کے مخصوص مسائل و تحریکات پر ایک کم سو کتب و رسائل

سب کتب و رسائل کا مجموعہ ۲۲۵ بنتا ہے۔ تو جیسا کہ فرمایا تھا کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ ان پر ایک نظر ڈال لیں۔ تو ان میں علوم ظاہری بھی نظر آتے ہیں اور علوم باطنی بھی نظر آتے ہیں اور پھر لطف یہ کہ جب بھی آپ نے کوئی کتاب یا رسالہ لکھا۔ ہر شخص نے یہی کہا کہ اس سے بہتر نہیں لکھا جا سکتا۔ سیاست میں جب بھی آپ نے قیادت سنبھالی یا جب بھی آپ نے سیاست کے بارہ میں قائدانہ مشورے دیئے بڑے سے بڑا مخالف بھی آپ کی بے مثال قابلیت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گیا۔ غرض حضور کے علوم ظاہری و باطنی سے پر ہونے کے متعلق ایک بڑی تفصیل ہے جس کے ہزارویں حصہ میں نہیں جا سکتا"۔

(بحوالہ الفضل فضل عمر نمبر 1966 صفحہ 9-11)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عاشقِ دینِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جاتا رہا

آہ ! وہ "فضل عمر" سا رہنما جاتا رہا
"مظہر الحق والعلا" معجز نما جاتا رہا

نُور سے جس کے منور ایک عالم ہو گیا
وہ مجسم "نور" اور مہ لقا جاتا رہا

جس کی آمد تھی خدائے پاک کا - گویا نزول-
وہ "حلیم" و صاحب فہم و ذکا جاتا رہا

جس کی "شہرت دور دنیا کے کناروں تک ہوئی"
لشکر تثلیث کا سب غلغلہ جاتا رہا

"جس نے قبروں سے نکالا زندگی قوموں کو دی
وہ مسیحی نفس نفس محبوب خُدا جاتا رہا

طبقۂ نسواں کو جس نے کی عطا تنظیم نو
وہ مدبر راہبر وہ ناخدا جاتا رہا

مشرق و مغرب میں غالب کر دیا ...... کو
عاشقِ دین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جاتا رہا

ہم سے رخصت ہو گیا ہے جب سے "رحمت کا نشاں"
زندگی کا لُطف' جینے کا مزا جاتا رہا

احمدیت کا خُدا حافظ رہے ناصر رہے
جب خُدا پر کی نظر سارا گلہ جاتا رہا

(محترمہ شاکرہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ لطیف الرحمٰن صاحب دھرم پورہ لاہور)

(بحوالہ الفضل 23 نومبر 65ء صفحہ 3)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعودؓ کی سیرتِ مقدسہ کی چند جھلکیاں

اللہ تعالیٰ پر ایمان، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن سے بے انتہاء عشق

- آپ کی تیس سالہ رفاقت سے مَیں نے یہی مشاہدہ کیا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر عظیم الشان ایمان تھا۔
- مجھے کبھی یاد نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آپ نے لیا اور آپ کی آنکھوں میں آنسو نہ آ گئے ہوں۔
- افرادِ جماعت آپ کو اپنی بیویوں اور بچوں اور عزیزوں سے زیادہ پیارے تھے۔
- صداقت کو پھیلانے کی تڑپ ..... یوں لگتا تھا کہ آپ کا دل پھٹ جائے گا۔
- آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور لگتا تھا کہ آپ کی فریاد عرشِ الٰہی کو ہلا دے گی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(حضرت مصلح موعود کی حرمِ محترم حضرت سیّدہ اُمِّ متین صاحبہ (اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور صحت میں برکت دے اور اِس بابرکت وجود کو تادیر ہمارے اندر موجود رکھے آمین) کا ایک مضمون جو الفضل ۲۵۔ مارچ ۱۹۶۶ء کو شائع ہوا ــــ روزنامہ الفضل کے شکریہ کے ساتھ وہ مضمون دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ مضمون محترمہ امۃ الحی آسیہ صاحبہ لاہور نے ارسال کیا)

چن لیا تُو نے مجھے "ابن مسیحا" کے لئے
سب سے پہلے یہ کرم میرے جاناں تیرا

ہزاروں درود اور سلام آنحضرت ﷺ پر جن کے طفیل ہمیں (دین حق) جیسی دولت حاصل ہوئی اور پھر ہزاروں سلام حضرت مسیح موعودؑ پر کہ جو (دین حق) کو دوبارہ لائے اور ہم نے زندہ خدا کا وجود ان کے ذریعہ سے دیکھا اور آنحضرت ﷺ پر ان کی وجہ سے ایمان لانا نصیب ہوا۔ اور میرے رب کا کتنا بھاری احسان مجھ ناچیز پر ہے کہ اس نے مصلح موعود کے زمانہ میں مجھے پیدا کیا۔ نہ صرف ان کا زمانہ عطا فرمایا بلکہ اس کی قدرت کے قربان جاؤں اس نے مجھ ناچیز پر کتنا بھاری انعام اور اس کے ساتھ احسان فرمایا کہ مجھے اس پاک و نورانی وجود اس قدرت و رحمت اور قربت کے نشان اور مثیل مسیح کے لئے چن لیا۔ آپ کی صحبت سے فیض حاصل کرنے، آپ کی تربیت میں زندگی گزارنے اور پھر اس پاک وجود کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ خدا تعالیٰ کی کیا شان ہے۔ دینے پر آئے تو جھولیاں بھر بھر کر دیتا ہے۔ میں کیا اور میری ہستی کیا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ اتنا بڑا انعام ہے کہ اس کے احسان اور انعام کا تصور کر کے بھی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ سر آستانہ الوہیت پر جھک جاتا ہے اور منہ سے بے اختیار نکل جاتا ہے۔

میں تو نالائق بھی ہو کر پا گیا درگہ میں بار

میری اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی رفاقت کا زمانہ تیس سال ہے۔ آپ کی سیرت پر روشنی ڈالنے سے قبل اپنی شادی اور اس کا پس منظر بیان کرنا ضروری سمجھتی ہوں۔

میری شادی اور اس کا پس منظر

میرے والد صاحب میر محمد اسماعیل صاحب کی پہلی بیوی سے ایک لمبا عرصہ تک کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ حضرت .... (سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ) کی خواہش تھی کہ میرے بھائی کے ہاں اولاد ہو۔ بھائی سے محبت بھی بہت زیادہ تھی۔ حضرت اماں جان نے میری شادی کے بعد بھی کئی دفعہ مجھ سے یہ ذکر فرمایا کہ جب میاں محمود (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی) چھوٹے تھے تو میرے دل سے بار بار یہ دعا نکلتی تھی کہ الٰہی میرے بھائی کے ہاں بیٹی ہو تو میں اس کی شادی میاں محمود سے کروں۔ لیکن جو بات بظاہر ناممکن نظر آتی تھی یعنی حضرت اماں جان کی دعا اور خواہش وہ میری شادی کے ذریعہ پوری ہوئی۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ میں ذکر کر چکی ہوں کہ میرے ابا جان کے ہاں جب بڑی والدہ صاحبہ سے جو بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہیں کوئی اولاد نہیں ہوئی تو حضرت اماں جان اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے زور دینے پر میرے ابا جان نے مرزا محمد شفیع صاحب کی بڑی لڑکی امۃ اللطیف صاحبہ سے ۱۹۱۷ء میں شادی کی۔ یہ رشتہ بھی حضور کا ہی طے کردہ تھا۔ ۷ اکتوبر ۱۹۱۸ء کو میری پیدائش ہوئی چونکہ اور کوئی پہلے اولاد نہ تھی۔ اس لئے میرے ابا جان نے مجھے ہی خدا تعالیٰ کے حضور وقف کر دیا۔ اس کا اظہار حضرت ابا جان نے اپنے کئی مضامین میں بھی کیا۔ اور جب میری شادی ہوئی۔ آپ نے مجھے کچھ نصائح نوٹ بک میں لکھ کر دیں۔ اس میں آپ نے تحریر فرمایا۔

"مریم صدیقہ! جب تم پیدا ہوئیں تو میں نے تمہارا نام

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مریم اس نیت سے رکھا تھا کہ تم کو خدا تعالیٰ اور اس کے سلسلے کے لئے وقف کردوں- اسی وجہ سے تمہارا دوسرا نام نذر الہی بھی تھا- اب اس نکاح سے مجھے یقین ہو گیا کہ میرے بندہ نواز خدا نے میری درخواست اور نذر کو واقعی قبول کر لیا تھا اور تم کو ایسے خاوند کی زوجیت کا شرف بخشا جس کی زندگی اور اس کا ہر شعبہ اور ہر لحظہ خدا تعالیٰ کی خدمت اور عبادت کے لئے وقف ہے- پس اس بات پر بھی شکر کرو کہ تم کو خدا تعالیٰ نے قبول فرمالیا اور میری نذر کر پورا کر دیا- فالحمدللہ-"

اسی سلسلہ میں اپنے ابا جان کے ایک مضمون کا اقتباس بھی پیش کرتی ہوں- آپ کا یہ مضمون "خمخانہ عشق میں ایک رات" کے عنوان سے ۳ نومبر ۱۹۳۶ء کے الفضل میں شائع ہوا ہے- آپ لکھتے ہیں:

"آدھی رات تو ہو ہی چکی تھی میں چوکھٹ پر سر رکھے پڑا تھا اور اٹھنے کا خواہشمند تھا کہ اٹھنے کی اجازت ملی- وہیں دروازہ کے ساتھ ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا- اور اپنی زبان میں اظہار تعشق یا یوں کہو مناجات شروع کی- ایسی موثر ایسی رقت بھری کہ سنگدل سے سنگدل معشوق بھی اس کو سنکر آبدیدہ ہو جائے- آخر میرا جادو چل گیا اور یوں محسوس ہوا کوئی پوچھتا ہے کہ کیا چاہتا ہے- میں نے عرض کیا-

اے خداوند من گناہم بخش
سوئے درگاہ خویش راہم بخش
در دو عالم مرا عزیز توئی
وانچہ می خواہم از تو نیز توئی

"مفت" میں نہ کہا میں پیش کر سکتا ہوں جو کچھ ہے وہ آپ کا ہی دیا ہوا ہے- "جان اور ایک چیز سب سے عزیز-"......

میں نے ویسی فجر کی نماز ساری عمر نہ پڑھی تھی- اف وہ خوشی، وہ عجیب اور نئی قسم کی خوشی، وہ لازوال اور لاانتہاء خوشی میرا ہر ذرہ تن قریب تھا کہ اس خوشی سے پھٹ جائے یا شادی مرگ ہو جائے..... زہے نصیب وہ اور مجھے اپنا چہرہ دکھائیں وہ اور مجھ سے ایک عزیز چیز کی نذر طلب کریں......

دن کے آٹھ نہیں بجے تھے کہ ایک سیاہ بکرا اور سفید مینڈھا کوچہ بندی میں کٹے پڑے تھے- اور عالم روحانی میں ان کے ساتھ دو اور نفس بھی ذبح ہو چکے تھے- اور بارہ نہیں بجے تھے کہ میری سب سے عزیز چیز یعنی (بیت) مبارک والا مکان میرے قبضہ سے نکل کر صدر انجمن کی تحویل میں منتقل ہو چکا تھا- ان باتوں سے فارغ ہو کر گھر گیا تو ایک اور عزیز چیز نظر آئی جس کا نام مریم صدیقہ تھا- میں نے اسے اٹھا کر کہا کہ اس کا نام ہی شاہد ہے- میرا پہلے سے ارادہ تھا- اب اسے بھی قبول فرمایئے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم-

۲۱ء پر چودہ سال گزر چکے مسلسل چودہ سال (یہ واقعہ ۱۹۲۱ء کا تھا) ہم ورجا کے کہ آیا کچھ قبول بھی ہوتا ہے یا نہیں.... بہر حال ۱۹۳۵ء میں خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہوا کہ آخری نذر کو ان کے ..... (نمائندے - ناقل) ۳۰ ستمبر یوم دوشنبہ کو آکر میرے ہاں سے اٹھا کر لے گئے- میں نے سجدہ ادا کیا-" (میری شادی ۳۰ ستمبر ۱۹۳۵ء کو ہوئی تھی) (الفضل ۳ نومبر ۱۹۳۶ء)

اس اقتباس کو درج کرنے سے یہ بتانا مقصود تھا کہ میرے ابا جان نے میرے پیدا ہوتے ہی مجھے خدا تعالیٰ کے حضور وقف کر دیا تھا- اور پھر یہ وقف رسمی وقف نہ تھا ان کی شدید خواہش تھی کہ میں ان کی اولاد میں سب سے بڑی تھی - دین کی خدمت کروں اور اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو فرمائے- سو اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ نہ صرف اس نے ان کی قربانی کو شرف قبولیت عطا فرمایا بلکہ مجھے ایک لمبے عرصے تک حضرت مصلح موعود کی خدمت کا موقع عطا فرمایا- اور کسی حد تک سلسلہ کی خدمت کا بھی- اللہ تعالیٰ سے میری بھی یہی دعا ہے کہ مجھے اپنی بقیہ زندگی کو (دین حق) احمدیت اور بنی نوع انسان کی خدمت میں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے- تاجب اس

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کی جناب میں حاضر ہوں تو خدا تعالیٰ کی رضا مجھے حاصل ہو۔ میں بھی سرخرو ہوں اور میرے ابا جان کی روح بھی خوش ہو کہ میں ان کی دلی خواہش کو پورا کرنیکا موجب بنی۔ امن اللھم امین

میری عمر شادی کے وقت سترہ سال تھی۔ اور یہ سترہ سالہ زمانہ جو میں نے میکے میں بسر کیا۔ اس کا ایک ایک دن شاہد ہے کہ میری تربیت کرتے ہوئے حضرت ابا جان نے ہر وقت یہی کان میں ڈالا کہ ہر صورت میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ میں جب چھوٹی تھی۔ تو میرے لئے ابا جان نے ایک دعائیہ نظم بھی کہی تھی۔ جس کا آخری شعر یہ تھا۔

میرا نام ابا نے رکھا ہے مریم
خدایا مجھے تو صدیقہ کو بنا دے

ابا جان کی یہ دعا جو انہوں نے میرے لئے کی تھی ظاہری رنگ میں بھی اس طرح پوری ہوئی کہ جب میری شادی ہوئی تو حضرت ام طاہر زندہ تھیں۔ آپ کا نام مریم تھا۔ اور چونکہ حضور ان کو مریم کے نام سے بلاتے تھے اور ایک ہی نام سے دونوں بیویوں کو بلانا مشکل تھا۔ آپ نے شروع شادی سے ہی میرے نام کے دوسرے حصہ سے مجھے بلایا۔ اور ہمیشہ "صدیقہ" کہہ کر ہی بلایا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ نے میرے ابا جان کی قربانی کو قبول فرماتے ہوئے مجھے حضرت مصلح موعود کی زوجیت کا فخر عطا فرمایا۔ آج کل جس عمر میں لڑکیوں کی شادیاں ہو رہی ہیں۔ ان کو مد نظر رکھتے ہوئے میری شادی خاصی چھوٹی عمر میں ہوئی تھی۔ اس لئے بجا طور پر میں کہہ سکتی ہوں کہ میں نے جو کچھ سیکھا اور جو کچھ حاصل کیا۔ اور جو کام بھی کیا وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تربیت، صحبت اور توجہ سے حاصل کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زندگی کا تو ایک ایک واقعہ احمدیت کی تاریخ میں محفوظ ہو چکا ہے۔ میں اپنے اس مضمون میں آپ کی مقدس سیرت کی کچھ جھلکیاں پیش کروں گی۔ اور یہ واقعات اسی زمانہ پر مشتمل ہوں گے جو میں نے آپ کے ساتھ گزارا۔

اللہ تعالیٰ سے محبت

آپ کو اللہ تعالیٰ سے کتنی محبت تھی۔ (دین حق) کے لئے کتنی تڑپ تھی۔ اس کی مثال کے طور پر ایک واقعہ لکھتی ہوں۔ عموماً شادیاں ہوتی ہیں دولہا دولہن ملتے ہیں تو سوائے عشق و محبت کی باتوں کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ مجھے یاد ہے کہ میری شادی کی پہلی رات بے شک عشق و محبت کی باتیں بھی ہوئیں۔ مگر زیادہ تر عشق الٰہی کی باتیں تھیں۔ آپ کی باتوں کا لب لباب یہ تھا اور مجھ سے ایک طرح کا عہد لیا جا رہا تھا کہ میں ذکر الٰہی اور دعاؤں کی عادت ڈالوں۔ دین کی خدمت کروں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی عظیم ذمہ داریوں میں آپ کا ہاتھ بٹاؤں۔ بار بار آپ نے اس کا اظہار فرمایا کہ میں نے تم سے شادی اسی غرض سے کی ہے۔ اور میں خود بھی اپنے والدین کے گھر سے یہی جذبہ لے کر آئی تھی۔

شادی کے موقع پر ابا جان کی نصائح

میرے ابا جان نے شادی کے موقع پر مجھے جو نصائح لکھ کر دی تھیں ان میں یہ سطور بھی لکھ کر دی تھیں۔

"مریم صدیقہ! خدا تعالیٰ کا شکر کرو کہ اس نے اپنے فضل سے تم کو وہ خاوند دیا ہے جو اس وقت روئے زمین پر بہترین شخص ہے اور جو دنیا میں اس کا خلیفہ ہے۔ دنیا اور دین دونوں کے علوم کے لحاظ سے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ خاندانی عزت اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بیٹا ہے اور جس کی بابت ان کی وحی یہ ہے فرزند دلبند۔ گرامی ارجمند مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ دل کا حلیم سخت ذکی اور فہیم ہوگا۔ اسیروں کی رستگاری کرے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ فضل عمر بشیر الدین۔ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ

(مفہوم) پس تم اپنی خوش قسمتی پر جس قدر بھی ناز کرو، بجا ہے۔"

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس تسلسل میں آگے چل کر آپ لکھتے ہیں :-

"مریم صدیقہ ! تم اندازہ نہیں کر سکتیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح پر خدمت دین کا کتنا بوجھ اور اس کے ساتھ کس قدر ذمہ داریاں اور تفکرات اور ہموم و عموم وابستہ ہیں اور کس طرح وہ اکیلے تمام دنیا سے برسرپیکار ہیں اور (دین حق) کی ترقی اور سلسلہ احمدیہ کی بہبودی کا خیال ان کی زندگی کا مرکزی نکتہ ہے- پس اس مبارک وجود کو اگر تم کچھ بھی خوشی دے سکو اور کچھ بھی ان کی تکان اور تفکرات کو اپنی بات چیت- خدمت گزاری اور اطاعت سے ہلکا کر سکو تو سمجھ لو کہ تمہاری شادی اور تمہاری زندگی بڑی کامیاب ہے اور تمہارے نامہ اعمال میں وہ ثواب لکھا جائے گا جو بڑے سے بڑے مجاہد کو ملتا ہے-"

زندگی کا نصب العین

حضرت ابا جان کی وقت رخصت نصیحت اور شادی کے معاً بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی آرزو دونوں نے مل کر سونے پر سہاگہ کا کام کیا اور زندگی کا نصب العین صرف (دین حق) کی خدمت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت اور اطاعت بن کر رہ گیا- شروع شروع میں غلطیاں بھی ہوئیں کوتاہیاں بھی ہوئیں- لیکن آپ کی تربیت اور سکھانے کا بھی عجیب و غریب رنگ تھا آہستہ آہستہ اپنی مرضی کے مطابق ڈھالتے چلتے گئے- شادی کے بعد آپ نے میری تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا اور خود اس میں راہ نمائی فرماتے اور دلچسپی لیتے رہے- بی- اے پاس کرنے کے بعد آپ نے دینی تعلیم کا سلسلہ شروع کروایا- قرآن مجید خود پڑھانا شروع کیا لیکن سبقاً سارا نہیں پڑھا- سورہ محمد سے سورہ سبا تک حضور سے سبقاً قرآن مجید پڑھا اور چند ابتدائی پارے اور آخری دو پارے سے شروع میں ہمیں گھر میں پڑھانا شروع کیا تھا- مجھے عزیزہ امتہ القیوم سلمہا- عزیزم مبارک احمد اور عزیزم منور احمد کو پڑھاتے تھے- آہستہ آہستہ دوسرے لوگوں کی خواہش پر پھر وہ باقاعدہ درس کی صورت اختیار کر گیا اور تفسیر کبیر کی صورت میں شائع بھی ہو چکا ہے- اتنا پڑھا کر پھر کبھی سبقاً نہیں پڑھایا وہاں عورتوں میں بھی اور مردوں میں بھی جو درس ہوتا تھا وہ سنتی تھی اور باقاعدہ نوٹ لیتی تھی جو بعد میں حضور ملاحظہ فرمایا کرتے تھے- نوٹ لینے کی عادت بھی آپ نے ہی ڈالی- جب درس ہوتا تو آپ فرماتے ایک ایک لفظ لکھنا ہے بعد میں میں دیکھوں گا- آہستہ آہستہ اتنا تیز لکھنے کی عادت ہو گئی کہ حضور کے جلسہ کی تقریر بھی نوٹ کر لیتی تھی- اور حضور بھی وقتاً فوقتاً کوئی مضمون لکھوانا ہوتا تو عموماً مجھ سے ہی املا کرواتے- ۱۹۴۷ء کے بعد سے تو قریباً ہر خط ہر مضمون ہر تقریر کے نوٹ مجھ سے ہی املا کروائے- الا ماشاء اللہ- تفسیر صغیر کے لئے مسودہ کا اکثر حصہ حضور نے مجھ سے ہی املا کروایا- ٹہلتے جاتے تھے، قرآن مجید ہاتھ میں ہوتا تھا اور لکھواتے جاتے تھے- جب خاصا مواد لکھا جا چکا ہوتا تو اس بات کو صاف کرنے کے لئے دے دیتے- قرآن مجید پڑھاتے ہوئے بھی اس بات پر زور دیتے تھے کہ خود غور کرنے کی عادت ڈالو- اگر پھر بھی سمجھ نہ آئے تب پوچھو عربی کی صرف و نحو مکمل مجھے آپ نے خود پڑھائی اور ایسے عجیب سادہ طریق سے پڑھائی کہ یہ مضمون کبھی مشکل ہی نہ لگا- عام طور پر عربی کے طالب علم صرف و نحو سے ہی گھبراتے ہیں مگر آپ کے پڑھانے کا طریق اتنا سادہ اور عام فہم ہوتا تھا کہ یوں لگتا تھا کہ یہ کوئی مشکل چیز ہی نہیں ہمیں پہلے سے آتی تھی-

تقریر کرنے کی ہدایت

تقریر کرنا آپ نے خود سکھایا- میری شادی کے بعد جو پہلا جلسہ سالانہ یا غالباً دوسرا تھا آپ نے مجھ سے خواہش ظاہر کی کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر تقریر کروں- میں نے اس سے قبل کبھی تقریر کیا، مضمون بھی لکھ کر نہیں پڑھا تھا- میں نے عرض کی آپ لکھ دیں میں پڑھ دوں گی- فرمایا یہ غلط ہے اس طرح تمہیں کبھی تقریر نہیں آئے گی- اس موضوع پر میں تمہارے سامنے تقریر کرتا ہوں تم غور سے سنو- ضروری حوالہ جات وغیرہ نوٹ کرو اور پھر انہیں نوٹوں کی مدد سے تم تقریر کرو میں سنوں گا- غرض آپ نے اس

Digitized By Khilafat Library Rabwah

موضوع پر جو اب مجھے یاد نہیں رہا تقریر فرمائی - اور پھر جو میں نے آپ کی تقریر کے نوٹ لئے تھے، وہ دیکھے - ان میں اصلاح فرمائی اور ان پر از سرِ نو مضمون تیار کرنے کے لئے کہا چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا - اس طرح آہستہ آہستہ مشق ہوتی گئی -

ہر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جب آپ تقریر فرمانے کے لئے جانے لگتے تو کہا کرتے تھے کہ میری تقریر کے نوٹ ضرور لینا میں آکر دیکھوں گا - اس ضمن میں ایک لطیفہ بھی یاد آگیا - حضور کی صاحبزادی امتہ العزیز کو جب پہلی بار حضور کی جلسہ سالانہ کی تقریر اچھی طرح سمجھ آئی تو لطف آیا تو گھر آکر کہنے لگی "ابا جان کو بھی تقریر کرنی آگئی ہے - " انہوں نے لطیفہ سنا تو ہنسے - کہنے لگے معلوم ہوتا ہے آج اسے پہلی بار میری تقریر سمجھ آئی ہے - اس کے نزدیک تو آج ہی مجھے تقریر کرنی آئی ہے - حضور کی تقریروں کے نوٹ لے لے کر خدا تعالیٰ کے فضل سے تیز لکھنے کی ایسی عادت پڑی - اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ کتنا ہی تیزی سے مضمون لکھواتے تھے لکھ لیتی تھی - سب سے پہلی دفعہ آپ نے اپنی جس تقریر کے نوٹ مجھے املا کروائے تھے وہ "نظام نو" والی تقریر تھی آپ لکھواتے گئے میں لکھتی گئی - جب نوٹ مکمل ہو گئے تو فرمانے لگے کچھ سمجھ آیا میں نے جو کچھ آپ نے لکھوایا تھا وہ بتانا شروع کیا کہنے لگے نہیں یہ تو تمہیدیں ہیں یہ قرآن مجید ' احادیث کے حوالہ جات ہیں - ان میں سے کس مضمون کی طرف آنا چاہتا ہوں - میں نے کہا یہ تو سمجھ نہیں آئی کہنے لگے کمال ہے کہ سارا مضمون اشاروں میں لکھوا گیا مگر تم بتا نہ سکیں کہ کیا موضوع میری تقریر کا ہو گا - میں نے کہا پھر بتائیں - کہنے لگے نہیں اب جلسہ پر سننا -

آپ کی تمام زندگی قرآن مجید کی آیت ان صلوتی ونسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین کے مطابق گزری ہے - آپ کی تیس سالہ رفاقت میں میں نے تو یہی مشاہدہ کیا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر جیسا عظیم الشان ایمان تھا وہ سوائے انبیاء کے اور کسی وجود میں نظر نہیں آتا - آپ کے باون سالہ دور خلافت میں کئی فتنے اٹھے بظاہر ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ دنیا نے سمجھ لیا کہ اب یہ جماعت منتشر ہو جائے گی - اس کا اتحاد ٹوٹ جائے گا لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر یقین کامل تھا اور یہ یقین تھا کہ یہ ردا اس نے پہنائی ہے اسے کوئی اتار نہیں سکتا - بڑے سے بڑے فتنہ اٹھے - بڑے سے بڑا دشمن مدمقابل میں آئے - وہ بہر حال شکست کھائے گا - سب سے پہلے پیغامیوں کا فتنہ اٹھا - ان کو زعم تھا کہ جماعت کے سرکردہ ہمارے ساتھ ہیں آہستہ آہستہ ساری جماعت ہمارے ساتھ ہو جائے گی لیکن اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو الہاماً بتا چکا تھا کہ وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا - آپ کے اطاعت گزار آپ کے نہ ماننے والوں پر ہمیشہ غالب رہیں گے - چنانچہ آپ نے علی الاعلان ان کو چیلنج دیا کہ

پھیر لو جتنی جماعت ہے میری بیعت میں
باندھ لو ساروں کو تم مکر کی زنجیروں سے
پھر بھی مغلوب رہو گے مرے تا یوم البعث
ہے یہ تقدیر خداوند کی تقدیروں سے

اور دنیا نے دیکھ لیا کہ اس پاک وجود کے سر پر واقعی خدا کا سایہ تھا - جنہوں نے اس کی مخالفت کی وہ ناکام رہا اور جس نے اس مسیحی نفس سے تعلق رکھا ' اس نے روح الحق کی برکت سے بیماریوں سے نجات پائی -

ایمان باللہ کے ایمان افروز نمونے

اللہ تعالیٰ پر جو آپ کو ایمان تھا اس کی ابتداء جس رنگ میں ہوئی اس کا بیان میں آپ کے ہی الفاظ میں تحریر کرتی ہوں :-

"۱۹۰۰ء میرے قلب کو (دین حق کے) احکام کی طرف توجہ دلانے کا موجب ہوا ہے - میں گیارہ سال کا تھا حضرت مسیح موعود کے لئے کوئی شخص چھینٹ کی قسم کے کپڑے کا ایک جبہ لایا تھا میں نے آپ سے وہ جبہ لیا تھا کسی اور خیال سے نہیں بلکہ اس

Digitized By Khilafat Library Rabwah

لئے کہ اس کا رنگ اور اس کے نقش مجھے پسند تھے۔ میں اسے پہن نہیں سکتا تھا کیونکہ اس کے دامن میرے پاؤں سے نیچے لٹکتے رہتے تھے۔ جب میں گیارہ سال کا ہوا اور ۱۹۰۰ء نے دنیا میں قدم رکھا تو میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں خدا تعالیٰ پر کیوں ایمان لاتا ہوں اس کے وجود کا کیا ثبوت ہے میں دیر تک رات کے وقت اس مسئلہ پر سوچتا رہا۔ آخر دس گیارہ بجے میرے دل نے فیصلہ کیا کہ ہاں ایک خدا ہے۔ وہ گھڑی میرے لئے کیسی خوشی کی گھڑی تھی۔ جس طرح ایک بچہ ماں کو مل جائے تو اسے خوشی ہوتی ہے اسی طرح مجھے خوشی تھی کہ میرا پیدا کرنے والا مجھے مل گیا۔ سماعی ایمان علمی ایمان سے تبدیل ہو گیا۔ میں اپنے جامہ میں پھولا نہیں سماتا تھا۔ میں نے اس وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور ایک عرصہ تک کرتا رہا کہ خدایا مجھ تیری ذات کے متعلق کبھی شک نہ پیدا ہو۔ اس وقت میں گیارہ سال کا تھا...... مگر آج بھی اس دعا کو قدر نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ میں آج بھی یہی کہتا ہوں کہ خدایا تیری ذات کے متعلق مجھے کبھی شک پیدا نہ ہو ہاں اس وقت میں بچہ تھا اب مجھے زائد تجربہ ہے اب میں اس قدر زیادتی کرتا ہوں کہ خدایا مجھے تیری ذات پر حق الیقین پیدا ہو۔"

تاریخ خلافت ثانیہ شاہد ہے۔ دوست بھی اور دشمن بھی کہ آپ کبھی کسی بڑے سے بڑے ابتلا پر نہیں گھبرائے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر کامل توکل رہا اور اپنے اس یقین کو بڑی تحدی سے دنیا کے سامنے پیش فرماتے رہے جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً بتادیا کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں تو آپ نے فرمایا:۔

"خدا نے مجھے اس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ میں محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآن کریم کے نام و دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں اور (دین حق) کے مقابلہ میں دنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دیدوں۔ دنیا زور لگالے وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کر لے۔ عیسائی بادشاہ بھی اور ان کی حکومتیں بھی مل جائیں۔ یورپ اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے تو پھر بھی میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گے اور خدا میری دعاؤں اور تدابیر کے سامنے ان کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیامیٹ کر دے گا۔"

آپ کے باون سالہ دور خلافت کا ایک ایک دن شاہد ہے۔ زمین اور آسمان گواہ ہیں کہ مخالفتوں کی آندھیاں چلیں۔ فتنے اٹھے۔ جماعت کو نیست و نابود کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ آپ کی جان پر حملہ کیا گیا مگر آپ کو اللہ تعالیٰ پر کامل توکل رہا اور اللہ تعالیٰ کا سایہ ہر آن آپ پر رہا جب تک کہ نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھائے جانے کا وقت نہ آگیا۔

انسان جس ہستی سے محبت کرتا ہے اس سے ناز بھی کرتا ہے اور وہ اپنی محبوب ہستی کے ناز بھی اٹھاتا ہے آپ کے ایک مضمون کا اقتباس درج ذیل کرتی ہوں جس سے اس مضمون پر روشنی پڑتی ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"کچھ دن ہوئے ایک ایسی بات پیش آئی کہ جس کا کوئی علاج میری سمجھ میں نہیں آتا تھا اس وقت میں نے کہا کہ ہر ایک چیز کا علاج خدا تعالیٰ ہی ہے اسی سے اس کا علاج پوچھنا چاہئے اس وقت میں نے دعا کی اور وہ ایسی حالت تھی کہ میں نفل پڑھ کر زمین پر ہی لیٹ گیا اور جیسے بچہ ماں باپ سے ناز کرتا ہے اسی طرح میں نے کہا اے خدا! میں چارپائی پر نہیں۔ زمین پر ہی سوؤں گا۔ اس وقت مجھے یہ بھی خیال آیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے مجھے کہا ہوا ہے کہ تمہارا معدہ خراب ہے زمین پر سونے سے معدہ اور زیادہ خراب ہو جائیگا لیکن میں نے کہا آج تو میں زمین پر ہی سوؤں گا...... جب میں زمین پر سو گیا تو دیکھا خدا کی نصرت اور مدد کی صفت جوش میں آئی او متمثل ہو کر عورت کی شکل میں زمین پر اتری۔ ایک عورت تھی۔ اس کو اس نے سوٹی دی اور اسے کہا اسے مار اور کہو جا کر چارپائی پر سو۔ میں نے اس عورت سے سوٹی چھین لی۔ اس پر اس نے (خدا تعالیٰ کی اس مجسم صفت نے) سوٹی پکڑلی اور مجھے مارنے لگی اور میں نے کہا لو مارلو۔ مگر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جب اس نے مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا تو زور سے سوٹی کو گھٹنے تک لا کر چھوڑ دیا اور کہا دیکھ محمود میں تجھے مارتی نہیں پھر کہا جا اٹھ کر سو رہو۔ یا نماز پڑھ۔ میں اسی وقت کود کر چارپائی پر چلا گیا اور جا کر سو رہا میں نے اس وقت سمجھا کہ اس حکم کی تعمیل میں سونا ہی بہت بڑی برکت کا موجب ہے۔

تو خدا تعالیٰ جس سے محبت کرتا ہے اس کے سامنے سب کچھ ہیچ ہو جاتا ہے تم اس کے لئے کوشش کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے محبت کرے تا اسکی مدد اور نصرت تم کو مل جائے اور جب اس کی نصرت تمہارے ساتھ شامل ہو جائے تو پھر ساری دنیا ہے کیا چیز وہ تو ایک کیڑے کی بھی حیثیت نہیں رکھتی۔"

۱۹۵۳ء میں جب پنجاب میں فسادات رونما ہوئے احمدیت کی شدید مخالفت کی گئی۔ احمدیوں کے گھروں کو آگیں لگائی گئیں اور اس قسم کی افواہیں سننے میں آئیں کہ کہیں آپ پر بھی ہاتھ نہ ڈالا جائے اور گرفتار نہ کر لیا جائے۔ چنانچہ ان دنوں قصر خلافت کی تلاشی بھی لی گئی لیکن آپ کی طبیعت میں ذرہ بھر بھی گھبراہٹ نہ تھی اور سکون سے اپنے کام جاری تھے۔ جو لوگ آپ سے محبت کرتے تھے انہوں نے مشورہ دیا کہ آپ چند روز کے لئے باہر چلے جائیں چند دن میں یہ شورش ختم ہو جائے گی۔ آپ نے ان دوستوں کا ہمدردانہ مشورہ سنا۔ تھوڑی دیر کے لئے اندر آئے اور آ کر دعا شروع کر دی۔ دعا ختم کر کے باہر تشریف لے گئے اور جا کر ان دوستوں سے کہا کہ میں ہرگز جانے کے لئے تیار نہیں جو خدا وہاں ہے وہی یہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ میری یہیں حفاظت کرے گا۔ اور جو مجھ پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرے گا وہ خدا تعالیٰ کے عذاب اور گرفت سے ڈرے چنانچہ چند ہی دن میں ملک میں انقلاب آ گیا۔ جو مخالفت میں اٹھے وہ جھاگ کی طرح بیٹھ گئے اور جو انکے سرکردہ تھے وہ الٰہی گرفت میں آئے۔

صداقت کو پھیلانے کی تڑپ

شدید تڑپ تھی کہ دنیا جلد سے جلد صداقت کو قبول کرے اس سلسلہ میں اپنا ذاتی مشاہدہ بیان کرتی ہوں۔ ۱۹۳۸ء کا واقعہ ہے میری طرف حضور کی باری تھی کہ رات کو آپ نے رویا دیکھا۔ رویا لمبا ہے اس لئے تفصیل سے نہیں لکھتی "البشرات" میں شائع ہوا ہے۔ اس میں آپ نے ایک زبردست طوفان کا نظارہ دیکھا۔ آپ جاگ اٹھے، مجھے جگایا اور فرمایا کہ میں نے رویا دیکھا ہے میں لکھواتا ہوں ابھی لکھ لو (آپ کا دستور تھا کہ جب کبھی کوئی رویا دیکھتے عموماً اسی وقت جگا کر لکھوا دیتے تھے) رویا لکھوانے کے بعد آپ کی طبیعت میں بے چینی پیدا ہو گئی کمرہ سے باہر صحن میں نکل گئے اور ٹہل ٹہل کر نہایت رقت اور سوز و گداز سے قرآن مجید کی یہ آیات تلاوت کرنے لگے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّی دَعَوْتُ قَوْمِی لَیْلاً وَّ نَهَارًا فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَآءِیْ اِلَّا فِرَارًا وَاِنِّی كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَلَهُمْ جَعَلُوْا اَصَابِعَهُمْ فِیْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ثُمَّ اِنِّی دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ثُمَّ اِنِّیْٓ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّیُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِیْنَ وَیَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّیَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا مَالَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا

(نوح-6-14)

آپ کا پڑھنے کا انداز اور جس تڑپ سے آپ ان آیات کو بار بار پڑھ رہے تھے اتنا لمبا عرصہ گزر جانے پر بھی نہیں بھول سکتی۔ یوں لگتا تھا کہ آپ کا دل پھٹ جائے گا آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور لگتا تھا کہ آپ کی فریاد عرش الٰہی کو ہلا دے گی پڑھتے پڑھتے آپ کی آواز اتنی اونچی ہو گئی کہ قریب کے گھروں کے لوگ جاگ اٹھے۔ اگلے دن میری چچی جان مرحومہ (بیگم حضرت میر محمد اسحاق صاحب) جو ان دنوں مہمان خانہ کے کوارٹر میں مقیم تھیں۔ آئیں اور کہنے لگیں کہ آج حضرت صاحب آدھی رات کو بڑی اونچی آواز سے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تلاوت کر رہے تھے ہمیں اپنے گھر میں آواز آرہی تھی- اس پر میں نے سارا واقعہ بتایا- آپ کی تمام کتب اور تقاریر پڑھی جائیں ان کا لب لباب یہی ہے کہ بندوں کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط ہو- شروع خلافت سے لے کر آخر تک آپ اسی کی تلقین کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو پختہ کرو- صرف ایک ہی حوالہ پر کتفا کرتی ہوں آپ فرماتے ہیں-

"اب میں بتاتا ہوں کہ وہ کیا شے ہے جس کی طرف آپ لوگوں کو بلاتا ہوں اور وہ کونسا نکتہ ہے جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرتا ہوں-

سنو! وہ ایک لفظ ہے زیادہ نہیں صرف ایک ہی لفظ ہے اور وہ اللہ ہے اسی کی طرف میں تم کو بلاتا ہوں اور اپنے نفس کو بھی اسی کی طرف بلاتا ہوں- اسی کے لئے میری پکار ہے اور اسی کی طرف جانے کے لئے میں بگل بجاتا ہوں پس جس کو خدا تعالیٰ توفیق دے' آئے اور جس کو خدا تعالیٰ ہدایت دے' وہ اسے قبول کرے-"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بے انتہا عشق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے بے انتہا عشق تھا مجھے کبھی نہیں یاد کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا اور آپ کی آواز میں لرزش اور آپ کی آنکھوں میں آنسو نہ آگئے ہوں آپ کے مندرجہ ذیل اشعار جو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کہے گئے ہیں آپ کی محبت پر روشنی ڈالتے ہیں-

مجھے اس بات پر ہے فخر محمود
مرا معشوق محبوب خدا ہے
ہو اس کے نام پر قربان سب کچھ
کہ وہ شہنشاہ ہر دوسرا ہے
اسی سے مرا دل پاتا ہے تسکین
وہی آرام میری روح کا ہے
خدا کو اس سے مل کر ہم نے پایا
وہی اک راہ دین کا رہنما ہے

اسی طرح آپ کی مندرجہ ذیل تحریر بھی آپ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت پر روشنی ڈالنے کے لئے کافی ہے :-

"نادان انسان ہم پر یہ الزام لگاتا ہے کہ مسیح موعود کو نبی مان کر گویا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں- اسے کسی کے دل کا حال کیا معلوم- اسے اس محبت اور پیار اور عشق کا علم کس طرح ہو جو میرے دل کے ہر گوشہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے- وہ کیا جانے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میرے اندر سرایت کر گئی ہے- وہ میری جان ہے- میرا دل ہے- میری مراد ہے- میرا مطلوب ہے- اس کی غلامی میرے لئے عزت کا باعث ہے اور اس کی کفش برادری مجھے تخت شاہی سے بڑھ کر معلوم دیتی ہے- اس کے گھر کی جاروب کشی کے مقابلہ میں بادشاہت ہفت اقلیم ہیچ- وہ خدا تعالیٰ کا پیارا ہے پھر میں کیوں اس سے پیار نہ کروں- وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے پھر میں اس سے کیوں محبت نہ کروں- وہ خدا تعالیٰ کا مقرب ہے پھر میں کیوں اس کا قرب نہ تلاش کروں- میرا حال مسیح موعود کے اس شعر کے مطابق ہے کہ :-

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

قرآن مجید سے عشق

اسی طرح قرآن کریم سے آپ کو جو عشق تھا اور جس طرح آپ نے اس کی تفسیریں لکھ کر اس کی اشاعت کی' وہ تاریخ احمدیت کا ایک روشن باب ہے- خدا تعالیٰ کی آپ کے متعلق پیشگوئی کہ کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی- جن دنوں میں تفسیر کبیر لکھی نہ آرام کا خیال رہتا تھا نہ سونے کا نہ کھانے کا بس ایک دھن تھی کہ کام ختم ہو جائے- رات کو عشاء کی نماز کے بعد لکھنے بیٹھتے ہیں تو کئی دفعہ ایسا ہوا کہ صبح کی اذان ہو گئی اور لکھتے چلے گئے تفسیر صغیر تو لکھی ہی آپ نے بیماری کے حملہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کے بعد یعنی ۱۹۵۴ء میں طبیعت کافی کمزور ہو چکی تھی۔ گو یورپ سے واپسی کے بعد صحت ایک حد تک بحال ہو چکی تھی مگر پھر بھی کمزوری باقی تھی۔ ڈاکٹر کہتے تھے آرام کریں۔ فکر نہ کریں۔ زیادہ محنت نہ کریں لیکن آپ کو ایک دھن تھی کہ قرآن کے ترجمہ کا کام ختم ہو جائے۔ بعض دن صبح سے شام ہو جاتی اور لکھواتے رہتے۔ کبھی مجھ سے املاء کرواتے۔ مجھے گھر کا کام ہوتا تو مولوی یعقوب صاحب مرحوم کو ترجمہ لکھواتے رہے۔ آخری سورتیں لکھوا رہے تھے غالباً انتیسواں سیپارہ تھا یا آخری شروع ہو چکا تھا (ہم لوگ نخلہ میں تھے وہیں تفسیر صغیر مکمل ہوئی تھی) کہ مجھے بہت تیز بخار ہو گیا۔ میرا دل چاہتا تھا کہ متواتر کئی دن سے مجھے ہی ترجمہ لکھوا رہے ہیں۔ میرے ہاتھوں ہی یہ مقدس کام ختم ہو۔ میں بخار سے مجبور تھی۔ ان سے کہا کہ میں نے دوائی کھالی ہے آج یا کل بخار اتر جائے گا۔ دو دن آپ بھی آرام کر لیں آخری حصہ مجھ سے ہی لکھوائیں تا میں ثواب حاصل کر سکوں۔ نہیں مانے کہ میری زندگی کا کیا اعتبار۔ تمہارے بخار اترنے کے انتظار میں مجھے موت آجائے تو؟ سارا دن ترجمہ اور نوٹس لکھواتے رہے اور شام کے قریب تفسیر صغیر کا کام ختم ہو گیا۔

بے شک تفسیر کبیر مکمل قرآن مجید کی نہیں لکھی گئی مگر جو علوم کا خزانہ ان جلدوں میں آپ چھوڑ گئے ہیں' وہ اتنا زیادہ ہے کہ ہماری جماعت کے احباب ان کو پڑھیں' ان سے فائدہ اٹھائیں تو بڑے سے بڑا عالم ان کے مقابلہ میں نہ ٹھہر سکے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو بقیہ پاروں کی تفسیر مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللھم آمین

قرآن کریم کی تلاوت کا کوئی وقت مقرر نہ تھا جب بھی وقت ملا' تلاوت کر لی۔ یہ نہیں کہ سارا دن صرف ایک بار یا دوبار۔ عموماً یہ ہوتا تھا کہ صبح اٹھکر ناشتہ سے فارغ ہو کر ملاقاتوں کی اطلاع ہوئی آپ انتظار میں ٹہل رہے ہیں اور ایک ورق بھی نہیں الٹا۔ دوسرے دن دیکھا تو پھر وہی صفحہ میں نے کہا کہ آپ کے ہاتھ میں قرآن مجید ہے لیکن آپ پڑھ نہیں رہے ہے تو فرماتے ایک آیت پر اٹک گیا ہوں جب تک اس کے مطالب حل نہیں ہوتے آگے کس طرح چلوں۔"

ایک دفعہ یونہی خدا جانے مجھے کیا خیال آیا میں نے پوچھا کہ آپ نے کبھی موٹر چلانی سیکھی؟ کہنے لگے ہاں ایک دفعہ کوشش کی تھی مگر اس خیال سے ارادہ ترک کر دیا کہ ٹکر نہ مار دوں۔ ہاتھ پہیئے پر تھے اور دماغ قرآن مجید کی کسی آیت کی تفسیر میں الجھا ہوا تھا۔ موٹر کیسے چلاتا؟

اکثر ایسا ہوتا کہ قرآن مجید پڑھتے پڑھتے کہنا اچھا بتاؤ اس آیت کا کیا مطلب ہے! میں نے جو سمجھ آئی کہہ دینا یا کہہ دینا پتہ نہیں۔ آپ بتائیں تو پھر کہنا کہ یہ نکتہ سوجھا ہے اور اس آیت کے یہ نئے مطالب ذہن میں آئے ہیں۔

جب حضور نے تفسیر کبیر کی سورۃ یونس سے سورۃ کہف تک تفسیر لکھی اور وہ پہلی جلد شائع ہوئی تو فرمانے لگے کہ اسے پڑھو میں تمہارا امتحان لوں گا۔ میں نے کہا اچھا لیکن یہ اتنی موٹی کتاب ہے اگلے سال امتحان لے لیں اتنا وقت تو یاد کرنے کے لئے چاہئے۔ کہنے لگے نہیں صرف ایک ماہ۔ اگر زیادہ مہلت دی تو تم کبھی بھی نہیں پڑھو گی۔ یہ خیال ہوگا کہ بڑا وقت پڑا ہے پڑھ لوں گی۔ پڑھنے کا یہ مطلب نہیں کہ زبانی یاد کرو۔ بلکہ شروع سے آخر تک بس پڑھ جاؤ۔ خود ہی ذہن نشین ہو جائے گا۔ جب میں نے بہت اصرار کیا تو کہنے لگے اچھا اڑھائی مہینے۔ خیر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا ڈھائی ماہ میں میں نے اسے ختم کر لیا اور آپ نے زبانی دو تین سوال پوچھ کر میرا امتحان لیا اور اللہ تعالیٰ نے عزت بھی رکھ لی کہ جواب آ گئے۔

عورتوں میں جب ہفتہ وار درس دیا کرتے تھے اس میں ایک یا دو دفعہ مجھے یاد ہے عورتوں کا امتحان بھی لیا تھا۔ کثرت سے عورتوں نے امتحان دیا تھا اور پرچے دیکھ کر آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا تھا۔ ایک دفعہ سورۃ مزمل کا اور ایک دفعہ سورۃ سبا کا۔ سورہ کی اس

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آیت ولا تنفع الشفاعة عنده الالمن اذن له یہ کئی دن درس جاری رہا تھا- شفاعت کا مسئلہ بہت تشریح سے بیان فرمایا تھا اور بعد میں اس حصہ کا امتحان لیا تھا جس میں صاحبزادی امتہ القیوم اول آئی تھیں-

درس کے سلسلے میں ایک واقعہ

درس کے سلسلہ میں ایک اور واقعہ یاد آیا- قرآن مجید کے درس کے ساتھ آپ نے کچھ عرصہ بخاری شریف کا درس بھی عورتوں میں دیا تھا- گو وہ زیادہ لمبا عرصہ جاری نہ رہ سکا شاید ایک یا دو پاروں کا درس ہوا تھا- ایک دن آپ نے درس دیتے ہوئے آنحضرت ﷺ کا آخری حج کا واقعہ بیان فرمایا اور جب یہ الفاظ بیان فرمائے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس طرح یہ مہینہ مقدس ہے- جس طرح یہ علاقہ مقدس ہے- جس طرح یہ دن مقدس ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی جان اور اس کے مال اور عزت کو مقدس قرار دیا ہے اور کسی کی جان اور کسی کے مال پر حملہ کرنا ایسا ہی ناجائز ہے جیسے کہ اس مہینے اس علاقہ اور اس دن کی ہتک کرنا- یہ حکم آج کے لئے نہیں کل کے لئے نہیں بلکہ اس دن تک کے لئے ہے کہ تم خدا سے جا کر ملو- پھر فرمایا یہ باتیں جو میں تم سے آج کہتا ہوں ان کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دو کیونکہ ممکن ہے جو لوگ آج مجھ سے یہ سن رہے ہیں ان کی نسبت وہ لوگ ان پر زیادہ عمل کریں جو مجھ سے نہیں سن رہے-

یہ حدیث بیان فرما کر آپ نے عورتوں سے کہا کہ آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث تمہیں سنا کر اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوتا ہوں اور تم میں سے ہر عورت جو میرا درس سن رہی ہے وہ کم از کم ایک ایسی عورت کو جس نے یہ درس نہیں سنا- اس کے گھر جا کر یہ حدیث سنائے اور اس پر عمل کرنے کی تاکید کرے- مجھے اچھی طرح یاد ہے عورتوں میں بڑا جوش پیدا ہوا اور قادیان میں گھر گھر عورتیں پھر کر جو عورتیں درس میں نہیں آسکی تھیں ان یہ کو حدیث سناتی پھرتی تھیں اور ہر عورت کوشش کرتی تھیں کہ اس ثواب سے محروم نہ رہ جائے- حضرت مسیح موعود علیہ (دین حق) اور حضرت (اماں جان) سے بے حد محبت تھی- حضرت مسیح موعود کے ذکر پر بھی اکثر آنکھیں بھیگ جاتی تھیں- آپ کی یاد میں آپ کے مندرجہ ذیل اشعار آپ کے دل کی ترجمانی کرتے ہیں :-

اے مسیحا تیرے سودائی جو ہیں
ہوش میں بتلا کہ ان کو لائے کون
تُو تو واں جنت میں خوش اور شاد ہے
ان غریبوں کی خبر کو آئے کون
اے مسیحا ہم سے گو تو چھٹ گیا
دل سے پر الفت تری چھڑوائے کون
جانتا ہوں صبر کرنا ہے ثواب !
اس دل ناداں کو سمجھائے کون

آپ خود حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود کے نظیر تھے اور اپنی ساری زندگی آپ نے اس مشن کو پورا کرنے میں خرچ کی جس کی داغ بیل حضرت مسیح موعود نے ڈالی تھی- آپ نے "حضرت مسیح موعود کے کارنامے" کے موضوع پر ۲۷ء میں ایک تقریر فرمائی تھی جس میں آپ کے کارناموں کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں-

"میں نے آپ کے کاموں کی تعداد ۱۵ بتائی ہے- لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ آپ کا کام یہیں ختم ہو گیا ہے آپ کا کام اس سے بہت وسیع ہے اور جو کچھ کہا گیا ہے یہ اصولی ہے اور اس میں بھی انتخاب سے کام لیا گیا ہے- اگر آپ کے سب کاموں کو تفصیل سے لکھا جائے تو ہزاروں کی تعداد سے بھی بڑھ جائیں گے اور میرے خیال میں اگر کوئی شخص انہیں کتاب کی صورت میں جمع کر دے تو حضرت مسیح موعود کا وہ منشا پورا ہو سکتا ہے جو آپ نے براہین احمدیہ میں ظاہر فرمایا ہے اور وہ یہ کہ اس کتاب میں (دین حق) نے یہ وعدہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اپنی مختلف کتابوں کے ذریعہ پورا کر دیا ہے۔ آپ نے اپنی کتابوں میں تین سو سے بھی زائد خوبیاں بیان فرماویں اور میں یہ ثابت کرنے کیلئے تیار ہوں۔"

خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی اس خواہش کے مد نظر ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۶ء تک یہ تقریریں اسی سلسلہ میں کیں جو فضائل القرآن کے نام سے شائع ہو چکی ہیں۔ ان تقاریر سے بھی حضور کا منشاء تھا کہ قرآن کریم کی فضیلت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تین سو دلائل دینے کا براہین احمدیہ میں وعدہ فرمایا تھا اسے ظاہری طور پر پورا فرماویں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت یہ تقاریر ناتمام رہیں اور بعض اور قرآنی مضامین کے متعلق حضور تقاریر فرماتے رہے

حضرت اماں جان کی عزت واحترام

حضرت (اماں جان) کی عزت اور احترام کا مشاہدہ تو اپنی آنکھوں سے کیا ہے۔ ایک دفعہ ایک عورت نے آپ سے شکایت کی کہ میرا بیٹا میرا خیال نہیں رکھتا آپ سمجھائیں۔ آپ بے اختیار رو پڑے اور کہنے لگے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ کوئی بیٹا ماں سے بُرا سلوک کر ہی کیسے سکتا ہے۔ حضرت (اماں جان) کا خود باوجود عدیم الفرصتی کے بہت خیال رکھتے تھے اور اپنی بیویوں سے بھی یہی امید رکھتے تھے کہ وہ حضرت اماں جان کا خیال رکھیں۔ کبھی فراغت ہوئی تو حضرت اماں جان کے پاس بیٹھ جاتے۔ آپ کو کوئی واقعہ یا کہانی سناتے۔ سفروں میں اکثر اپنے ساتھ رکھتے۔ جس موٹر میں خود بیٹھتے اس میں حضرت اماں جان کو اپنے ساتھ بٹھاتے۔ کہیں باہر سے آنا تو سب سے پہلے حضرت اماں جان سے ملتے اور آپ کی خدمت میں تحفہ پیش کرتے۔

بھائیوں اور بہنوں سے محبت

اپنے بہن بھائیوں سے بھی بہت پیار تھا۔ ہجرت کے وقت حضور پاکستان تشریف لا چکے تھے اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ابھی قادیان ہی میں تھے۔ حالات خراب ہو رہے تھے آپ کو ان کے متعلق تشویش تھی۔ ٹہل ٹہل کر دعائیں کرتے رہتے تھے جس دن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لاہور پہنچے اور گھر میں داخل ہوئے آپ پہلے تو فوراً سجدہ میں گر پڑے اور پھر حضرت میاں صاحب کا ہاتھ پکڑا اور سیدھے حضرت اماں جان کے کمرہ میں تشریف لے گئے اور فرمانے لگے لیں اماں جان! آپ کا بیٹا آگیا۔ گویا بڑے بھائی ہونے کے لحاظ سے جو ان پر فرض عائد ہوتا تھا اس سے سبکدوش ہو گئے۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی وفات ۲۶ دسمبر ۱۹۶۱ء کو ہوئی تو ٹھیک ایک سال قبل ۲۶ دسمبر ۱۹۶۰ء کو آپ گھبرا کر اٹھے اور مجھے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میاں شریف احمد صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ خدا کے فضل سے بالکل ٹھیک ہیں کہنے لگے نہیں ابھی فون کر کے داؤد سے کہو کہ خود ان کے پاس جا کر ان کو دیکھ کر آئے۔ داؤد نے جب بتایا کہ خیریت سے ہیں تو کچھ تسلی ہوئی لیکن اس خواب کے اثر سے قریباً ساری رات جاگتے رہے اور دعا کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت دیکھیں کہ اس نے اس وقت دعاؤں سے اپنی تقدیر ٹلا دی اور ٹھیک ایک سال کے بعد اسی تاریخ کو حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی وفات ہوئی۔ دونوں بہنیں بھی بہت پیاری تھیں لیکن حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے بہت زیادہ محبت اور بے تکلفی تھی۔ سیدہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ سے بیٹیوں کی طرح مشفقانہ سلوک تھا۔ لیکن ان کی بھی ذرا سی تکلیف کا علم ہوتا تھا تو بے قرار ہو جاتے تھے۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ آتیں تو اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے پرانے اور اپنے بچپن کے واقعات دہراتے۔ کبھی خود سناتے کبھی ان سے سنتے۔ جب کوئی نئی نظم کہتے تو فرماتے مبارکہ کو بلاؤ ان کو بھی سناؤں۔

انتہائی شفیق باپ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بچوں کے لئے انتہائی شفیق باپ تھے۔ تربیت کی خاطر لڑکوں پر وقتاً فوقتاً سختی بھی کی لیکن ان کی عزت نفس کا خیال رکھا۔ مجھے یاد ہے کہ قادیان میں مجھے ان کی زور سے ڈانٹنے کی آواز آئی۔ میں اندر کمرہ میں تھی۔ ایک دم اس خیال سے باہر نکلی کہ دیکھوں کیا بات ہے کسے ڈانٹ رہے ہیں۔ حضور کسی بچہ کو پڑھائی ٹھیک نہ کرنے پر ناراض ہو رہے تھے۔ میں اسی وقت واپس چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد جب اندر کمرہ میں آئے تو کہنے لگے میں جب اپنے بچہ کو ڈانٹ رہا تھا تو تمہیں وہاں آنا نہیں چاہئے تھا۔ اس سے وہ شرمندہ ہوگا کہ مجھے تمہارے سامنے ڈانٹ پڑی۔

بیٹوں سے بہت زیادہ محبت کا اظہار کرتے تھے۔ لیکن جہاں دین کا معاملہ آجائے آنکھوں میں خون اتر آتا تھا۔ نماز کی سستی بالکل برداشت نہ تھی۔ اگر ڈانٹا ہے تو نماز وقت پر نہ پڑھنے پر۔ بچوں کے دلوں میں شروع دن سے یہی ڈالا کہ سب دین کے لئے وقف ہیں۔ ان کو دینی تعلیم دلوائی۔ جب ۱۹۱۸ء میں شدید انفلوئنزا کا حملہ ہو کر بیمار ہوئے تھے اور اپنی وصیت شائع کروائی تھی اس میں بھی یہ وصیت فرمائی تھی کہ "بچوں کو دینی اور دنیاوی تعلیم ایسے رنگ میں دلائی جائے کہ وہ آزاد پیشہ ہو کر خدمت دین کر سکیں جہاں تک ہو سکے لڑکوں کو حفظ قرآن کرایا جائے" مئی ۵۹ء میں جب بیماری کا دوبارہ حملہ ہوا اس وقت بھی ایک وصیت کی تھی اس میں بھی یہی تاکید تھی "کہ وہ ہمیشہ اپنی کوششوں کو خدا اور اس کے رسولؐ کے لئے خرچ کرتے رہیں۔ خدا کرے قیامت تک وہ اس نصیحت پر عمل کریں اور اللہ تعالیٰ اس دنیا میں ان کو قیامت تک (دین حق) کا سچا خادم بنائے اور (دین حق) کے ہر دشمن کے لئے حق کا ایک زبردست پنجہ ثابت ہوں اور ان کی زندگیوں میں کوئی شخص (دین حق) کو ٹیڑھی نظر سے نہ دیکھ سکے"۔

حضور کا عہد

حضور نے ۱۹۳۹ء میں ایک عہد بھی کیا تھا جو حضور کی ایک نوٹ بک میں جو حضور عموماً اپنے کوٹ کی اندر کی جیب میں یادداشت وغیرہ لکھنے کیلئے رکھا کرتے تھے۔ آپ کے قلم سے درج ہے اور وہ یہ ہے :-

"آج چودہ تاریخ (مئی ۳۹ء) کو میں مرزا بشیر الدین محمود احمد اللہ تعالیٰ کی قسم اس پر کھاتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نسل سیدہ سے جو بھی اپنی زندگی سلسلہ کی خدمت میں خرچ نہیں کر رہا' میں اس کے گھر کا کھانا نہیں کھاؤں گا اور اگر مجبوری یا مصلحت کی وجہ سے مجھے ایسا کرنا پڑے تو میں ایک روزہ بطور کفارہ رکھوں گا یا پانچ روپے بطور صدقہ ادا کروں گا۔ یہ عہد سردست ایک سال کے لئے ہوگا۔" (مرزا محمود احمد)

اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس شدید خواہش کے مطابق آپ کی اولاد کو توفیق عطا فرمائی کہ انہوں نے بچپن سے ہی اپنی زندگیاں وقف کیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں سے قریباً سب ہی دین اور سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید قربانیوں اور خدمتوں اور علم دین سکھانے کا موقع عطا فرمائے اور ان کی قربانیوں کے نتیجہ میں ان کے مقدس والد کی روح کو خوشی پہنچتی رہے۔ آمین اللھم آمین

ایتاء ذی القربی جس پر بڑا زور قرآن مجید میں دیا گیا اور کان خلقه القران کے تحت جس کا عملی نمونہ آنحضرت ﷺ کے وجود سے ظاہر ہوا تھا اس پر جو عمل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے کیا وہ عدیم المثال ہے۔ میں نے کئی بار آپ کے منہ سے یہ بات سنی' آپ فرمایا کرتے تھے کہ لوگ رشتہ داروں کی مدد بطور احسان کے کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ذی القربیٰ کی مدد انسان پر فرض رکھی ہے۔ تمہارے مالوں میں ان کا حق ہے۔ ان کا حق ان کو دو۔ اپنے عزیز' بیویوں کے عزیز' عزیزوں کے عزیز' کوئی بھی ایسا نہیں نکلے گا کہ کسی کو کوئی ضرورت پیش آئی ہو اور آپ نے اس کی طرف دست مروت نہ بڑھایا ہو۔ اس کو کہنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی خود ہی خیال

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رکھا۔

افراد جماعت سے غیر معمولی محبت

جماعت کے افراد کا تو کہنا ہی کیا۔ یہ حقیقت ہے کہ جماعت کے افراد آپ کو اپنی بیویوں، اپنے بچوں اور اپنے عزیزوں سے بہت زیادہ پیارے تھے ان کی خوشی سے آپ کو خوشی پہنچتی تھی اور ان کے دکھ سے میں نے بارہا آپ کو کرب میں مبتلا ہوتے دیکھا۔ جب آپ خلیفہ ہوئے تو اسی سال جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا تھا۔

"مگر خدارا غور کرو۔ کیا تمہاری آزادی میں پہلے کی نسبت کچھ فرق پڑ گیا ہے۔ کیا کوئی تم سے غلامی کرواتا ہے یا تم پر حکومت کرتا ہے یا تم سے ماتحتوں غلاموں اور قیدیوں کی طرح سلوک کرتا ہے۔ کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے خلافت سے روگردانی کی ہے کوئی فرق ہے۔ کوئی بھی فرق نہیں۔ لیکن نہیں ایک بہت بڑا فرق بھی ہے اور وہ یہ کہ تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری محبت رکھنے والا، تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے مگر ان کے لئے نہیں۔ تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولا کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے۔ کسی کا اگر ایک بیمار ہو تو اس کو چین نہیں آتا لیکن کیا تم ایسے انسان کی حالت کا اندازہ کر سکتے ہو جس کے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بیمار ہوں"۔

لیکن جہاں جماعت سے بے حد محبت تھی اور جو ان سے محبت رکھتے تھے ان کی قدر فرماتے تھے وہاں معمولی سی بات بھی جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے خلاف ہو یا نظام سلسلہ کے خلاف ہو یا خلافت پر زد پڑتی ہو، برداشت نہ کر سکتے تھے۔ عورتوں میں جہالت سے پیروں کو احتراماً ہاتھ لگانے کی عادت ہوتی ہے۔ کئی دفعہ گاؤں کی عورتیں ملاقات کے لئے آتیں تو پاؤں کو ہاتھ لگانے کی کوشش کرتیں۔ آپ کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور سختی سے منع فرماتے کہ یہ شرک ہے۔ مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی تھی کہ دل کا حلیم ہوگا۔ کارکنوں کو صحیح رنگ میں کام نہ کرنے پر اکثر ناراض بھی ہوئے۔ سزا بھی دی مگر مجھے معلوم تھا کہ ناراض ہو کر خود افسردہ ہو جاتے تھے۔ مجبوری کی وجہ سے سزا دیتے کہ ان کو صحیح طریق پر اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی عادت پڑے۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ کوئی کام وقت پر ختم نہ ہونے پر دفتر کے بعض کارکنوں کو ہدایت دی کہ جب تک کام ختم نہ ہو گھر نہیں جانا اور پھر اندر آکر کہنا کہ فلاں کے لئے کچھ کھانے کو بھجوا دو۔ وہ گھر نہیں گیا۔ بے چارہ دفتر میں کام کر رہا ہے۔

جس دن ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کی وفات ہوئی۔ اتفاق سے میرے گھر کوئی لجنہ کی تقریب تھی۔ بہت سی بہنیں آئی ہوئی تھیں۔ چائے وغیرہ کا انتظام تھا۔ چائے پی رہے تھے کہ اچانک تار آیا اور کہنے لگے کہ خادم صاحب کی وفات ہو گئی ہے سلسلہ کا ایک دیرینہ خادم کا جنازہ آرہا ہے اور تم سب نیچے چائے پی رہے ہو۔ سب کو رخصت کرو۔ ساتھ ہی انتہائی غم کا اظہار کیا۔ میں نے نیچے آکر آئی ہوئی بہنوں سے ذکر کیا تو سب خاموشی سے چلی گئیں۔ اس طرح جب ڈاکٹر غفور الحق صاحب کی وفات کی اطلاع کوئٹہ سے ملی کہ جنازہ لایا جارہا ہے۔ اس دن صاحبزادی امتہ الباسط صاحبہ کے ہاں شائد بچی کا عقیقہ تھا۔ ہم نے اس کے گھر جانا تھا حضور نے روک دیا کہ نہیں جانا وہ لوگ جنازہ لے کر آرہے ہیں تم لوگ کیسے جاسکتے ہو؟ قادیان کا ذکر ہے، میری شادی کے شاید ایک سال بعد کا، حضور نماز پڑھ کر (بیت) مبارک سے آرہے تھے۔ حضرت اماں جان کے صحن میں کسی گاؤں کی ایک بوڑھی عورت آپ کے انتظار میں کھڑی تھی۔ آپ آئے تو اس نے بات شروع کر دی جیسا کہ گاؤں کی عورتوں کا قاعدہ ہے کہ لمبی بات کرتی ہیں۔ اس نے خاص ہی داستان سنانی شروع کر دی۔ حضور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کھڑے ہوئے، توجہ سے سنتے رہے، میری طبعیت خراب تھی میں کھڑی نہ رہ سکی پاس تخت پر بیٹھ گئی۔ جب وہ عورت بات ختم کر کے چلی گئی تو آپ نے فرمایا تم کیوں بیٹھ گئی تھیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی ماننے والوں اور قربانی کرنے والوں میں سے ہیں۔ میں تو اس کے احترام کے طور پر کھڑا ہو گیا اور تم بیٹھ گئیں۔ .... اس واقعہ سے بھی آپ کو جو جماعت کے لوگوں سے محبت تھی، اس پر روشنی پڑتی ہے اور یہ بھی کہ آپ اصلاح اور تربیت کے کسی موقع کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے۔ اپنی زیادہ بیماری کے ایام میں بھی کسی کی تکلیف کا معلوم ہو جاتا تو بہت کرب محسوس فرماتے تھے۔

اے جانے والی محبوب اور مقدس روح تجھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہزاروں سلامتیاں ہوں۔ تو نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جسد مبارک پر خدا تعالیٰ سے جو عہد باندھا تھا اس کو خوب نبھایا۔ تو نے خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کی خاطر نہ اپنی جان کی پرواہ کی، نہ مال کی، نہ عزت کی، نہ اولاد کی۔ خدا کی خاطر تیرا خون بھی بہایا گیا۔ تو من اسلم وجھه لله وھو محسن کا زندہ نمونہ تھا۔ تو نے زندہ خدا ہمیں دکھا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ کی قدرت، رحمت اور قربت کا زبردست نشان تھا۔ تیرے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی قدرت جلوہ نما ہوئی اور دنیا نے رحمت اور قربت سے حصہ پایا۔ تو نے قبروں میں دبے ہوؤں کو نکال کر ان کو روحانی موت کے پنجہ سے نجات دی۔ تیرے آنے کے ساتھ حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آیا اور باطل اپنی نحوستوں کے ساتھ بھاگ گیا۔ تو نے (دین حق) کی عزت قائم کی۔ تیری ایڑیوں نے شیطان کا سر کچلا۔ تو کامیاب و کامران اپنے خدا کے سایہ میں زندگی گزار کر اپنے محبوب حقیقی کی خدمت میں حاضر ہو گیا لیکن ہمیں سوگوار بنا کر، تیرے ہی الفاظ میں ہم تجھ سے کہتے ہیں۔

جانتا ہوں صبر کرنا ہے ثواب
اس دلِ نادان کو سمجھائے کون

(بحوالہ روزنامہ الفضل 25 مارچ 1966ء)

ہم انتظامیہ رسالہ خالد کو سالنامہ ۱۹۹۸ء شائع کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ یہ رسالہ اسی طرح شان و شوکت سے جاری رہے۔ آمین
منور احمد بھٹی
فیض احمد اینڈ سنز
کنڑی ضلع عمرکوٹ۔ سندھ
فون نمبر ۶۸۲

ادارہ خالد کو سالنامہ ۱۹۹۸ء شائع کرنے پر
دلی مبارکباد
کپاس و مرچ کی خرید و فروخت کا اعلیٰ مرکز
بشیر آباد فارم ضلع حیدر آباد
فون :- ۰۲۲۳۱ - ۸۹۰۵۹۵
EX-59
پروپرائٹر:- رشید احمد نوید

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میں ایک دولت تمہیں دیتا ہوں ۔ جو کبھی ختم نہیں ہو گی

حضرت مصلح موعودؓ کی ایک دردمندانہ دعا

(مرسلہ سعدیہ ایاز صاحبہ ۔ ربوہ)

"ہر انسان جو پیدا ہوا ہے اس نے مرنا ہے ۔ ان گھڑیوں میں میں جب محسوس کرتا تھا کہ میرا دل ڈوبا کہ ڈوبا مجھے یہ غم نہیں تھا کہ میں اس دنیا کو چھوڑ رہا ہوں ۔ مجھے یہ غم تھا کہ میں آپ کو چھوڑ رہا ہوں ۔

اے میرے وفادار آقا! میں تجھے تیری ہی وفاداری کی قسم دیتا ہوں ۔ ان کمزوروں نے اپنی کمزوریوں کے باوجود تجھ سے وفاداری کی ۔ تُو طاقتور ہوتے ہوئے ان سے بیوفائی نہ کیجیو ۔ یہ بات تیری شان کے شایان نہیں اور تیری پاکیزہ صفات کے مطابق نہیں ۔ میں ان لوگوں کو تیری امانت میں دیتا ہوں ۔ اے سب امینوں سے بڑے امین اس امانت میں خیانت نہ کیجیو اور اس امانت کو پوری وفاداری کے ساتھ سنبھال کر رکھیو....

اے میرے عزیزو! تم سے کوتاہیاں بھی صادر ہوئیں ۔ تم سے قصور بھی ہوئے مگر میں نے یہ دیکھا کہ ہمیشہ ہی خدا تعالیٰ کی آواز پر تم نے لبیک کہا، تم موت کی وادیوں میں سے گزر کر بھی خدا تعالیٰ کی طرف دوڑتے رہے ہو ۔ مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ تمہیں (اکیلا) نہیں چھوڑے گا....

ہمارا خدا سچا خدا ہے، زندہ خدا ہے، وفادار خدا ہے، تم ہمیشہ اُس پر توکل رکھو اور اپنی اولاد کو بھی اُس پر توکل رکھنے کی تلقین کرو...... میں نے ساری عمر جب بھی اس رنگ میں اخلاص کے ساتھ دعا کی ہے میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ اُس کے قبول ہونے میں دیر ہوئی ہو ۔ اگر تم اس رنگ میں اپنے رب سے محبت کرو گے اور اس کی طرف جھکو گے تو وہ ہمیشہ تمہاری مدد کے لئے آسمان سے اترتا رہے گا ۔ ایک دولت میں تمہیں دیتا ہوں ایسی دولت جو کبھی ختم نہیں ہو گی ۔ ایک علاج میں تمہیں عطا کرتا ہوں وہ علاج جو کسی بیماری میں خطا نہیں کرے گا، ایک عصا میں تمہارے حوالے کرتا ہوں ایسا عصا جو تمہاری عمر کی انتہائی کمزوری میں بھی تمہیں سہارا دے گا اور تمہاری کمر کو سیدھا کریگا ۔

اے خدا! تُو اپنے ان بندوں کے ساتھ ہو ۔ جب انہوں نے میری آواز پر لبیک کہی تو انہوں نے میری آواز پر لبیک نہیں کہی بلکہ تیری آواز پر لبیک کہی ۔ اے وفادار اور صادق الوعد خدا اے وفادار اور سچے وعدوں والے خدا تُو ہمیشہ ان کے اور ان کی اولادوں کے ساتھ رہیو اور ان کو کبھی نہ چھوڑیو ۔ دشمن ان پر کبھی غالب نہ آئے اور یہ کبھی ایسی مایوسی کا دن نہ دیکھیں جس میں انسان یہ سمجھتا ہے کہ میں سب سہاروں سے محروم ہو گیا ہوں ۔ یہ ہمیشہ محسوس کریں کہ تو ان کے دل میں بیٹھا ہے، ان کے دماغ میں بیٹھا ہے اور ان کے پہلو میں کھڑا ہے اللّٰھم امین ۔

خدا کرے کہ میری عدم موجودگی میں تم غم نہ دیکھو...
ہم سب خدا کی گود میں ہوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمارے پاس کھڑے ہوں ۔"

(بحوالہ الفضل ربوہ ۹ نومبر ۱۹۶۵ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم

حضرت مصلح موعود کے رؤیا و کشوف

(مرتب: مکرم ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مبشر مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

ازل سے آج تک خدا تعالیٰ اپنے کلام سے اپنے پیارے بندوں کو نوازتا رہا ہے۔ ہر دور میں ایسے بابرکت وجود دنیا میں رہے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ سے شرف مکالمہ و مخاطبہ حاصل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پر ہی یہ چیز منحصر ہے۔ ہر انسان اپنے ظرف کے مطابق خدا تعالیٰ کے فضلوں کا مورد ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں میں انبیاء اور مرسلین ایک خصوصی مقام رکھتے ہیں۔ ان پر اسرار غیبیہ اس کثرت اور اس قدر تفصیل کے ساتھ کھولے جاتے ہیں کہ گویا دن ہی چڑھ جاتا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے اپنے عجیب عالم کو تین حصہ پر تقسیم کر رکھا ہے (۱) عالم ظاہر جو آنکھوں اور کانوں اور دیگر حواس ظاہری کے ذریعہ اور آلات خارجی کے توسل سے محسوس ہو سکتا ہے (۲) عالم باطن جو عقل اور قیاس کے ذریعہ سے سمجھ میں آسکتا ہے (۳) عالم باطن در باطن جو ایسا نازک اور لایدرک و فوق الخیالات عالم ہے جو تھوڑے ہیں جو اس سے خبر رکھتے ہیں۔ وہ عالم غیب محض ہے جس تک پہنچنے کے لئے عقلوں کو طاقت نہیں دی گئی مگر ظن محض اور اس عالم پر کشف اور وحی اور الہام کے ذریعہ سے اطلاع ملتی ہے نہ کسی اور ذریعہ سے۔ اور جیسی عادت اللہ بدیہی طور پر ثابت اور متحقق ہے کہ اُس نے ان دو پہلے عالموں کے دریافت کرنے کے لئے جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے' انسان کو طرح طرح کے حواس اور قوتیں عنایت کی ہیں' اسی طرح اس تیسرے عالم کے دریافت کرنے کے لئے بھی اس فیاض مطلق نے انسان کے لئے ایک ذریعہ رکھا ہے اور وہ ذریعہ وحی اور الہام اور کشف ہے جو کسی زمانہ میں بکلی بند اور موقوف نہیں رہ سکتا بلکہ اس کے شرائط بجا لانے والے ہمیشہ اس کو پاتے رہے ہیں اور ہمیشہ پاتے رہیں گے۔" ("سرمہ چشم آریہ" صفحہ ۱۲۷-۱۲۸ حاشیہ)

اِس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آسمانی نشانات اور پیش خبریوں کا موسلا دھار مینہ برسایا ہے اور اَن گنت غیبی خبریں اپنے اپنے وقت پر کمال آب و تاب سے پوری ہوئیں۔ ان میں سے ایک نہایت عظیم الشان اور شہرہ آفاق پیشگوئی "پسر موعود" کے ظہور سے متعلق ہے۔

یہ بے پایاں رحمت کا نشان تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا ہوا اور آپ کی تضرعات کو سنتے ہوئے خدا تعالیٰ نے ایک ذی شان فرزند جلیل کی ولادت باسعادت کی خوشخبری دی۔ یہ محض ایک بیٹے کی ولادت کی خبر ہی نہ تھی بلکہ پیشگوئی کے الفاظ پڑھتے ہوئے آپ کو حیرت ہوگی کہ یہ پیش خبری اپنے اندر نصف صد سے زائد مہتم بالشان پیشگوئیاں رکھتی ہے۔ کون کہہ سکتا تھا کہ حضرت مرزا صاحب کے ہاں لڑکا ہوگا اور اگر ہوگا تو وہ ان صفات حسنہ سے متصف ہوگا جس کا ذکر پیشگوئی میں کیا جا چکا ہے۔ مثلاً وہ صاحب شکوہ' عظمت اور دولت ہوگا۔ کلمۃ اللہ ہوگا' عمر پانے والا ہوگا' سخت ذہین و فہیم ہوگا' دل کا حلیم' علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا' اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا' خدا کا سایہ اس پر ہوگا' قومیں اس سے برکت پائیں گی' زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا وغیرہ وغیرہ

الٰہی وعدوں کے عین مطابق سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اس عظیم الشان پیشگوئی کے مصداق ٹھہرے اور ایک زمانہ گواہ ہے کہ آپ کے وجود باجود میں ان پیش خبریوں کا لفظ لفظ پوری شرح کے ساتھ پورا ہوا۔

اس مضمون میں پیشگوئی کے تمام نکات پر روشنی ڈالنی مقصود نہیں بلکہ اس کے حصہ "وہ کلمۃ اللہ ہے"..... "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا....... اور علوم ظاہری وباطنی سے پُر کیا جائیگا" کے بارہ میں مختصراً عرض کرنا ہے۔

حضرت مصلح موعود پر اللہ تعالیٰ نے مستقبل کے حالات مخفی اور جلی دونوں طرح سے ظاہر فرمائے۔ بعض ان میں سے رویاء وکشوف کے ذریعہ منکشف ہوئے جنہیں حضور پُر نور نے نور الٰہی سے منور خداداد فراست اور ذہانت سے سمجھا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کردہ علوم ظاہری وباطنی میں غوطہ زن ہو کر ان کے حقائق واسرار سے دنیا کو مطلع فرمایا۔

حضور کو سینکڑوں الہامات، رویاء وکشوف ہوئے ان میں سے جن کو حضور نے بیان فرمایا، وہ "رویاء وکشوف سیدنا محمود" کے نام سے ایک کتاب میں شائع کر دیئے گئے ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضور کے پورے ہونے والے رویاء وکشوف کا ایک ایمان افروز مجموعہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے "المبشرات" کے نام سے ترتیب دیا ہے جسے پڑھ کر انسان قدم قدم پر حضرت نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ یہی وہ عالی شان، بزرگ اور اعلیٰ ترین مرتبہ کا نبی ہے جس نے ہمیں زندہ خدا کا منہ دکھلایا کیونکہ سب کچھ اسی کے طفیل ملا۔

حضور کے الہامات اور پیشگوئیاں صرف اپنی ذات سے متعلق ہی نہیں بلکہ افراد جماعت احمدیہ، غیر از جماعت احباب اور غیر مسلموں کے بارہ میں بھی ہیں۔ اسی طرح آپ کو قومی، ملکی اور بین الاقوامی واقعات کی بھی آسمانی خبریں دی گئیں نیز اندرونی اور بیرونی ابتلاؤں کے متعلق انکشافات بھی فرمائے۔

نشان ساتھ ہیں اتنے کہ کچھ شمار نہیں
ہمارے دین کا قصوں پہ ہی مدار نہیں

ذیل میں پورے ہونے والے محض چند کشوف والہامات کا ذکر نمونۃً ہوگا۔

خدا کے نور کا نظارہ

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"تین یا چار سال ہوگئے کہ قادیان میں طاعون بڑی سخت پڑی۔ عصر کے وقت میں نے دیکھا کہ میری ران میں سخت درد ہو رہا ہے اور مجھے بخار بھی تھا۔ میں کمرہ کے اندر چلا گیا اور اندر سے دروازہ بند کر کے چارپائی پر لیٹ گیا اور سوچنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کا تو مسیح موعود سے یہ وعدہ تھا کہ انی احافظ کل من فی الدار۔ تو خدا تعالیٰ تو وعدوں کو جھٹلایا نہیں کرتا۔ اور اب میں اپنے آپ میں طاعون کے آثار دیکھتا ہوں۔ لیکن پھر میں نے اپنے نفس کو یہ کہہ کر تسلی دی کہ یہ تو خدا تعالیٰ کا وعدہ مسیح موعود کے ساتھ تھا اور یہ فیوض اور برکات انہی کے زمانہ میں رہیں اب وہ بھی دنیا میں نہیں ہیں اور نہ ہی وہ برکات ہیں تو میں نے پھر دعا کی۔ میں جاگتا ہی تھا اور کمرے کی تمام چیزوں کو دیکھ رہا تھا تو میں نے خدا کو دیکھا وہ ایک نور تھا جو میرے کمرے کے نیچے سے نکل رہا تھا اور آسمان کی طرف کمرے کی چھت پھاڑ کر جا رہا تھا۔ اس کا نہ شروع تھا نہ ہی اسکا انتہاء تھا لیکن اس نور میں اس کا ایک ہاتھ نکلا جس میں ایک سفید اور بالکل سفید چینی کا پیالہ تھا اور اس پیالہ میں دودھ تھا۔ اس نے وہ پیالہ مجھے پکڑا دیا۔ میں نے وہ دودھ پی لیا میں جب دودھ پی چکا تو میں نے دیکھا کہ نہ تو مجھے کوئی درد تھا اور نہ بخار بلکہ میں اچھا بھلا تھا اور مجھے کوئی ذرہ بھر بھی تکلیف نہ تھی۔"

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء شائع شدہ الفضل مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۱۴ء صفحہ ۱۵ کالم ۳)

حضرت مسیح موعود کے انتقال کی خبر

فرمایا "جس رات کو حضرت صاحب کی بیماری میں ترقی ہو کر دوسرے دن آپ نے فوت ہونا تھا میری طبیعت پر کچھ بوجھ سا معلوم ہوتا تھا۔........ میرا دل افسردگی کے ایک گہرے گڑھے میں گر گیا اور یہ مصرع میری زبان پر جاری ہو گیا۔

راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

.........رات کو ہی حضرت صاحب کی بیماری یکدم ترقی کر گئی اور صبح آپ فوت ہو گئے"

("تقدیر الٰہی" تقریر فرمودہ جلسہ سالانہ ۱۹۱۹ء طبع اوّل صفحہ ۱۸۹-۱۹۰)

حضرت اماں جان کی وفات کے بارہ میں رویا

"فرمایا۔ سندھ جانے سے پہلے رویا میں دیکھا کہ :-

میری ایک داڑھ گر گئی ہے مگر وہ میرے ہاتھ میں ہے اور میں اسے دیکھ کر تعجب کرتا ہوں کہ وہ اتنی بڑی جسامت کی ہے کہ دو بڑی داڑھوں کے برابر معلوم ہوتی ہے۔ میں خواب میں بہت حیران ہوتا ہوں کہ اتنی بڑی داڑھ ہے۔ اسے دیکھتے دیکھتے آنکھ کھل گئی چونکہ داڑھ کے گرنے کی تعبیر کسی بزرگ کی وفات ہوتی ہے اور چونکہ منذر خواب کا بیان کرنا منع آیا ہے میں نے یہ رویا بیان نہیں کی لیکن جب سندھ کے سفر میں حضرت (اماں جان) کی بیماری کی خبریں آنی شروع ہوئیں تو اس رویا کی وجہ سے مجھے زیادہ تشویش ہوئی اور گو ابتداً ان کی بیماری کی خبریں زیادہ تشویشناک نہیں تھیں لیکن اس رویا کی وجہ سے چونکہ مجھے تشویش تھی، میں نے انتظام کیا کہ روزانہ ان کی بیماری کے متعلق نظارت علیا کی طرف سے بھی اور میرے گھر کی طرف سے بھی الگ الگ تاریں پہنچ جایا کریں چنانچہ آخر میں وہی بات ثابت ہوئی کہ وہ مرض جسے پہلے معمولی ملیریا سمجھا گیا آخر ان کے لئے مہلک ثابت ہوا۔

خواب میں جو ڈاڑھ کو دو ڈاڑھوں کے برابر دکھایا گیا اس سے اس طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت (اماں جان) ہمارے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بھی قائم مقام تھیں اور اپنی بھی قائم مقام تھیں اور گو بظاہر وہ ایک نظر آتی تھیں لیکن در حقیقت ان کا وجود دو کا قائم مقام تھا۔ اللہ تعالیٰ اس خلا کو جو پیدا ہو گیا ہے اسے اپنی رحمت اور فضل سے پُر کرے۔" (الفضل ۹ جولائی ۵۲ء صفحہ ۳)

پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے بارہ میں انکشافات

پہلی اور دوسری جنگ عظیم کے متعلق حضرت مصلح موعود نے اس کثرت اور تفصیل کے ساتھ انکشافات فرمائے کہ لوگوں کو اقرار کرنا پڑا کہ ان امور کا قبل از وقت بتا دینا ایک غیر معمولی اور خارق عادت امر ہے۔ اس کی تفصیلات "البشرات" میں دیکھی جاسکتی ہیں کہ جس، جس طرح خدا تعالیٰ نے خبر دی تھی، بعینہ اس طرح واقعات ظہور میں آئے مثلاً جنگ کا چھڑنا، بعض مسودات کا جلایا جانا، برطانیہ کی طرف سے فرانس کو اتحاد کی پیشکش، بلجئم کے بادشاہ کا ہتھیار ڈالنا، امریکہ کی طرف سے برطانیہ کی ہوائی مدافعت مستحکم کرنے کیلئے 2800 جہازوں کا بھجوانا، اتحادی فوجوں کے سسلی اور اطالیہ پر اترنے کا علم۔ جنگ کا عین اسی سال، اسی مہینہ اور اسی دن کو اختتام جس کی حضور نے تعین فرمادی تھی۔ جنگ کے بعد برطانیہ کی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اقتصادی بدحالی کی پیشگوئی وغیرہ۔

یہ تمام کشوف قبل از وقت شائع کر دیئے گئے اور ان میں سے کچھ ہندوستان کے بعض اعلیٰ حکام تک پہنچا بھی دیئے گئے جن میں اس وقت کے وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو بھی تھے۔ان میں سے صرف ایک رویا پیش ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"چند سال ہوئے میں نے رویا میں دیکھا تھا کہ میں گھر کے اس حصہ میں ہوں جو (بیت) مبارک کے اوپر کے صحن کے ساتھ ہے۔ میں نے (بیت) میں شور سنا اور باہر نکل کر دیکھا کہ لوگ اکٹھے ہیں۔ان میں سے ایک میرے استاد بھائی شیخ عبدالرحیم بھی ہیں۔ سب لوگ مغرب کی طرف انگلیاں اٹھا اٹھا کر کہہ رہے ہیں کہ دیکھو مغرب سے سورج نکل آیا اور وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ اب قیامت آگئی۔ میں یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ اس وقت پہاڑیاں گر رہی ہیں۔ درخت ٹوٹ رہے ہیں اور شہر ویران ہو رہے ہیں اور ہر ایک کی زبان پر یہ جاری ہے کہ تباہی آگئی، قیامت آگئی۔ میں بھی یہ نظارہ دیکھتا ہوں تو کچھ گھبرا سا جاتا ہوں مگر پھر میں کہتا ہوں مجھے اچھی طرح سورج دیکھ تو لینے دو۔ میں خواب میں خیال کرتا ہوں کہ قیامت کی علامت صرف مغرب سے سورج کا طلوع نہیں بلکہ اس کے ساتھ کچھ اور علامات کا پایا جانا بھی ضروری ہے۔ چنانچہ ان دوسری علامات کو دیکھنے کے لئے میں مغرب کی طرف نگاہ کرتا ہوں تو وہاں بعض ایسی علامتیں دیکھتا ہوں جو قیامت کے خلاف ہیں اور غالباً سورج کے پاس چاند ستارے یا نور دیکھتا ہوں اور کہتا ہوں یہ قیامت کی علامت نہیں دیکھو فلاں فلاں علامتیں اس کے خلاف ہیں۔ میرا یہ کہنا ہی تھا کہ میں نے دیکھا کہ سورج غائب ہو گیا اور دنیا پھر اپنی اصلی حالت پر آگئی۔"

یہ رویا دوسری عالمگیر جنگ سے تین برس پہلے کی ہے۔ غور فرمائیے اس میں جنگ کی قیامت خیز تباہ کاریوں کا کتنا جامع نقشہ کھینچا گیا ہے۔

تقسیم پنجاب کے متعلق الہام

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں :-

'کوئی دس بارہ دن کی بات ہے کہ القاء ہوا :- "گیارہ اگست تک یا گیارہ اگست کو" نہ معلوم کس امر کے متعلق ہے۔ بہر حال ذات یا جماعت یا ملک یا قوم کے کسی اہم تغیر کی طرف اشارہ ہے۔ اگست میں ہونے والے ایک تغیر کی نسبت اخباروں میں خبریں چھپ رہی ہیں مگر وہ پندرہ اگست کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اگر اسی کی طرف اشارہ ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ پندرہ اگست سے پہلے ہی وہ تغیر ہو جائے گا اور کوئی معاملہ ہے تو وقت پر انشاء اللہ ظاہر ہو جائے گا"۔ (الفضل 21 جون 1947ء)

اس الہام کی اشاعت کے صرف دو دن بعد پنجاب کی تقسیم کا اہم فیصلہ ہوا جس نے آئندہ چل کر ملکی سیاست کا رخ ہی بدل ڈالا۔

قادیان کے ہندوستان میں شامل ہونے کے متعلق الہام

اگست 1947ء کے وسط میں ہندوستان میں حدبندی کمیشن آیا جس کی سربراہی ریڈ کلف کر رہے تھے۔ یہ صاحب خفیہ فیصلہ کر چکے تھے کہ ضلع گورداسپور جس میں قادیان بھی شامل تھا، ہندوستان کو دے دیا جائے۔ یہ فیصلہ ابھی نشر نہیں ہوا تھا کہ حضور نے ایک مجلس میں بیان فرمایا :-

"آج عصر کے بعد مجھے الہام ہوا کہ :- اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَاْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا اس الہام میں تبشیر کا پہلو بھی ہے اور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

انذار کا بھی- تفرقہ تو ایک رنگ میں پہلے ہو گیا ہے یعنی ہماری کچھ جماعتیں پاکستان کی طرف چلی گئی ہیں-اور کچھ ہندوستان کی طرف- ممکن ہے اللہ تعالیٰ ان کے اکٹھا ہونے کی کوئی صورت پیدا کر دے-اگر ہمارا قادیان ہندوستان کی طرف چلا جاوے تو اکثر جماعتیں ہم سے کٹ جاتی ہیں کیونکہ ہماری جماعتوں کی اکثریت مغربی پنجاب میں ہے-اس لئے دوستوں کو اس معاملہ میں خاص طور پر دعاؤں سے کام لینا چاہئے-"(الفضل 18 اگست 1947ء)

اس الہام کے بعد ریڈ کلف ایوارڈ نے اپنے فیصلہ کا اعلان کیا اور قادیان کی مقدس بستی بھارت میں شامل کر دی گئی جس سے جماعت کی مرکزی تنظیم پر بڑا اثر پڑا خود حضور کے ہی الفاظ میں "یہاں پہنچ کر میں نے پورے طور پر محسوس کیا کہ میرے سامنے ایک درخت کو اکھیڑ کر دوسری جگہ لگانا نہیں بلکہ ایک باغ کو اکھیڑ کر دوسری جگہ لگانا ہے"(الفضل 31 جولائی 1949ء صفحہ 6)

قادیان سے ہجرت اور ربوہ کی تعمیر کے متعلق واقعات کی خبریں

1947ء کا سال برصغیر کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے-جماعت احمدیہ کا ابدی مرکز قادیان ضلع گورداسپور میں واقع تھا جسے 30 جون 1947ء کے اعلان کے مطابق اصولاً پاکستان میں شامل ہونا چاہئے تھا مگر ریڈ کلف ایوارڈ کے ظالمانہ فیصلہ کے نتیجے میں اسے ہندوستان کی جھولی میں ڈال دیا گیا- ہندوستان میں اگرچہ حالات برسوں سے ابر آلود تھے مگر ایک وسیع پیمانے پر اچانک اس قدر بڑی تبدیلی اور انخلاء آبادی کا تصور کسی کے ذہن میں نہ تھا لیکن ایسے ماحول میں خدائے علیم وخبیر کی طرف سے حضرت مصلح موعود کو ہندوستان پر آنے والی دردانگیز تباہی وبربادی کے نظارے اس شرح وبسط سے دکھائے گئے کہ تمام واقعات کی فلم آپ کے سامنے آگئی- چنانچہ آپ کو متعدد رؤیا وکشوف کے ذریعہ بتایا گیا کہ :-

۱- قادیان اور اس کے گردونواح میں دشمن یکدم حملہ کر کے آئے گا-

۲-دشمن کی طرف سے خفیہ رنگ میں جنگ ہو گی-

۳- قادیان سے جالندھر تک بڑی خوفناک تباہی آئے گی اور لوگ نیلہ گنبد یعنی آسمان تلے پناہ لیں گے-

۴- قادیان میں بھی دشمن غالب آجائے گا مگر (بیت) مبارک کا حلقہ اس مرحلہ میں پامردی سے مقابلہ کرے گا اور آخر محفوظ رہے گا-

۵- تباہی کے اس دور میں حضرت امام جماعت احمدیہ اپنے خاندان کے علاوہ بعض اپنے جانثار خدام کے ساتھ قادیان سے کسی دوسری جگہ مرکز کی تلاش میں ہجرت کر آئیں گے-

۶- ان کی ہجرت پر قادیان کے باشندوں میں ایک عام افسردگی سی طاری ہو گی مگر خدا تعالیٰ قادیان اور دوسری جماعت احمدیہ کو خاص برکتوں سے نوازے گا-اور حضرت امام جماعت احمدیہ کے طفیل وہ صحیح سالم اس طوفان سے پار نکل آئیں گے-

۷- ہجرت کے بعد حضرت امام جماعت احمدیہ ایک پہاڑی مقام کے دامن میں نیا مرکز تعمیر کریں گے- جہاں پہلے فوجی بارکوں کی طرز پر مکان بنانے پڑیں گے-

۸- اس مرکز کی بنیاد 1948ء میں رکھی جائے گی-

۹- یہ ہجرت دوسرے (اہل حق) کی طرح کسی اضمحلال اور کمزوری کا موجب نہ بنے گی بلکہ اس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کو ایک خاص عظمت و شوکت نصیب ہو گی اور اس کی شہرت اکناف عالم تک جا پہنچے گی-

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس کی تفصیل "البشرات" صفحہ 83 سے 96 پر ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔ نیز "تاریخ احمدیت" میں بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ تمام رؤیا پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں تا ہر صاحب ایمان اپنے اندر ایک نئی روح اور ایک نئی زندگی محسوس کرے۔ یہ تمام پیش خبریاں حیرت انگیز طریق پر بعینہ پوری ہوئیں' اس کے چشمدید گواہ آج بھی دنیا میں موجود ہیں۔

ربوہ میں پانی کی فراوانی کے متعلق خبر

ربوہ کے قیام کے وقت اس بے آب و گیاہ شور زدہ زمین پر علاوہ دیگر بہت سی مشکلات کے ایک بہت بڑا مسئلہ پانی کی کمیابی تھا۔ گورنمنٹ کے کاغذات میں یہ جگہ نہ صرف ناقابل زراعت بلکہ ناقابل رہائش قرار دی جا چکی تھی۔ تقسیم ہند سے قبل ہندو سرمایہ دار پانی کے لئے سر توڑ کوشش کر چکے تھے۔ مگر نتیجہ بے سود۔ قیام ربوہ کے بعد یہ ناقابل بیان کیفیت حضرت مصلح موعود کو بے چین و بے قرار کئے رکھی۔ اپنے آسمانی آقا جس کی خبروں کے مطابق اس عظیم الشان مرکز توحید کی تعمیر ہو رہی تھی کے حضور جھک کر اس مرحلہ پر بھی اسی سے نصرت چاہی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خوشخبری عطا فرمائی۔ حضور بیان کرتے ہیں :-

"مجھ پر ایک غنودگی سی طاری ہو گئی۔ اسی نیم غنودگی کی حالت میں میں نے دیکھا کہ میں خدا تعالیٰ کو مخاطب کر کے یہ شعر پڑھ رہا ہوں۔

جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب
پاؤں کے نیچے سے میرے پانی بہا دیا

میں نے اسی حالت میں سوچنا شروع کیا کہ اس الہام میں "جاتے ہوئے" سے کیا مراد ہے اس پر میں نے سمجھا کہ مراد یہ ہے کہ اس وقت تو پانی دستیاب نہیں ہو سکا لیکن جس طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاؤں رگڑنے سے زمزم پھوٹ پڑا تھا اسی طرح اللہ تعالیٰ کوئی ایسی صورت پیدا کرے گا کہ جس سے ہمیں پانی بافراط میسر آنے لگے گا..........پاؤں کے نیچے سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے (استعارۃً۔ ناقل) مجھے اسماعیل قرار دیا ہے جس طرح وہاں اسماعیل علیہ السلام کے پاؤں رگڑنے سے پانی بہہ نکلا تھا اسی طرح یہاں خدا تعالیٰ میری دعاؤں کی وجہ سے پانی بہا دے گا۔ یہ ایک محاورہ ہے جو محنت کرنے اور دعا کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے ہم نے اپنا پورا زور لگا دیا تا ہمیں پانی مل سکے۔ لیکن ہم اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہوئے۔ اب خدا تعالیٰ نے میرے منہ سے یہ کہلوا دیا کہ پانی صرف تیری دعاؤں کی وجہ سے نکلے گا۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ پانی کب نکلے گا اور کس طرح نکلے گا لیکن بہر حال یہ الہامی شعر تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کوئی نہ کوئی صورت ایسی ضرور پیدا کر دے گا جس کی وجہ سے وہاں پانی کی کثرت ہو جائے گی۔ انشاء اللہ (الفضل 18 اگست 1949ء صفحہ 5)

ان مشکلات کا جو پانی کی کمی کی وجہ سے درپیش تھیں اور پھر کسی طرح خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب بندے 'بانی ربوہ' حضرت مصلح موعود کی دعاؤں کو سنا۔ پانی نکلا اور پوری شان سے نکلا اور یہ وادیٔ غیر ذی زرع ہنستے کھیلتے گلزاروں کی آماجگاہ بن گئی۔ ربوہ کے ابتدائی باسی آج بھی نہ صرف ربوہ بلکہ دنیا بھر میں موجود ہیں اور وہ حلفیہ گواہی دے سکتے ہیں۔ آج یہ شہر پانی کی فراوانی کی وجہ سے انواع و اقسام کے پھلدار اور پھولدار درختوں سے لدا ہوا ہے اور ہر ایک کو دعوت دے رہا ہے کہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کفر کے چشمے سے کیا نسبت اسے
میرے چشمہ کا ذرا پانی تو دیکھ

قاتلانہ حملہ' سفر یورپ اور زیورک میں احباب کی دردانگیز دعاؤں کا نظارہ

حضرت مصلح موعود کو اپنے اوپر قاتلانہ حملہ کی خبریں بھی کھلے کھلے اور واضح انداز میں دے دی گئی تھیں۔ ایک بدبخت عبدالحمید نے 10 مارچ 1954ء کو بیت المبارک ربوہ میں آپ پر قاتلانہ حملہ کیا اور جس جس طرح مختلف رؤیا میں دکھایا گیا تھا۔ واقعات ظہور پذیر ہوئے۔ ابھی یہ زخم تازہ تھے کہ 26 فروری 1955ء کو آپ کے دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا جس کے اکثر و بیشتر اثرات معجزانہ رنگ میں صبح تک زائل ہو گئے۔ تاہم باقی ماندہ عوارض کے پیش نظر ڈاکٹری رائے کے مطابق آپ کو مجبوراً یورپ کا سفر اختیار کرنا پڑا۔ اس سفر کے بارہ میں بھی آپ کو بہت پہلے خبر دے دی گئی تھی۔

اسی سفر کے دوران جب حضور زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں تشریف فرما تھے' ربوہ میں حضور کی صحت یابی کے لئے نہایت درجہ درد و الحاح سے دعائیں کی گئیں جن کا نظارہ حضور کو زیورک میں ہی دکھادیا گیا۔ چنانچہ حضور نے سفر کے دوران ہی مندرجہ ذیل رؤیا بغرض اشاعت بھجوایا:۔

"23 اور 24 مئی کی درمیانی رات کو میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ہزاروں ہزار آدمی جماعت کے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہیں اور میرے لئے دعا کر رہے ہیں وہ اتنا دردناک نظارہ تھا کہ اس سے میرا دل ہل گیا اور میری طبیعت پھر خراب ہو گئی۔ یہی وجہ تھی کہ باوجود ارادہ کے میں عید پڑھانے نہیں جاسکا۔ چونکہ اس رؤیا کی میرے دل پر ایک دہشت تھی اور اب بھی اس کا نظارہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ میں سفر میں اس رؤیا کو لکھ کر بھجوانا پسند نہیں کرتا۔ اسی عرصہ میں جو ربوہ سے خطوط آئے ہیں ان میں بھی یہ لکھا ہوا تھا کہ آخری رمضان کی شام کو جو دعا کی گئی وہ ربوہ میں ایک غیر معمولی دعا تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا عرش بھی ہل گیا ہے ان خطوں میں بھی گویا میری رؤیا کا نقشہ کھینچا گیا تھا۔ جزی اللہ ساکنی ربوۃ خیرا
(الفضل 14 جون 1955ء صفحہ 3 کالم نمبر 1 خواب 1)

حضور کی بہت سی رؤیا و کشوف اور الہامات میں سے یہ چند پیش کی گئی ہیں۔ ان خوابوں کی ممکن ہے اور بھی تعبیر ہوں جو اپنے وقت پر کھلیں۔ ابھی تو لاتعداد پیش خبریوں کو پورا ہونا ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں وہ دن بھی دکھائے جب کمال شوکت اور آب و تاب کے ساتھ دنیا اس بابرکت وجود کے منہ سے نکلنے والے لفظ پورے ہوتے دیکھے گی۔

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار
گوہر وحی کیوں توڑتا ہے ہوش کر
اک یہی دیں کے لئے ہے جائے عزّو افتخار
یہ وہ گل ہے جس کا ثانی باغ میں کوئی نہیں
یہ وہ خوشبو ہے کہ قرباں اس پہ ہو مشک تتار
یہ وہ ہے مفتاح جس سے آسماں کے در کھلیں
یہ وہ آئینہ ہے جس سے دکھ لیں روئے نگار

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مختصر رپورٹ کارگزاری مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ سال ۹۸-۱۹۹۷ء

شعبہ اعتماد: تمام حلقہ جات کے زعماء کے انتخاب کروائے گئے اور انکی مجالس عاملہ بھی مکمل کی گئیں سال کے آغاز پر مجالس عاملہ حلقہ جات کے لئے ریفریشر کورس کروایا گیا جس میں 50 حلقہ جات کے 400 سے زائد ممبران عاملہ نے استفادہ کیا دفتر خدام الاحمدیہ مقامی باقاعدگی کے ساتھ روزانہ کھلتا رہا- مختلف بلاکس میں سالانہ تربیتی پروگرام میں 2800 سے زائد خدام شامل ہوئے-

خدمت خلق: 163 فری میڈیکل کیمپس کا انعقاد ہوا اور پاکستان بھر میں ربوہ نے دوسری پوزیشن حاصل کی 785 بوتل عطیہ خون دی گئیں اور 435 بلڈ ڈونرز مہیا کئے گئے- بیرون ربوہ سے آنے والے جنازوں میں خدام کی ڈیوٹیاں لگائی جاتی رہیں نیز محلہ جات میں وفات کے موقع پر تجہیز و تکفین و تدفین میں نمایاں خدمات کی توفیق ملی-

تعلیم: آل پاکستان علمی مقابلہ جات میں مجموعی طور پر ربوہ نے اول پوزیشن حاصل کی نیز آل ربوہ علمی مقابلہ جات کا انعقاد کیا گیا ان میں تلاوت، نظم، تقریر، اردو، انگریزی، فی البدیہہ، معیار خاص معلومات اور بیت بازی شامل ہیں- مطالعہ کے لئے مقرر ماہانہ کتب کا تعارف محلہ جات میں بھجوایا گیا مجلس عاملہ کے اجلاس میں مقررہ کتاب کا خلاصہ اور تعارف پیش کرنے کا طریق رائج کیا گیا-

صنعت و تجارت: خدا کے فضل سے آل پاکستان صنعتی نمائش میں ربوہ نے مجموعی طور پر اول پوزیشن حاصل کی-

صحت جسمانی: آل پاکستان ورزشی مقابلہ جات میں ربوہ مجموعی لحاظ سے اول رہا- دوران سال مندرجہ ذیل آل ربوہ ٹورنامنٹس کا انعقاد ہوا- کبڈی، باسکٹ بال، سوئمنگ، ایتھلیٹکس، انڈور گیمز، سائیکلنگ، کرکٹ-

وقار عمل: مثالی وقار عمل میں آمدہ رپورٹس کے مطابق 1381 خدام نے حصہ لیا- اس شعبہ میں نمایاں کارکردگی بیوت الذکر کی تعمیر میں ہونے والے کام میں دکھانے کا موقع ملا- کل سات 7 بیوت الذکر کی کلی یا جزوی تعمیر میں خدام نے وقار عمل کیا جس سے ہزاروں روپے کی بچت کی گئی-

امور طلبہ: اس شعبہ کے تحت موسم گرما کی تعطیلات میں ششم تا انٹر تک تقریباً 5 ہفتے سالانہ فری کوچنگ کلاس جاری رہی اس سے 390 طلباء نے استفادہ کیا- پرانی کتب کے سیٹس (Sets) کے علاوہ چالیس ہزار 40000 روپے کی نئی کتب اور کاپیاں مستحق طلبہ میں تقسیم کی گئیں نیز 120 عدد نئی کتب کے سیٹ مہیا کئے گئے-

اشاعت: خدا کے فضل سے ماہنامہ خالد کی اشاعت میں نمایاں مساعی کی گئی اور امسال 250 نئے خریدار پیدا کئے گئے- اور خریدار 1300 سے بڑھ کر 1550 تک پہنچ گئے- -/9500 روپے کے اشتہارات بھجوائے گئے-

محاسبہ: اس شعبہ کی طرف سے امسال دوبار ششماہی آڈٹ بیشتر محلہ جات کا مکمل کیا گیا-

شعبہ اطفال: جمعہ اور عیدین کی چھٹیوں کے علاوہ دفتر اطفال باقاعدگی کے ساتھ تین گھنٹے روزانہ کھلتا رہا- سال کے آغاز پر مجالس عاملہ حلقہ جات کے ریفریشر کورس ہر بلاک میں منعقد کئے گئے 745 اراکین عاملہ نے استفادہ کیا- کل 980 اجلاسات عاملہ حلقہ جات اور 901 اجلاسات عام ہوئے 85 جلسہ ہائے یوم والدین منعقد ہوئے- مجلس عاملہ کی 24 میٹنگ ہوئیں اور ایک میٹنگ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے ساتھ بھی ہوئی- آل ربوہ ہفتہ اطفال 45 حلقہ جات میں منایا گیا جس کے آخر پر تقریب تقسیم انعامات میں محترم امیر صاحب مقامی تشریف لائے- رسالہ تشحیذ کا ٹارگٹ پورا کر دیا گیا اور 1300 سے 2000 تک رسالہ کی خریداری خدا کے فضل سے پہنچ گئی- سالانہ تربیتی پروگرام 9 بلاکس میں ہوئے 2703 حاضری رہی-

ان کے علاوہ دوسرے شعبہ جات تجنید و مال، تربیت، تحریک جدید، اصلاح وارشاد اور عمومی میں بھی نمایاں کام ہوا-

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

غیر از جماعت احباب کا حضرت مصلح موعود کو خراجِ عقیدت

(مرتبہ: مدیر خالد)

حضرت مصلح موعود، خلیفہ المسیح الثانی کا وجود ایک مبارک وجود تھا۔ وہ ایک نور تھا جو زمانے کی تاریکیوں کو اجالوں میں بدلنے کے لئے آیا تھا۔ وہ ایک مسیحی نفس تھا جس نے بیمار اور مردہ نفوس کو شفا بخشی اور زندگی عطا کی۔ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب بنا۔ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر تھا۔ اس کی آمد خدا کے فرشتوں کی معیت میں ہوئی۔ ملک و قوم اور دین حق کی محبت اس کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور خدائے واحد کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پہنچانا اس کی زندگی کا واحد مقصد تھا۔ آپ کی وفات سے نہ صرف احمدیت بلکہ ایک جہان کا باب ختم ہوا۔ ایک زریں باب۔ جس کے بغیر کبھی کوئی تاریخ مکمل نہیں ہو سکے گی اور جس کا تذکرہ کئے بغیر کبھی کوئی مورخ غیر جانبدار نہیں کہلا سکے گا۔ آپ کی وفات پر ہر منصف مزاج اور صاحب علم و بصیرت نے اس خلاء کو بشدت محسوس کیا اور جرات مند طبقہ نے اس کا اظہار بھی کیا۔ آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ان میں سے چند ایک کے تاثرات قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

انگریزی ہفت روزہ "دی لائٹ" نے سیدنا حضرت خلیفہ المسیح الثانی کے وصال پر نذرانہ عقیدت کے طور پر "A Great Nation Builder" کے زیر عنوان جو نوٹ اپنی ۱۶ نومبر ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں شائع کیا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی وفات انتہائی طور پر پر از واقعات ایک ایسی زندگی کے اختتام پر منتج ہوئی ہے جو دور رس نتائج کے حامل، بے شمار عظیم الشان کارناموں اور مہمات سے لبریز تھی۔ آپ علوم و فنون پر حاوی ایک نابغہ روزگار وجود اور بے پناہ قوت عمل سے مالا مال شخصیت تھے۔ گزشتہ نصف صدی کے دوران دینی علم و فضل سے لے کر تبلیغ و اشاعت (دین حق) کے نظام تک اور مزید برآں سیاسی قیادت تک فکر و عمل کا بمشکل ہی کوئی ایسا شعبہ ہو گا جس پر مرحوم نے (اپنے منفردانہ اثر کا) گہرا نقش نہ چھوڑا ہو۔ دنیا بھر میں پھیلا ہوا (دینی) مشنوں کا ایک جال، اطراف و جوانب میں تعمیر ہونے والی بیت اور عرصہ دراز سے قائم شدہ عیسائی مشنوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے والی تبلیغ (دین حق) کا افریقہ میں وسیع و عمیق نفوذ، یہ وہ کارہائے نمایاں ہیں جو مرحوم کی تخلیقی منصوبہ بندی، تنظیمی صلاحیت اور انتھک جدوجہد کے حق

ایک مستقل اور پائیدار یادگار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حالیہ زمانہ میں بمشکل ہی انسانوں کا کوئی اور ایسا لیڈر ہوا ہو گا جو اپنے متبعین کی اتنی پرجوش محبت اور جاں نثاری کا مستحق ثابت ہوا ہو۔ پھر آپ کے متبعین کی طرف سے پرجوش محبت اور جاں نثاری کا اظہار صرف آپ کی حیات تک ہی محدود نہ تھا بلکہ اس کے بعد بھی اس کا اظہار اسی شدت سے ہوا جب کہ ملک کے تمام حصوں سے ۶۰ ہزار لوگ اپنے جدا ہونے والے امام کو آخری نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے دیوانہ وار دوڑے چلے آئے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں مرزا صاحب کا نام ایسے عظیم معمار قوم کے طور پر زندہ رہے گا جس نے شدید مشکلات کے علی الرغم ایک متحد مربوط جماعت قائم کر دکھائی اور اسے ایک ایسی قوت بنا ڈالا کہ جسے نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ ہم اس عظیم نقصان پر آپ کے سوگوار خاندان کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتے ہیں"۔

(ترجمہ: مسعود احمد دہلوی) (بحوالہ الفضل ربوہ۔ ۱۸ دسمبر ۶۵ء: صفحہ ۸)

قرآن و علوم قرآنی کی عالمگیر اشاعت اور (دین حق) کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں امام جماعت احمدیہ نے کیں ان کا صلہ اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرمائے۔

مولانا عبدالماجد دریا آبادی نے اپنے اخبار "صدق جدید" لکھنؤ میں حضور کی وفات پر آپ کو ان الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا:۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

"امام جماعت احمدیہ کا انتقال:۔ کراچی سے خبر شائع ہوئی ہے کہ جماعت احمدی (قادیانی) کے امام مرزا بشیرالدین محمود کا ۸ نومبر کو ربوہ میں انتقال ہو گیا۔ مہینوں کیا برسوں سے سخت بیمار چلے آتے تھے اور یہ طویل اور شدید بیماری کلمہ گو کے لئے بجائے خود گناہوں کو دھونے والی اور ان کا کفارہ کر دینے والی ہے۔ دوسرے عقیدے ان کے جیسے بھی ہوں قرآن و علوم قرآنی کی عالمگیر اشاعت اور (دین حق) کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں' ان کا صلہ اللہ انہیں عطا فرمائے اور ان خدمات کے طفیل میں ان کے ساتھ عام معاملہ درگذر کا فرمائے۔ علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح تبیین و ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے"۔ (اخبار صدق جدید۔ لکھنؤ: جلد ۱۵ نمبر ۵۱: ۱۸ نومبر ۱۹۶۵ء) (بحوالہ الفضل ربوہ۔ ۲۲ مارچ ۶۶ء: صفحہ ۸)

بے پناہ تنظیمی قوت کے مالک

مشہور کالم نویس م۔ ش۔ لاہور کی ڈائری میں لکھتے ہیں:۔

"۷۷ سال کی عمر میں ربوہ (مغربی پاکستان) میں سوموار کی صبح کو مرزا بشیرالدین محمود احمد "خلیفہ المسیح الثانی" کے انتقال سے تاریخ احمدیت کا ایک دور ختم ہو گیا۔ ان کی جگہ ان کے سب سے بڑے بیٹے ۵۶ سالہ مرزا ناصر احمد کو جو آکسفورڈ یونیورسٹی کے ایم۔ اے ہیں جماعت کا تیسرا خلیفہ منتخب کیا گیا ہے۔

مرزا بشیرالدین محمود احمد نے ۱۹۱۴ء میں خلافت.... پر متمکن ہونے کے بعد جس طرح اپنی جماعت کی تنظیم کی اور جس طرح صدر انجمن احمدیہ کو ایک فعال اور جاندار ادارہ بنایا' اس سے ان کی بے پناہ تنظیمی قوت کا پتہ چلتا ہے۔ اگرچہ ان کے پاس کسی یونیورسٹی کی ڈگری نہیں تھی لیکن انہوں نے پرائیویٹ طور پر مطالعہ کر کے اپنے آپ کو واقعی علامہ کہلانے کا مستحق بنا لیا تھا۔ انہوں نے ایک دفعہ ایک انٹرویو میں مجھے بتایا تھا میں نے انگریزی کی مہارت "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے باقاعدہ مطالعہ سے حاصل کی۔ ان کے ارشاد کے مطابق جب تک یہ اخبار خواجہ نذیر احمد کے دور ملکیت میں بند نہیں ہو گیا انہوں نے اس کا باقاعدہ مطالعہ جاری رکھا......

مرزا صاحب ایک نہایت سلجھے ہوئے مقرر اور منجھے ہوئے نثر نگار تھے اور ہر ایک اس موقع کو بلا دریغ استعمال کرتے تھے جس سے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جماعت کی ترقی کی راہیں کھلتی ہوں۔ جماعتی نقطہ نگاہ سے ان کا یہ ایک بڑا کارنامہ تھا کہ تقسیم برصغیر کے بعد جب قادیان ان سے چھن گیا تو انہوں نے ربوہ میں دوسرا مرکز قائم کرلیا....." (بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ۔ ۱۱ دسمبر ۶۵ء۔ صفحہ ۵)

آپ کو اگر تحریک کشمیر کے بانیوں میں سے قرار دیا جائے تو مبالغہ نہیں ہوگا۔ "انصاف" راولپنڈی۔

ہفت روزہ "انصاف" راولپنڈی ۱۱ نومبر میں لکھتا ہے:۔

"فرقہ احمدیہ کے پیشوا مرزا بشیرالدین محمود احمد بڑا عرصہ علیل رہنے کے بعد وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرزا صاحب فرقہ احمدیہ کے امام ہونے کے علاوہ کشمیر کے تعلق میں ایک بڑی سیاسی اہمیت کے مالک تھے۔ آپ کو اگر کشمیر کی تحریک آزادی کے بانیوں میں سے قرار دیا جائے تو کوئی مبالغہ نہیں ہوگا۔ مرزا صاحب آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے بانی اور صدر اول تھے۔ اب سے پینتیس سال قبل اسی کمیٹی نے جموں وکشمیر میں تحریک آزادی کو فروغ دیا اور اس کی آبیاری کی۔ ۱۹۳۱ء میں اور اس کے بعد جو ریاست گیر ایجی ٹیشن کئی بار ظہور پذیر ہوئی اس کی قیادت اور حمایت کشمیر کمیٹی کرتی رہی۔ دیگر تحریکوں کی طرح سیاسی تحریکیں بھی مالی امداد کے بغیر نہیں چل سکتیں۔ چنانچہ ۱۹۳۱ء میں کشمیر کمیٹی اور جماعت احمدیہ نے کشمیر کی ایجی ٹیشن کے لئے بھاری رقوم خرچ کیں اور درجنوں احمدی وکلاء نے مفت خدمات ریاستی عوام کے لئے پیش کیں۔ چنانچہ جہاں بھی کشمیر کا ذکر آتا ہے مرزا صاحب کا ذکر خیر بھی لازمی طور پر آتا ہے۔

آپ اللہ تعالیٰ کے سچے عاشق تھے

لائبیریا (مغربی افریقہ) کے ایک عیسائی دوست جو وہاں کی بار ایسوسی ایشن کے ممبر ہیں اور جنہوں نے سیرالیون کے ایک احمدی دوست کی معیت میں حضرت خلیفہ المسیح الثانی سے مارچ ۱۹۶۲ء میں ربوہ میں ملاقات کی تھی۔ حضور کی وفات کی خبر سننے پر جو پیغام بھیجا اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

اخبار "لائبرین سٹار" کے آج کے شمارہ میں حضرت خلیفہ المسیح الثانی کی وفات جو ۸ نومبر کو ربوہ پاکستان میں ہوئی، کی خبر پڑھ کر بہت افسوس ہوا۔ حضرت خلیفہ المسیح الثانی جماعت احمدیہ کے سربراہ تھے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے سچے عاشق تھے۔

مجھے حضرت خلیفہ المسیح الثانی سے ۳۰ مارچ ۱۹۶۲ء کو ربوہ میں ملاقات کا موقع ملا جب کہ آپ بیمار تھے۔ باوجود بیماری کے آپ افریقن بھائیوں سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ میرے ساتھ سیرالیون ایکس سروس میں ایسوسی ایشن کے سیکرٹری مکرم ابو گمبا کمارا بھی تھے۔ ہم آپ کی چارپائی کے پاس دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سفر کے دوران آپ کی مدد کرے اور خیریت سے واپس افریقہ لے جائے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ میری دردمندانہ دعاؤں کو قبول کرلے کیونکہ اصولی طور پر افریقہ اور ایشیا ایک ہیں۔ اللہ تعالیٰ افریقہ اور ایشیا کے لوگوں کو توفیق دے کہ وہ متحد ہو کر دنیا کو حقیقی روشنی سے آشنا کریں اور دنیا میں امن قائم کرنے کا باعث ہوں۔ بالآخر آپ نے اپنے بابرکت ہاتھ ہمارے سروں پر رکھتے ہوئے ہمیں برکت دی۔

اس عزت افزائی کی بناء پر جس سے حضرت خلیفہ المسیح الثانی نے ہمیں نوازا تھا، میرا پیغام ہمدردی نئے منتخب خلیفہ جو ان کے بیٹے بھی ہیں، صدر انجمن احمدیہ کے افسروں اور جماعت کے تمام ممبروں کو پہنچادیں۔ حضرت خلیفہ المسیح الثانی کی وفات نہ صرف..... کے لئے نقصان عظیم ہے بلکہ تمام دنیا کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے۔ میں آپ کے ساتھ دعاؤں میں شریک ہوں کہ اللہ تعالیٰ متوفی کے درجات بلند کرے۔ آمین"۔ (بحوالہ روزنامہ الفضل ۲۱ نومبر ۱۹۶۵ء)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس صدی کی بزرگ ترین ہستی

مظفر علی صاحب قریشی شجاع آباد ضلع ملتان نے لکھا "حضرت قبلہ مرزا صاحب کی خبر سن کر از حد افسوس ہوا۔ آپ میرے نزدیک اس صدی کی بزرگ ترین ہستی تھے۔ آپ نے دین (حق) کی اشاعت کے لئے جو کچھ کیا وہ غیر جانبدار مبصر کے لئے ایک خزینہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ آپ کے روحانی پیشوا تھے۔ جو صدمہ آپ کو پہنچ سکتا ہے اس کا اندازہ ہم نہیں کر سکتے۔ بہرحال اللہ کریم سے دعا ہے کہ اللہ انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور آپ لوگوں کو صبر جمیل عطا کرے۔ (بحوالہ روزنامہ الفضل ۲۷ نومبر ۱۹۶۵ء)

سید غلام شبیر شاہ صاحب میرپور آزاد کشمیر

میرپور آزاد کشمیر کے ایک غیر از جماعت معزز دوست سید غلام شبیر شاہ صاحب نے کہا "آج کی ریڈیو نشریات انتہائی رنج و غم کے عالم میں سنی گئیں۔ جب کہ یہ خبر نشر ہوئی کہ آج جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا ربوہ میں انتقال ہو گیا ہے۔ صاحب موصوف ایک بلند اخلاق، غریب پرور و دیگر کئی صفات کے علاوہ تنظیم احمدیہ کے علمبردار تھے۔ انہوں نے نمایاں طور پر قومی و مذہبی خدمات انجام دی ہیں۔ مجھے صاحب موصوف کی وفات سے دلی دکھ ہوا ہے اور دعا کرتا ہوں کہ انہیں اللہ تبارک اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ (بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ 27 نومبر 1965ء صفحہ 4)

آپ آسمان انسانیت کے درخشندہ و تابندہ قمر تھے

لائنز انٹرنیشنل ڈسٹرکٹ ۳۰۵ مغربی پاکستان کے زون چیئرمین (زون نمبر۲) لائل پور جناب محمد ارشاد خان صاحب سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفہ المسیح الثانی کے وصال پر گہرے غم والم اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے مکتوب میں رقم طراز ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (خدا تعالیٰ ان کی مقدس روح پر کروڑوں رحمتیں اور اربوں فضل نازل فرمائے) آسمان انسانیت کے وہ درخشندہ و تابندہ قمر تھے کہ جن کے بغیر آج انسانیت تہی داماں و سربگریباں ہو کے رہ گئی ہے۔ ایک موقعہ پر آپ نے نعرہ تکبیر "....." اور آقائے مدنیؐ کے بعد انسانیت زندہ باد کا نعرہ لگوایا تھا۔ اور میرا ایمان ہے کہ اسی روز سے انسانی بلند قدروں کا صحیح شعور قلوب میں زندہ ہوا اور یہی شعور و احساس آنے والی بے شمار نسلوں کے لئے روشنی کے مینار کا کام دیتا رہے گا۔ حضرت اقدس کا ایک شعر آج بار بار زبان پر آیا۔

ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی
جا لپٹ جا لہر سے دریا کی کچھ پروا نہ کر

آپ نے ایک بھرپور عملی زندگی گزارتے ہوئے واقعی طوفان حوادث اور حالات کے تھپیڑوں کی کبھی پرواہ نہیں کی اور یہی وجہ ہے کہ آج جب میں نے اس جری قائد اور اس عظیم رہنما کے انتقال کی خبر سنی تو دل بے اختیار بھر آیا۔ میری طرف سے ان سب دوستوں تک ہمدردی کا پیغام پہنچا دیجئے جو اس صدمہ کو اپنے دلوں کی دھڑکنوں میں محسوس کر رہے ہیں۔ خدا حافظ

(بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۲ نومبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۶)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

آپ بڑے علم دوست علم نواز اور صلح کل طبیعت کے مالک تھے

مکرم حکیم یوسف حسن صاحب ایڈیٹر نیرنگ خیال لاہور نے فرمایا:۔

"میں مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے شاید ۳۰ سال قبل قادیان میں ملا تھا۔ ان دنوں مرزا صاحب نے نیرنگ خیال میں ایک دو علمی مضامین لکھے تھے اور آپ کی دختر نیک اختر اور آپ کے بھائی صاحب نے بھی نیرنگ خیال میں اعلیٰ پایہ کے علمی مضامین لکھے تھے۔ یہ مضمون بڑے پسند کئے گئے تھے اور ان کی علمی شان بڑی بلند تھی۔ میں ان سے مزید مضامین حاصل کرنا چاہتا تھا اور اس غرض کے لئے قادیان گیا۔ میں قادیان کے مہمان خانہ میں ایک دن مقیم رہا۔ اس دن ملاقات نہ ہو سکی۔ دوسرے دن آپ نے بلوایا اور شرف باریابی بخشا۔ جب میں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر گیا تو آپ سیڑھی کے سامنے کھڑے تھے۔ بڑی محبت سے پیش آئے اور اپنے پاس بٹھایا۔ خیر و عافیت پوچھی۔ نیرنگ خیال کے متعلق بہت سی باتیں پوچھیں اور رسالہ کی ادبی خدمات کو سراہا۔ پھر موضوع گفتگو بدل کر میری طب و حکمت پر باتیں کرتے رہے۔ آخری ملاقات ربوہ میں آج سے شاید پانچ سال قبل ہوئی تھی۔ ہم لاہور سے سرگودھا جا رہے تھے۔ سید نازش رضوی میرے ہمراہ تھے۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مدت سے علیل تھے۔ ان کی مزاج پرسی کے لئے ہم ایک دن ربوہ ٹھہر گئے۔ رات کو مہمان خانہ میں قیام کیا اور اپنی آمد کی انہیں اطلاع بھجوا دی۔ صبح جمعہ کا دن تھا۔ معلوم ہوا کہ جمعہ کو ملاقاتیں نہیں ہوتیں۔ پھر بھی ہم نے کوشش کی اور اپنی آمد کی اطلاع کرا دی۔ شدید علالت کے باوجود آپ نے طلب فرما لیا۔ خدمت گاروں اور محافظوں نے ہمیں اشارہ کہہ دیا کہ صرف دس منٹ آپ کے پاس بیٹھیں اور کم سے کم باتیں کریں کیونکہ ڈاکٹروں کی ہدایت یہی ہے۔ ہم آپ کے پاس پہنچے تو آپ ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ نقاہت شدید تھی لیکن ہوش و حواس قائم تھے۔ آپ خندہ پیشانی سے مخاطب ہوئے۔ اس قلیل وقت میں آپ نے اپنی پہلی ملاقات کا تذکرہ کیا۔ اپنی صاحبزادی کے علاج کا بھی ذکر کیا۔ نیرنگ خیال کے متعلق پوچھا اور کئی پرانی باتیں یاد کرائیں۔ اس ملاقات سے 25-30 سال قبل جو ملاقات ہوئی تھی اس کے کئی نشان ان کی زبان سے نکلے۔ جس سے معلوم ہوا کہ انہیں سب کچھ یاد ہے اور یہ معمولی سا واقعہ انہیں خوب یاد ہے۔

اس کے بعد ہم رخصت ہوئے۔ نازش رضوی اور میں میرزا صاحب کے حافظہ اور اخلاق کی تعریف میں رطب اللسان تھے۔ مرزا صاحب یقیناً بڑے علم دوست، علم نواز اور صلح کل طبیعت کے مالک تھے۔ ہر شخص کی قابلیت اور خدمت کے مطابق اس کی حوصلہ افزائی کرتے اور سرپرستی فرماتے تھے"۔ (بحوالہ الفضل ۲۸ اپریل ۱۹۶۶ء)

ہم ادارہ خالد کو ماہنامہ خالد ربوہ کا سالنامہ ۱۹۹۸ء شائع کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ رسالہ خالد کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ دار الرحمت کنری ضلع عمرکوٹ۔ سندھ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رپورٹ بابت انعقاد ہفتہ اشاعت

(مرتب : ڈاکٹر سلطان احمد صاحب مبشر مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ پاکستان)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ مرکزی ہفتہ اشاعت یکم تا سات دسمبر 1998ء منعقد کیا گیا- اس ضمن میں مرکز کی طرف سے تمام قائدین مجالس، اضلاع و علاقہ کی خدمت میں سرکلر بھجوایا گیا جس میں ان سے درخواست کی گئی کہ

۱- سو فیصد گھروں تک خالد و تشحیذ الاذہان پہنچانے کی سعی کریں-

۲- معیاری قلمی معاونت کے لئے خاص جدوجہد کریں-

۳- مالی اعانت/اشتہارات کیلئے کوشش فرمائیں-

اس کے ساتھ ہی ایک رپورٹ فارم بھی تجویز کیا گیا- قائدین اضلاع کو علیحدہ بھی ایک خط تحریر کیا گیا- الحمد للہ کہ بہت سی مجالس نے یہ ہفتہ بھرپور طریق پر منایا- ان مجالس کی کارکردگی پیش ہے- اور دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے عہدیداران اور اراکین کو احسن جزاء عطا فرمائے اور باقی مجالس بھی ان سے نمونہ پکڑتے ہوئے نیکیوں میں آگے اور بہت آگے بڑھتی جائیں- آمین

اضلاع

حافظ آباد :- قائد صاحب ضلع اور ناظم صاحب اشاعت نے مجالس کا دورہ کیا- اور اس دورے میں نئے خریدار بنائے- اشتہار لئے، مضامین اور رسالہ جات پڑھنے کی تلقین کی-

میرپور خاص : خالد و تشحیذ کے 13 نئے خریدار بنائے گئے- 3 مجالس کا دورہ کیا اور رسائل جاری کرائے-

میرپور آزاد کشمیر : 10 نئے خریدار بنائے گئے نیز تشحیذ الاذہان میں 5 مضامین بھجوائے-

راجن پور : نئے خریدار بنائے گئے-

منڈی بہاؤالدین : 5 خریدار نئے بنے- تمام مجالس کو خطوط کے ذریعہ توجہ دلائی اور ٹارگٹ تقسیم کئے گئے-

خیرپور : 8 نئے خریدار بنائے گئے-

حیدر آباد : 21 نئے خریدار بنائے گئے- قلمی معاونت کروائی گئی نیز اشتہارات لئے گئے-

ڈیرہ غازیخان : ضلع کی تمام مجالس کو سرکلر بھجوایا گیا- ریفریشر کورس میں یہ ہفتہ بھرپور طریق پر منانے کی درخواست کی گئی- تمام مجالس سے رابطہ کیا گیا- نئے خریدار بنائے گئے- مضامین مرکز ارسال کئے گئے-

ملتان : 7 نئے خریداران خالد بنائے گئے-

اسلام آباد : دوران ہفتہ خالد کے 31 اور تشحیذ کے 15 نئے خریدار بنائے گئے- -/12000 روپے کے اشتہارات وصول کئے گئے-

Digitized By Khilafat Library Rabwah

گوجرانوالہ : تشحیذ الاذہان کے 13 اور خالد کے 7 نئے خریدار بنائے گئے۔

ضلع چکوال : 7 خریدار بنائے گئے۔

ضلع لاہور : 56 نئے خریدار بنائے گئے۔ 39 مضامین ارسال کئے گئے۔ نیز اشتہارات اور مالی معاونت حاصل کی گئی۔

مجالس

نفیس نگر ضلع میرپور خاص : خالد و تشحیذ کے 4 نئے خریدار بنائے گئے' اقتباسات و مضامین بھجوائے۔

میرپور آزاد کشمیر : سو فیصد گھروں میں ہر دو رسائل لگوائے گئے۔

مجلس فضل عمر فیصل آباد : سو فیصد گھروں تک ہر دو رسائل پہنچائے گئے۔

مجلس دارالنور فیصل آباد : تمام گھر تشحیذ اور خالد کے خریدار ہیں۔ نیز ایک اشتہار لیا گیا۔

دارالذکر فیصل آباد : 6 خریدار خالد اور 22 خریدار تشحیذ الاذہان کے بنائے گئے۔ 8 مضامین اور -/1000 روپے کے اشتہارات بغرض اشاعت بھجوائے گئے نیز مرکزی مطبوعات کی خریداری کی گئی۔

سانگھڑ شہر : بچوں والے تمام گھروں میں تشحیذ الاذہان جا رہا ہے۔

شہدادپور ضلع سانگھڑ : بچوں والے تمام گھروں میں تشحیذ جا رہا ہے۔

سیدوالا ضلع شیخوپورہ : خالد کے 4 اور تشحیذ کے 6 خریدار بنائے گئے۔

کھرپہ ضلع سیالکوٹ : خالد کے 9 اور تشحیذ کا ایک خریدار بنایا گیا۔

ڈسکہ کوٹ : 10 خریدار خالد اور 12 خریدار تشحیذ بنائے گئے۔

رلیوکے ضلع سیالکوٹ : خالد اور تشحیذ کے 12 خریدار بنائے گئے۔

لطیف آباد ضلع حیدر آباد : تمام گھرانوں میں خالد اور تشحیذ جا رہے ہیں۔ مضامین برائے اشاعت بھجوائے گئے نیز اشتہار بھی لیا گیا۔

بشیر آباد ضلع حیدر آباد : خالد اور تشحیذ کے 12 خریدار بنائے گئے۔ 5 مضامین برائے اشاعت بھجوائے نیز اشتہار اور عطیہ جات کی وصولی کی گئی۔

مغلپورہ لاہور : 96 فیصد گھروں میں خالد اور سو فیصد گھروں میں تشحیذ پہنچایا گیا۔ 2 مضامین بھجوائے گئے۔

رحمٰن پورہ لاہور : 85 فیصد گھروں میں خالد اور 90 فیصد گھروں تک تشحیذ پہنچایا گیا۔ نیز خالد کے لئے ایک اشتہار لیا گیا۔

دارالذکر لاہور : خصوصی مساعی کرتے ہوئے 37 خریدار خالد کے بنائے گئے۔ اب سو فیصد گھروں میں خالد اور تشحیذ جا رہا ہے۔ تشحیذ و خالد میں مضامین و اشتہار بغرض اشاعت بھجوائے گئے۔

دارالفضل کنری ضلع عمر کوٹ : خالد کے 19 اور تشحیذ کے 21 نئے خریدار بنائے گئے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ڈرگ کالونی کراچی : سوفیصد گھروں میں ہر دو رسائل جارہے ہیں -6 مضامین برائے اشاعت بھجوائے -دورہ کر کے مطلوبہ نتائج حاصل کرنے کی کوشش کی گئی-

مارٹن روڈ کراچی : سوفیصد گھروں میں رسائل جارہے ہیں -دوران ہفتہ اشتہار لئے گئے-

اورنگی ٹاؤن کراچی : تمام گھروں میں رسائل جارہے ہیں- نیز دوران ہفتہ اشتہار لئے گئے-

ملیر کینٹ کراچی : خالد کے چھ اور تشحیذ کے پانچ نئے خریدار بنائے گئے اس طرح تمام گھرانوں میں رسائل پہنچ جائیں گے-

النور کراچی : خالد اور تشحیذ کے 14 خریدار بنائے گئے نیز 7 مضامین اشاعت کی غرض سے بھجوائے گئے-

القمر سرگودھا : 15 نئے خریدار بنائے گئے-

چاہ مسوری والا ضلع ڈیرہ غازیخان : 4 نئے خریداروں کا اضافہ کیا گیا- اب سوفیصد احمدی گھرانوں میں تشحیذ آرہا ہے- مضامین وغیرہ بغرض اشاعت بھجوائے گئے نیز ایک اشتہار لیا گیا-

قائد آباد ضلع کوئٹہ : 4 خریداروں کا اضافہ کیا گیا- اب سوفیصدی احمدی گھرانوں میں تشحیذ آرہا ہے- مضامین وغیرہ بغرض اشاعت بھجوائے گئے نیز ایک اشتہار لیا گیا-

سٹلائٹ ٹاؤن جنوبی راولپنڈی : اس مجلس میں ایک بھی خالد نہیں جاتا تھا- 17 نئے خالد جاری کرائے گئے اب 50 فیصد گھرانوں تک رسالہ پہنچ رہا ہے-

مجلس غربی اسلام آباد : 22 نئے خریدار بنائے نیز 8 ہزار روپے کے اشتہار لئے گئے-

مجلس ناصر اسلام آباد : 25 نئے خریدار بنائے گئے نیز 3 ہزار روپے کے اشتہار لئے گئے-

سٹلائیٹ ٹاؤن جنوبی راولپنڈی : اس مجلس میں ایک بھی خالد نہیں جاتا تھا- 17 نئے خالد جاری کرائے گئے- اب 50 گھروں تک رسالہ پہنچ رہا ہے-

مجلس لودھراں : خالد اور تشحیذ کے چھ خریدار بنائے گئے-

بستی شکرانی ضلع بہاولپور : خالد اور تشحیذ کے 8 خریدار بنائے گئے-

گولارچی ضلع بدین : 12 خریدار خالد و تشحیذ بنائے گئے-

ماری پور ضلع کراچی : سوفیصد گھروں میں رسائل جاری ہیں-

ڈرگ روڈ ضلع کراچی : سوفیصد گھروں میں رسائل جاری ہیں- 10 خدام واطفال نے قلمی معاونت کی-

نارتھ کراچی : سوفیصد گھروں میں تشحیذ اور 90 فیصد میں خالد جارہا ہے- اطفال نے مضامین بھجوائے-

بلدیہ ٹاؤن کراچی : تمام گھروں میں رسائل جاری کرائے گئے- 7 مضامین بھجوائے گئے-

Digitized By Khilafat Library Rabwah

عزیز آباد کراچی : سالانہ خریدار بنائے گئے- سو فیصد گھروں میں رسائل جاری ہیں-

ملیر کینٹ : تمام گھروں میں رسائل جاری کروا دیئے گئے ہیں-

کامرہ کینٹ ضلع اٹک : 3 خریدار خالد اور 3 خریدار تشحیذ بنائے گئے-

ٹاؤن شپ لاہور : 18 نئے خریدار بنائے گئے- 12 مضامین بھجوائے گئے نیز اشتہارات لئے گئے-

اقبال ٹاؤن ضلع لاہور : سو فیصد گھروں میں رسائل جاری ہے- اشتہارات اور اعانت لی گئی-

راج گڑھ لاہور : سو فیصد گھروں میں رسائل جاری ہیں- 10 مضامین/اقتباسات بھجوائے گئے-

نیز مندرجہ ذیل مجالس کی طرف سے ہفتہ اشاعت منانے کی رپورٹس موصول ہوئیں-

ضلع میرپور خاص : نصرت آباد، گوٹھ سیٹھ عزیز احمد، نوکوٹ، میرپور خاص، سٹلائٹ ٹاؤن

ضلع میرپور آزاد کشمیر : میرابھڑکا، نگیال، کھروٹہ، بھمبر، ضلع راجن پور : راجن پور شہر، ضلع فیصل آباد : چک نمبر 563- کریم نگر

ضلع منڈی بہاؤالدین : منڈی بہاؤالدین شہر- بنگلہ نمبر 18، ضلع خیرپور : گوٹھ علی محمد، ضلع گجرات : معین الدین پور-

ضلع جھنگ : بکی نو، ضلع بھکر : حیدر آباد تھل، ضلع بھمبر : بھمبر، ضلع شیخوپورہ : کوٹ عبد المالک، چک 117 چھور مغلیاں، جھنگڑ حاکم والا، بھوڑو چک نمبر 18، ضلع سیالکوٹ : کینٹ سیالکوٹ، ڈسکہ کلاں، داتا زید کا، چانگریاں، ڈگری گھمناں، کورپور، سمبڑیال

ضلع حیدر آباد : مبارک آباد، گوٹھ سلطان احمد، حیدر آباد شہر، کوٹری، نواز آباد، فیکٹری ایریا، گوندل فارم، ضلع عمر کوٹ : گوٹھ عبد اللطیف، مصطفیٰ فارم، ضلع کراچی : گلشن اقبال، ضلع سرگودھا : چک منگلا، شاہ سکندر، چک 37 جنوبی، کوٹ مومن، چک 98 شمالی، ضلع ڈیرہ غازیخان : ڈیرہ غازیخان، بستی رنداں، چاہ سرم والا، ضلع قصور : قطبہ، ضلع اوکاڑہ : مصطفیٰ پارک، ضلع ملتان : حسن آباد، کینٹ، ضلع کوئٹہ : سمنگلی، ضلع راولپنڈی : پشاور روڈ، لالہ رخ واہ کینٹ، ضلع اسلام آباد : مجلس شمالی، مجلس محمود، ضلع گوجرانوالہ : گھگڑ منڈی، ضلع بدین : بدین شہر، ضلع سانگھڑ : احمد پور، چک 24 نبی پور، ضلع نارووال : کنجروڑ، ضلع چکوال : دھرکنہ، ضلع خیرپور : نوکوٹ، ضلع لاہور : گلبرگ

ہم جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے
دعا گو ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راجن پور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خوشکن نظارے

پاکستان بھر میں خدام الاحمدیہ کا مثالی وقار عمل

جھلکیاں

☆13 دسمبر 1998ء کو پاکستان بھر میں مثالی وقار عمل منایا گیا۔

خدام کو وقار عمل کرتے دیکھ کر غیر از جماعت احباب کے دلچسپ تبصرے۔

☆ گلشن پارک لاہور میں خدام نے راستے کو صاف کیا تو لوگوں نے کہا "آپ نے ہمارا بڑا مسئلہ حل کر دیا' آپ کی مہربانی"

☆خدام نے گلشن جامی کراچی کی سڑک کے گڑھے مُند کئے تو ایک شخص نے کہا۔ "دیکھو جن کو تم برا بھلا کہتے ہو کس طرح نیکی کا کام کر رہے ہیں"۔

☆ایک مجلس مین خدام نے سیمنٹ کی 200 بوریاں بیوت الذکر منتقل کیں تو لوگوں نے کہا "جماعت کے افراد ہی ایسا کام کر سکتے ہیں' آپ کا نظام بہت اچھا ہے"۔

☆ مجلس اسلام آباد غربی کے خدام فاطمہ جناح پارک کی صفائی کر رہے تھے ان کا کام دیکھ کر ایک بزرگ وہاں آئے جب خدام نے یہ بتایا کہ ہمیں اپنے وطن سے محبت ہے اور ہم اسے صاف ستھرا دیکھنا چاہتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ "میری جب آپ لوگوں پر نظر پڑی صفائی کرتے ہوئے تو میں سمجھ گیا کہ یہ وہی لوگ ہو سکتے ہیں"۔

مجلس خدام الاحمدیہ کو اپنی ابتداء ہی سے وقار عمل کے ذریعہ خصوصی خدمات بجالانے کا موقعہ ملتا رہا ہے اور اب بھی وقار عمل کے ذریعہ سے خدام ہر قسم کی خدمات کیلئے اپنے آپ کو پیش رکھتے ہیں۔ اس شعبہ کا مقصد خدام میں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کا جذبہ پیدا کرنا اور کسی بھی کام کو اپنے لئے حقیر سمجھنے کا احساس ختم کرنا ہے۔ ہر سال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان دسمبر کے اواخر میں پاکستان بھر میں مثالی وقار عمل کا انعقاد کرتی ہے۔ امسال 13 دسمبر 1998ء کو پاکستان بھر میں مثالی وقار عمل منعقد کرنے کا پروگرام طے کیا گیا۔ خدا کے فضل سے مجالس اور اضلاع کو بھر پور پروگرام منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ 13 دسمبر کو شدید سردی اور دھند تھی لیکن خدام بصد شوق وقار عمل کی جگہوں پر حاضر ہوئے اور مزدوروں کی طرح کام کر کے یہ ثابت کیا کہ وہ ہر قسم کی خدمات کے لئے ہر وقت کمربستہ ہیں۔

امسال خاص طور پر اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ بیوت الذکر کی صفائی اور تزئین کے علاوہ بھی ایسے کام کریں جن سے مخلوق خدا کا بھلا ہو۔ مثلاً خراب اور ناہموار راستے اور سڑکیں ٹھیک کی جائیں' راستوں کی رکاوٹیں دور کی جائیں وغیرہ۔

خدا کے فضل سے اس پہلو سے بعض نمایاں کام ہوئے جن کا ذکر آگے رپورٹ میں آئے گا۔

بیوت الذکر کی صفائی اور تزئین

مجلس النور کراچی کے 76 خدام نے بیت النور کو دھویا۔ اسی طرح بیت سے ملحقہ سڑک جو ناہموار ہو چکی تھی اسے درست کیا تا کہ نمازی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

باسانی البیت پہنچ سکیں۔

گلشن اقبال کراچی کے خدام نے بھی بیت الذکر کی صفائی کی' دروازے' کھڑکیاں' قالین وغیرہ صاف کیے گئے اور بیت الذکر کے ماحول میں لگے ہوئے پودوں کو پانی دیا۔ 42 خدام اس کام میں چار گھنٹے تک مصروف کار رہے۔

میانوالی شہر ایک چھوٹی مجلس ہے کل 8 خدام وہاں رہتے ہیں ان میں سے پانچ خدام نے ساڑھے سات گھنٹے کام کر کے بیت الذکر کی سفیدی کی اور صفائی وغیرہ کا کام کیا۔

گولیکی گجرات کی بیت الذکر بہت خوبصورت ہے۔ خدام نے اس بیت کی صفائی کی چھت پر مٹی ڈالی اور لپائی کی نیز بیت الذکر کو آنے والے راستے کی صفائی اور دھلائی کی گئی۔

مارٹن روڈ کراچی کی بیت الذکر کو بھی خدام نے صاف کیا۔ چنانچہ 30 خدام نے بیت الذکر کے ساتھ ساتھ ملحقہ سڑک کو بھی صاف کیا۔

تہال ضلع گجرات کا ایک گاؤں ہے جہاں بیت الذکر کے لئے خدام نے سیمنٹ کی بوریاں لاد کر خود بیت الذکر پہنچائیں۔ خدام کو ایسا کام کرتے دیکھ کر ایک شخص نے کہا "جماعت کے افراد ہی ایسا کام کر سکتے ہیں"۔

اورنگی ٹاؤن کراچی کی بیت الحفیظ کو خدام نے خود سفیدی اور ڈسٹمپر کیا اور سارا کام کرنے کے بعد بیت کو اندر اور باہر سے اچھی طرح دھویا۔ یہ کام صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوا اور 6 گھنٹے جاری رہا۔ 54 خدام کے علاوہ 2 انصار اور 31 اطفال بھی جوش و خروش کے ساتھ اس وقار عمل میں شامل ہوئے۔

بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخان کے 60 خدام نے چار گھنٹے کام کیا اور البیت کے زنانہ اور مردانہ حصہ کی سفیدی خود کی۔

گلشن اقبال کے خدام نے بیت الرحیم کی صفائی کی چنانچہ 40 خدام نے تین گھنٹے کام کیا۔ بیت التوحید وحدت کالونی لاہور' 56 افراد نے کام کیا تمام خدام تھے۔ بیت کی چھت پر سے ہر قسم کا ملبہ اٹھایا۔ بیت کی طرف آنے والے راستے کو صاف کیا گیا۔ بیت کے ماحول میں جہاں جہاں پانی کھڑا ہوتا تھا وہاں مٹی ڈالی گئی۔ سٹیلائیٹ ٹاؤن میرپور خاص کے 39 خدام نے 7 گھنٹے کام کیا اور گیسٹ ہاؤس کی تعمیر نو کے سلسلہ میں پرانی عمارت کے ملبے کو اٹھایا۔

بھلوال ضلع سرگودھا کے 8 خدام چار دن روزانہ 8 گھنٹے اوسطاً کام کرتے رہے اور بیت الحمد کو رنگ و روغن کیا۔

قیادت سلطان پورہ لاہور کے 30 خدام نے بیت الطاف پارک میں صفائی کی اور بیت کو سفیدی کی۔

کریم نگر فیصل آباد کے 47 خدام نے ڈیڑھ گھنٹہ کام کیا اور احمدیہ بیت الذکر اور دفتر خدام الاحمدیہ کی صفائی کی نیز بیت الذکر سے ملحقہ گلیوں کی بھی صفائی کی گئی۔

مجلس چک 20 ضلع منڈی بہاؤالدین میں 14 خدام نے دو گھنٹے کام کر کے بیت الحمد کے گراسی پلاٹ کی صفائی کی۔

مجلس کھاد فیکٹری ضلع ملتان کے 8 خدام نے ڈیڑھ گھنٹہ تک احمدیہ بیت الذکر کی صفائی کی۔

مجلس سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ کے 30 خدام نے 10 گھنٹے کام کیا اور احمدیہ بیت الذکر کی سفیدی کی اور اندر اور باہر سے اسے اچھی طرح

Digitized By Khilafat Library Rabwah

صاف کیا۔

مجلس 69رب گھسیٹ پورہ کے خدام نے بیت الذکر کی تعمیر کے سلسلہ میں مسلسل 10دن کام کیا اور روزانہ 15 سے 20 خدام اس کام میں شامل ہوتے رہے اور اس طرح دس ہزار روپے کی اجرت کی بچت کی۔

مجلس لالہ رخ واہ کینٹ کے خدام نے تین گھنٹے کام کر کے بیت الحمد کی مکمل صفائی کی اور اس سے ملحقہ حصہ میں سفیدی کی گئی۔24 گھنٹے خدام نے بڑی محنت سے کام کر کے بیت الحمد کو صاف کیا نیز اس کی چار دیواری کو سفیدی کی۔

مجلس بیت الحمد واہ کینٹ کے 18 خدام اور ایک طفل نے 3 گھنٹے کام کر کے بیت الحمد کے غسل خانوں، بیت الحمد کی گیلری اور ہال کی صفائی اور دیواروں پر چونا وغیرہ کیا گیا۔

مجلس محمود آباد کراچی نے بیت المحمود میں وقار عمل کیا جس میں بیت اور اس سے ملحقہ صحن کو دھویا گیا نیز جائے نماز اور دریوں کو بھی دھویا گیا۔اس وقار عمل میں کل 30 خدام شامل ہوئے اور تقریباً تین گھنٹے یہ کام جاری رہا۔

مجلس انور آباد ضلع لاڑکانہ نے وقار عمل کے ذریعہ بیت الذکر کے اندر موجود اینٹوں کے ٹکڑے اور ملبا صاف کیا جو کہ تعمیر کے وقت رہ گیا تھا۔اس کام میں 7 خدام اور 7 اطفال شریک ہوئے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ وقت صرف ہوا۔

مجلس خدام الاحمدیہ عزیز آباد کراچی نے وقار عمل کے دوران بیوت الذکر کی دریاں دھوئی، احاطہ بیت العزیز سے ملبہ ہٹایا اور بیت میں موجود پودوں اور درختوں کی کیاریاں صاف کی گئیں اور ان کی آبیاری کی گئی نیز دفتر کی صفائی بھی کی گئی۔اس وقار عمل میں کل 69 خدام اور 21 اطفال نے کام کیا اور ساڑھے تین گھنٹے صرف ہوئے۔

مجلس بلدیہ ٹاؤن ضلع کراچی نے وقار عمل کے ذریعہ نئی آبادی نماز سنٹر کے کمرے کا دروازہ اکھاڑ کر اونچا کیا اور کمرے کے اندر اور باہر سفیدی کی گئی۔سنٹر کے دونوں اطراف سے گذرنے والی گلیوں میں نکاسی آب کیلئے نالی بنائی گئی۔جس کی وجہ سے اب یہ گلیاں بالکل صاف رہتی ہیں۔

قبرستانوں کی صفائی

ضلع عمر کوٹ کے حلقہ کنری کی 7 مجالس کا مثالی وقار عمل محمود آباد فارم میں واقعہ احمدیہ قبرستان میں ہوا۔احمدیہ قبرستان مین روڈ سے 144 میٹر کے فاصلہ پر ہے۔چنانچہ اس درمیانی فاصلہ کو پختہ اور ہموار کرنے کے لئے خدام نے بہت محنت سے سڑک بنائی۔اور اس پر کیری ڈالی گئی اس کے ساتھ ساتھ قبرستان میں قبریں درست کی گئیں اور قبرستان کے گرد کانٹوں کی باڑ لگا کر اسے محفوظ کیا گیا۔یہ وقار عمل چار گھنٹے جاری رہا۔

مجلس دارالنور فیصل آباد کے 39 خدام نے بھی دو گھنٹے احمدیہ قبرستان گوکھووال میں کام کیا قبریں ٹھیک کیں اور کھالوں وغیرہ کی صفائی کی۔

مجلس ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ نے بھی اپنا مثالی وقار عمل احمدیہ قبرستان میں کروایا۔چنانچہ 25 خدام نے 4 گھنٹے وقار عمل کیا۔

چک 563 فیصل آباد کے 20 خدام نے احمدیہ قبرستان کی چار دیواری بنائی۔اسلام آباد جنوبی کے خدام نے بھی احمدیہ قبرستان کی جھاڑیاں صاف کیں اور انہیں آگ لگائی۔نیز ناہموار جگہوں پر مٹی ڈالی۔

لدھڑ کرم سنگھ نارووال میں بھی وقار عمل قبرستان میں کیا گیا۔چنانچہ 36 خدام نے تین گھنٹے کام کیا۔اور قبروں پر اگی ہوئی گھاس کو

Digitized By Khilafat Library Rabwah

صاف کیا۔

ضلع منڈی بہاؤالدین کے حلقہ لیول کے وقار عمل میں 3 مجالس کے 30 خدام نے احمدیہ قبرستان کی صفائی کی اور جڑی بوٹیاں تلف کیں۔ نیز قبرستان کو جانے والے راستے کو بھی ٹھیک کیا گیا۔

مجلس نور، مجلس جنوبی اور مجلس کیرج فیکٹری ضلع اسلام آباد تینوں مجالس کے خدام نے احمدیہ قبرستان اسلام آباد میں وقار عمل کیا اور فالتو گھاس پھوس صاف کی۔ تینوں مجالس کے 60 خدام اس وقار عمل میں شامل ہوئے۔

سڑکوں اور راستوں کی درستگی اور مرمت

عام طور پر سڑکیں اور وہ راستے جو لوگوں کی گزرگاہ کے طور پر کثرت سے استعمال میں آتے ہیں۔ ضروری مرمت نہ ہونے کی وجہ سے خراب ہو جاتے ہیں اور ان سے گزرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں یہ بات بھی شامل ہے کہ لوگوں کے دکھ دور کئے جائیں اور احادیث میں راستے میں سے اذیت اور تکلیف دہ چیزیں ہٹانے کو ثواب کا موجب قرار دیا گیا ہے۔ اور راستے کو درست اور ٹھیک حالت میں رکھنا بھی یقیناً خلق خدا کی بہترین خدمت ہے۔ اس پہلو سے وقار عمل کے ذریعے خدام کو خدمت بجالانے کی توفیق ملی جس سے معاشرے میں "اپنی مدد آپ کے" کے تحت کام کرنے کے جذبے کو اجاگر کیا گیا۔

ضلع میرپور آزاد کشمیر نے اپنا ضلعی مثالی وقار عمل میرپور شہر سے میر ابھڑ کا کو جانے والی سڑک پر کیا۔ وقار عمل سے پہلے اس سڑک کی کیا حالت تھی موصولہ رپورٹ کے مطابق "مین سڑک پر بارشوں اور آمدورفت کی وجہ سے گڑھے پڑے ہوئے تھے۔ گاڑیوں کا گزرنا مشکل تھا" اس سڑک کو درست کرنے کے لئے ضلع بھر کے خدام کا یہاں وقار عمل رکھا گیا۔ چنانچہ 4 مجالس کے 52 خدام اور 47 اطفال نے کام کر کے اس سڑک کے گڑھوں کو پتھروں، اینٹوں اور مٹی سے پر کیا۔ اور نکاسی آب کے لئے نالی بنائی گئی اس نالی سے مٹی اور پتھر نکال کر سڑک مرمت کی گئی۔ اس طرح خدام نے 2 فٹ گہری 3 فٹ چوڑی اور تیس فٹ لمبی نالی بنائی اور تقریباً چالیس میٹر لمبی اور 4 میٹر چوڑی سڑک بنائی۔

مجلس دارالذکر لاہور کے حلقہ الفیصل ٹاؤن میں ایک بارونق سڑک جہاں ہزاروں افراد کا گزر ہوتا ہے وہاں دوماہ سے ایک گٹر بند تھا اور کچی جگہ دلدل کی شکل اختیار کر گئی تھی۔ پیدل چلنے والوں کے علاوہ کوئی گاڑی یا موٹر سائیکل وہاں سے گزر نہیں سکتی تھی۔ اس جگہ 30 خدام نے کام کر کے مٹی کی تین ٹرالیاں ڈالیں اور راستے کو ٹھیک کر دیا گیا۔ خدام نے ساڑھے چار گھنٹے تک یہ کام کیا۔ انہیں کام کرتے دیکھ کر تین غیر از جماعت احباب بھی ان کی مدد کے لئے آگئے۔

مجلس سانگھڑ شہر کے 15 خدام نے بیت الحمد کے سامنے والی سڑک پر چار مٹی کی ٹرالیاں ڈالیں۔ جہاں گٹر کا پانی آجانے کی وجہ سے گزرنا مشکل تھا۔ ایک نالی کے اوپر پلی بنائی گئی۔

کراچی جیسے بڑے شہر میں صفائی کی صورتحال کافی مخدوش ہے۔ علاقہ گلشن جامی کی مرکزی سڑک پر گڑھے پڑے ہوئے تھے جنہیں ملیر کینٹ کے 36 خدام نے مٹی اور بجری کی چھ ٹرالیاں ڈال کر پُر کیا۔ اس موقع پر خدام کو کام کرتے ہوئے دیکھ کر ایک بزرگ نے کہا کہ "دیکھو جن کو تم لوگ برا بھلا کہتے ہو کس طرح نیکی کے کام کر رہے ہیں"۔

فیصل آباد شہر کی مجلس فضل عمر کے خدام کو بھی 40 فٹ لمبی اور 20 فٹ چوڑی سڑک بنانے کی توفیق ملی جو پہلے گزرنے کے قابل نہیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تھی- ساتھ خدام نے ڈیڑھ گھنٹے تک کام کیا- اہل محلہ پر خدام کے اس کام کا بہت اچھا اثر پڑا- لاہور میں بھی بعض جگہوں پر سڑکوں کی حالت خراب ہے- چنانچہ کیولری گراؤنڈ کے 35 خدام نے ڈیڑھ گھنٹہ وقار عمل کیا اور ایک سڑک پر موجود گڑھے پُر کئے-

ریلو کے سیالکوٹ کا ایک بڑا گاؤں ہے- جہاں ایک سڑک خراب تھی- خاص طور پر بارش کے دنوں میں گزرنے کے قابل نہیں تھی- اس جگہ مٹی کی 5 ٹرالیاں ڈالی گئیں- 31 خدام 6 گھنٹے تک مسلسل اس کام میں لگے رہے- مکرم امیر صاحب ضلع سیالکوٹ بھی خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے وقار عمل میں شامل ہوئے-

لاہور کی مجلس گلشن پارک میں ایک جگہ پانی کھڑا رہنے کی وجہ سے لوگوں کا گزرنا محال تھا- اہل محلہ کی مشکل کو حل کرنے کے لئے مٹی کی دو ٹرالیاں وہاں ڈلوائی گئیں اور 35 خدام نے 4 گھنٹے تک کام کر کے اہل محلہ کو اس مشکل سے نجات دلائی- خدام کے اس کام اور جذبے کی تعریف میں وہاں کے لوگوں نے کہا کہ ''آپ نے ہمارا بڑا مسئلہ حل کر دیا' آپ کی مہربانی''

فیصل آباد کی ڈی ٹائپ کالونی میں بھی ایک سڑک پر گڑھے پڑے ہوئے تھے جنہیں خدام نے مٹی ڈال کر پُر کیا- 50 خدام نے شدید سردی اور دھند کے باوجود کام کیا-

جہلم شہر میں خدام نے تقریباً 100 فٹ لمبی گلی کی مرمت کی اور زمین کو ہموار کر کے وہاں اینٹیں لگائیں اس سے پہلے یہ گلی گیس کی پائپ لائن بچھانے کی وجہ سے اکھڑ چکی تھی لیکن خدام نے بڑی محنت سے کام کیا اور گلی سے گزرنے والوں کیلئے بہت سہولت حاصل ہوگئی-

سندھ کی ایک مجلس کرونڈی ضلع خیر پور میں خدام نے ایک ایسی جگہ وقار عمل کیا جو آمد و رفت کے لحاظ سے مصروف تھی- یہ ایک خطرناک موڑ تھا- جس میں ایک طرف نہر اور دوسری طرف گہری کھائی تھی اور اس جگہ سڑک دونوں طرف سے ٹوٹ رہی تھی- خدام نے پہلے اس جگہ کلے لگائے پھر ان پر جھاڑیاں اور ٹہنیاں رکھیں اور ان پر ٹریکٹر ٹرالی سے مٹی ڈالی- 16 خدام اور 8 اطفال نے مسلسل 3 گھنٹے تک کام کر کے اس دشوار گزار موڑ کو آمد و رفت کے لئے ٹھیک کیا-

صادق پور ضلع عمر کوٹ کے خدام نے ایک ایسی سڑک بنائی جو پہلے بند پڑی تھی اور لوگوں کو آنے جانے میں دقت تھی- اس جگہ پر 12 خدام اور 6 اطفال نے پلی بنائی اور راستہ صاف کیا-

کراچی کی مجلس ڈرگ کالونی کے خدام کو ایک خصوصی خدمت کی توفیق ملی- خدام نے شاہرہ فیصل پر اوور ہیڈ برج ناتھا خان گوٹھ کی مکمل صفائی کی- یہاں سے روزانہ ہزاروں افراد گزرتے ہیں- اس پبلک کراسنگ پل کی صفائی کا کوئی انتظام نہیں- خدام نے اس پل پر جمی ہوئی مٹی' بجری اور ریت کو صاف کیا- پانی اسے تھوکنے کے نشانات صاف کئے اور یہاں جھاڑو دی- 65 خدام اور 12 اطفال نے یہاں ساڑھے چار گھنٹے کام کیا-

مجلس سیٹھ عزیز احمد ضلع میر پور خاص کے آٹھ خدام نے دو کلو میٹر طویل راستے کو گزرنے کے قابل بنایا اور دو جگہوں پر پلیاں بنائیں-

نفیس نگر ضلع میر پور خاص میں ایک کلو میٹر طویل سڑک بنائی گئی- سڑک کے ساتھ ساتھ موجود خودرو جھاڑیاں تلف کی گئیں- 4 گھنٹے تک جاری رہنے والے اس وقار عمل میں 51 خدام شامل ہوئے-

مجلس بشیر آباد ضلع حیدر آباد کا وقار عمل چمبڑ سنجر چانگ مین روڈ سے شریف آباد کو جانے والی لنک روڈ کے ایک کلو میٹر حصے پر ہوا- یہ حصہ پہاڑی کیکر سے ڈھک چکا تھا- اسے صاف کیا گیا- 56 خدام ذوق و شوق کے ساتھ اس وقار عمل میں شامل ہوئے-

ضلع حافظ آباد کا ضلعی مثالی وقار عمل ایک ایسی جگہ پر ہوا- جہاں سولنگ ٹوٹی ہوئی تھی- چنانچہ 500 اینٹیں اور مٹی کی 4 ٹرالیاں منگوائی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

گئیں۔خدام نے خود سولنگ لگائی اور اس جگہ کو مٹی سے ہموار کیا۔اس ضلعی وقار عمل میں 10 مجالس کی نمائندگی ہوئی اور تقریباً200 افراد شامل ہوئے۔ تقریباً35 خدام واطفال سائیکلوں پر اس جگہ وقار عمل کے لئے آئے۔

مجلس 99 شمالی ضلع سرگودھا کے خدام نے تین گھنٹے جاری رہنے والے وقار عمل کے ذریعے ایک سڑک پر مٹی ڈال کر اسے ہموار کیا۔ 12 خدام اور 6 اطفال نے اس میں شرکت کی۔اسی طرح مجلس 98 شمالی کے 27 خدام نے بھی گاؤں سے باہر ایک سڑک کو ہموار اور ٹھیک کیا جو گڑھے پڑنے کی وجہ سے گزرنے کے قابل نہ تھی۔

محمود آباد جہلم کے خدام نے بھی اسی طرح ایک محلے سے دوسرے محلے کو جانے والی کچی سڑک کو ٹھیک کیا۔اس راستے کے بارے میں ایک مولوی کا یہ کہنا تھا کہ یہ راستہ ٹھیک نہیں ہو سکتا لیکن خدام نے بڑی محنت اور جفاکشی سے کام کر کے اس راستے کو آمد و رفت کے قابل بنایا۔ 22 خدام اس وقار عمل میں شامل ہوئے۔

مجلس داتا زید کا ضلع سیالکوٹ کے 44 خدام نے گاؤں سے مین سڑک تک جانے والی سولنگ پر پڑنے والے گڑھوں کو پر کیا اس طرح گاؤں میں آنے جانے والوں کو آسانی اور سہولت ہو گی۔

مجلس راج گڑھ لاہور کے 35 خدام نے ساڑھے تین گھنٹے تک ہندروڈ لاہور سے ملحقہ بستی میں وقار عمل کیا 2 کلومیٹر طویل راستے کو ہموار کیا گندگی دور کی اور بڑے بڑے پتھر راستے سے ہٹائے ایک غیر از جماعت دوست نے یہ کام دیکھ کر تبصرہ کیا کہ "ایسا کام پاکستان میں پہلی دفعہ دیکھا ہے"۔

اقبال ٹاؤن لاہور کے 65 خدام نے پونے تین گھنٹے کام کیا اور مٹی وغیرہ ڈال کر ایک سڑک کو ٹھیک کیا۔خدام کے کام سے متاثر ہو کر چار غیر از جماعت احباب بھی وقار عمل میں شامل ہو گئے۔

ٹاؤن شپ لاہور کے 78 خدام نے ایک خراب اور خستہ حال سڑک کو مٹی بھر کر ٹھیک کیا جو جگہ جگہ سے ٹوٹی ہوئی تھی اور سڑک کے درمیان کوڑے کا ایک ڈھیر تھا جو خدام نے صاف کیا۔

مجلس ٹیکسلا کے خدام نے 50 فٹ لمبا ایک راستہ ٹھیک کیا۔اس راستے کو درست کرنے کے ساتھ ساتھ نکاسی آب کے لئے ایک طرف نالی کی کھدائی کی گئی 15 خدام نے چار گھنٹے کام کیا۔

مجلس لاڑکانہ شہر نے وقار عمل کے ذریعہ مین گلی کو ٹھیک کیا اور اس کے علاوہ جماعت کے پلاٹ پر بجلی کا کام کیا۔اس وقار عمل میں 10 خدام اور 7 اطفال نے دو گھنٹے کام کیا۔

مجلس ماڈل کالونی کراچی نے وقار عمل والے دن کا آغاز نماز تہجد سے کیا اور فجر کی نماز کے بعد صبح ساڑھے چھ بجے وقار عمل کا آغاز کر دیا گیا۔سب پہلے تین ٹیمیں بنائی گئی اور ہر ایک کو ایک ایک جگہ دی گئی۔ وقار عمل میں 58 خدام 5 اطفال شامل ہوئے۔اس وقار عمل پر کل وقت 3 گھنٹے صرف ہوا۔

مجلس فیکٹری ایریا ضلع حیدر آباد کے 33 خدام نے پونے تین گھنٹے کام کر کے وقار عمل کے ذریعہ ایک وسیع رہائشی علاقے امریکن کوارٹرز کی مختلف گلیوں کی مکمل صفائی کی گئی۔یہ پسماندہ علاقہ وقار عمل کے بعد بالکل تبدیل ہو گیا۔کوڑے کرکٹ کے کئی ڈھیروں کو ٹھکانے لگایا گیا'

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جھاڑو دیا گیا اور گلیوں کو کچھ ہموار کیا گیا۔ ایک صاحب نے یہ کہتے ہوئے وقار عمل کی تعریف کی کہ "آج ہماری گلی کا منہ نکل آیا ہے"۔ ایک اور صاحب نے کہا کہ "یہ نوجوان خالص ثواب کا کام کر رہے ہیں"۔

مجلس بشیر آباد ضلع حیدر آباد کے 56 خدام وقار عمل میں شامل ہوئے۔ 6 خدام نے مسلسل 4 دن کام کر کے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بشیر آباد کی صفائی اور رنگ وغیرہ کیا۔ ایک راستے میں پانی کی نکاسی کے لئے 8 خدام نے حصہ لیا جو کہ آنے جانے میں لوگوں کی دشواری کا باعث تھا۔

ماحول کی صفائی

ضلع کوئٹہ کی عاملہ نے جب اس پہلو سے غور کیا کہ کسی ایسی جگہ کو وقار عمل کے لئے منتخب کیا جائے جہاں بہت سے لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں اور ماحول کی صفائی بھی ہو سکے۔ چنانچہ کوئٹہ کینٹ میں ایک ایسی غریب بستی کو منتخب کیا گیا جہاں ہر طرف گندگی اور کوڑے کے ڈھیر لگے ہوئے تھے۔ چنانچہ اس بستی میں ضلع بھر کے 8 مجالس کے خدام جمع ہوئے۔ 53 خدام نے تین گھنٹے تک یہاں وقار عمل کیا۔ نالیاں صاف کیں اور گندگی وہاں سے دور کی۔ اس بستی کے لوگ اس کام سے بہت خوش ہوئے۔

ماڈل کالونی کراچی میں تین جگہوں کو وقار عمل کے ذریعے صاف کیا گیا۔ خاص طور پر بیت الشناء ماڈل کالونی کے قریب کچرا دان کی بہت بری حالت تھی۔ گند کچرا باہر سڑک تک آگیا تھا اور تقریباً 50 فٹ جگہ گندگی سے اٹی ہوئی تھی اور لوگوں کو شدید مشکل تھی۔ خدام نے یہ گند کچرا اٹھا کر ایک خادم کی گدھا گاڑی پر لاد کر دور پھینکا۔ تین جگہوں پر ہونے والے وقار عمل میں مجموعی طور پر 58 خدام شامل ہوئے۔

گوئی ضلع کوٹلی کے 35 خدام نے مربی ہاؤس کی صفائی کی اور دو گھنٹے کام کیا۔

اسلام آباد غربی کی مجلس نے فاطمہ جناح پارک اسلام آباد میں وقار عمل کیا اس کے دوران دو کلو میٹر لمبی سڑک اور اس کے ارد گرد کوڑا کرکٹ کی صفائی کی گئی۔ پارک کے دو مین گیٹوں کے باہر بھی ایک گراؤنڈ کو صاف کیا گیا۔

اسلام آباد ہی کی دو اور مجالس مجلس محمود اور مجلس ناصر نے یاسمین گارڈن کی صفائی کی۔ خدام نے خالی بوتلیں، کاغذ، پتے، شاپر وغیرہ چن چن کر اکٹھے کئے اور انہیں ضائع کیا۔ مجلس محمود کے 16 اور مجلس ناصر کے 37 خدام اس وقار عمل میں شامل ہوئے۔

بستی سرانی ضلع ڈیرہ غازیخان کے 16 خدام نے چار گھنٹے تک بستی کی گلیوں اور نالیوں کی صفائی کی۔

MITSUBISHI MOTORS
MMC GENUINE PARTS
SUBARU

Malik Ata-ul-Qadeer
Director
Authorised Dealers

Malik Automobiles
Shop No. 3, Plot 220-222.
C. C/Area, Tariq Road,
P.E.C.H.S., Karachi.

Telephones :
Off : 4550834
4558020
4537903

عائشہ بوتیک

لیڈیز کے سلے ہوئے کپڑوں کی ہر قسم کی ورائٹی کے لئے تشریف لائیں۔

Ayesha`S

Block No.13,
Jinnah Super,
Islamabad.
Ph:828960

Majeed Plaza,
Bank Road, Saddar,
Rawalpindi.
Ph: 581675

75-Cavalry Ground,
Commercial Area,
Lahore Cantt.
Ph: 373425

Shop # . 74
Clifton Centre,
Karachi.
Ph: 5872365

انگریزی ادویات کا مرکز

ہمارے ہاں سے ہر قسم کی انگریزی ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔

LEGAL MEDICINES

2-A, Block 12-c
Jinnah Super Market, Islamabad
Phone: 278037

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بنی ٹھنی بوتیک

لیڈیز کے سلے ہوئے کپڑوں کی ہر قسم کی ورائٹی دستیاب ہے۔

بلاک نمبر 13F
جناح سپر مارکیٹ اسلام آباد
ہیڈ آفس فون 828960

Manufactured By:

Banni Thanni

55-J, Gulberg III, Lahore.
Ph: 5861052-850580
E-mail: b.thanni@nexlinx.net.pk

۱۳ر دسمبر ۱۹۹۸ء کو آل پاکستان یومِ وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت منایا گیا۔ اس کی چند تصویری جھلکیاں

ضلعی مثالی وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ ضلع میرپور آزاد کشمیر
مورخہ ۱۳ر دسمبر ۱۹۹۸ء کا ایک منظر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ سیٹلائٹ ٹاؤن میرپور خاص
کے خدام و اطفال وقارِ عمل میں مصروف ہیں

۱۳ر دسمبر ۱۹۹۸ء کو ہونے والے مجلس خدام الاحمدیہ
جہلم شہر کے وقارِ عمل میں خدام مصروف ہیں۔ خدام نے
ساڑھے تین گھنٹے تک وقارِ عمل کر کے ایک گلی کو پختہ کیا
اور صفائی کی

Monthly **Khalid** Rabwah

Regd. No. CPL-139 *Editor. Sayyed Mubashir Ahmad Ayaz* February 1999

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۱۳؍دسمبر ۱۹۹۸ء کو آل پاکستان یومِ وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت منایا گیا۔ اس کی چند تصویری جھلکیاں

مورخہ ۱۳؍دسمبر ۱۹۹۸ء کو مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کوئٹہ کی ۸ مجالس کے ۵۳ خدام نے ایک بستی میں وقارِ عمل کیا

خدام وقارِ عمل میں مصروف ہیں

وقارِ عمل میں حصّہ لینے والے خدام کا گروپ